1495

٤٣٩٠

ومن یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

ترجمہ مجلہ معاملات فقہ حنفی مرتبہ عدالت دار الاسلام اسلامبول معروف بہ

نسخۂ شرعیہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور مسمے بہ

الاسد الغاشم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نے ترجمہ کیا

در بلدہ حیدرآباد دکن بمطبع انجمن اخوان الصفا طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَلَیْسَ الْحِکْمَةَ بِالزِّیْنَةِ
وَالْوِشَآءِ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَمَنْ
یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین والصلوٰة والسلام علی
من بعث الله تعالے رسولا یزکیهم ویعلمهم الکتاب
والحکمة کما دعا الله تعالے لابن عباس رضی الله تعالے
عنهما اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل وعلی آله واصحابه
المهاجرین والانصار فمن اقتدی بهم اهتدے الی سوآء
السبیل اور حضرت ظل اللہ نظام الملک آصفجاہ محبوب **علیشاہ** بادشاہ
دکن کا اقبال ایسے کمال پر ہے کہ سب جبابرہ اکاسرہ وقیاصرہ سرنگون ہین
اور یہہ شعار عمرو بن کلثوم تغلبی کے حضرت ظل اللہ کے لئے موزون ہین **نظم**

ورثنا المجد قد علمت معد   نطاعن دونه حتی یبینا
اذا بلغ الفطام لنا صبی   تخر له الجبابر ساجدینا

نظم مترجم

امیر العادیات عدون ضبحا   اغرن صبیحة واثرن نقعا
امیر المسعلات سجن غمرا   واوردن النظی فوسطن جمعا
ویجری حکمه فی کل یوم   ویقبل حکمه طوعا وسمعا
وقد ثبت السخاوة فی امیر   وبورک نسله اصلا وفرعا
وقد یعطی ویامن کل فرد   ویحضر عنده خوفا ونفعا
ویملاذیل راج من عطاء   ویعطی خیره وترا وشفعا
ینور نوره طبقات ارض   ویسبق نوره الاجرام سبعا
الٰهی ابقه ابدا بخیر   ویجری خیره ابدا ویسعی

دار الاسلام اسلامبول مین یہہ کتاب مجلہ معاملات فقہ حنفی مین مرتب ہو کر
شایع ہوئی اور چونکہ ترتیب مسایل نہایت عمدہ طور پر ہے اسلئے مرغوب طبایع ہوئی
حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین بره واحسانہ کے عہد مین
مین نے اس مجلہ کا ترجمہ کیا اور بنام نامی **شریعت محبوبیہ** اسکا نام رکھا اور چونکہ
یہہ سنہ ہجری ہے اسلئے اسکا نام ثانی لنسخہ شرعیہ ہوا
مولوی محمد حسن خانصاحب دام ظلہ العالی رکن مجلس عالیہ عدالت کی خدمت مین

اصلاح کے لیے گذرانا جناب ممدوح نے بعین عنایت اوسکو درست کیا اور بنظر سرسری
جناب مولوی شریف الحسن صاحب نے بھی ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اب سب بزرگونکی خدمت
مین یہہ گذارش ہے کہ اس ترجمہ مین اگر خطا پائین تو معاف اور اصلاح فرمائین کہ مین
سب صاحبونکا دعاگو ہون جزاکم اللہ تعالے فی الدارین خیراً

امور واجب العرض

اول ۱ یہہ کتاب مجلہ فقہ حنفی ہے اوسمین وہ مسائل ہین جو صرف معاملات سے متعلق ہین
اور یہہ سب مسائل موافق اصول اور فروع کے ہین جو کتب فقہ مین مذکور ہین

دوم ۲ - اوسکا ترجمہ بزبان اردو مروجہ روزمرہ صرف لضبط اصل مقصود کیا گیا ہے
رعایت اوسکے الفاظ کی اور اونکے معنی کی نہین کی گئی ہے -

سوم ۳ - شروع مین جو چند قواعد عامہ لکھے گئے ہین اونکی تطبیق مولف کرتا ہے کہ
ہر مادہ ہر حوالہ مادہ قواعد عامہ کا کیا ہے - اور اگر کسی کی تطبیق مولف نے نہین کی تو
مترجم نے تطبیق کی ہے اور جو کسی کی تطبیق نہین کی گئی تو ضرورت اوسکی تطبیق کی
نہین پائی گئی -

چہارم ۴ - جو عبارت کہ درمیان ایسی دو خطون کے (   ) ہے مترجم نے بغرض
تشریح و بضرورت تصریح زیادہ کی ہے -

پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اصطلاح مین مروج ہین وہ لغت عربی بعضین ہین اس لیے
حسب موقع اور موافق مدعا کے ترجمہ کیا گیا مثلاً افا بر یقات اوکر کیلا اور رجوح وغیرہ

ششم عقار زمین لگنے کو کہتے ہین مگر مؤلف بجای مکان و مسکن کے استعمال کرتا ہے -
ہفتم اور چونکہ اس زمانے مین اکثر صاحبون کو علم فقہ اور تفقہ نہین ہے اور ایکٹ ہائے
مروجہ ہندوستان پر جو زبان اردو مین ترجمہ ہوئی ہین بہت التفات اور توجہ ہے -
وَذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ اگر اللہ تعالی فرصت و قوت عنایت فرمائے
اور سامان بھی بہم پونہچے تو انشاء اللہ تعالی باستنباط مسائل جو میرے خیال
مین ہین ایک نسخہ ایسا مرتب کیا جائیگا کہ عدالت کی کارروائی اور کارگزاری کے
لیئے ضابطہ اور قاعدہ ہو سکے گا -

ہشتم اور اس ترجمہ کی تصحیح اور تطبیق نسخہ مجلہ
جدیدہ سے کی گئی اور جو اصل مقصود ہی وہی
ترجمہ کیا گیا ہی اسلیئے امر زائد متروک
اور جو امر کہ مفید ہی وہ زیادہ
کیا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

(مادہ ١) علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہی (یعنی اونکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہی) اونکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہی (یعنی اونکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہی) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین کہ جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمات کہ جنکا نتیجہ سزاء بدنی ہی) اسلیئے کہ اللہ تعالی نے یہہ ارادہ کیا ہی

کہ اس عالم کا انتظام اوسوقت تک قایم رہے کہ اوس نے اپنے علم مین ٹھہرالیا ہی اور یہہ جب تک متصور ہی کہ نوع انسانی قایم ہی اور انسان اپنے توالد و تناسل مین ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہی تاکہ افراد انسانی معدوم نہو جاوین اور اپنے امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہی اور یہی امور پیشہ و حرفہ آپس کے مددہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے (یعنی اپنے اہل و عیال اور اقارب کے ساتھہ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہی) تو یہہ ممکن نہین ہی کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کر سکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلانے کے لیے بالضرور مددہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہی کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہی اور مخالف پر غضب کرتا ہی تو واسطے اس بات کے کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قایم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین شرعیہ کے حاجتمند ہوے جو ازدواج مرد و زن کے لیے مؤید ہون اونکو علم فقہ مین قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لیے مدد بخشتین مثل مددہی اور شراکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی قرار پذیر اور قایم ہووے اور اونسے نتیجہ سزاء بدنی لازم آئے اونکو قسم عقوبات کہتے ہین۔

اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہی اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل ہین جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہی اور اس مجلہ کو کتابون پر اور کتابون کو بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب و فصول مین

وہ مسائل فرعیہ ذکر ہونگے جن پر محکمون مین عمل ہورہا ہی - کہ فقہاء محققین نے
ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہی کہ جسپر بہت مسائل
مبنے ہین کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لیے دلایل مقرر ہین کہ انکے سمجھ لینے سے
مسائل کے ساتھ مناسبت اور موانست ہوجاتی ہی اور بوسیلہ اونکے مسائل
ذہن مین قرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ مین
بیان کیے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھ مسائل مُستثنیٰ
بھی ہوسکتے ہین لیکن اونکا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہین ہوسکتا ہی
کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مُخصص اور مفید ہوتے ہین -

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی
امر پر جاری ہو وہ اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو مادہ ۱۲۵۰)
(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہی نہ صرف الفاظ اور عبارات کا
جیسا بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہی -
(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہین ہوتا ہی - مثلاً گیہون کے ڈھیر پر
کچھ نجاست پڑے اور بعد تقسیم کیے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا -
(مادہ ۵) اصل یہہ ہی کہ ہر شی جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے - مثلاً
مشتری مدعی ہی کہ بیع برضا ہوئی اور بائع مدعی ہی کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم

رضا کا ہوگا - کیونکہ رضا اصل ہی -
(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے - (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)
(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہین ہوسکتا ہی - (دیکھو مادہ ۱۲۱۴)
(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہی یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال
تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لاسکتا ہی -
(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہی مثلاً مضارب اور رب المال نے وجود
منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہی اور رب المال ثبوت
منفعت پر گواہ لاسکتا ہی -
(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہوجاوے جبتک کہ اوسکا
خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہے گا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا
مالک ہی تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہی جبتک اوسکا زایل کرنیوالا پایا نجاوے -
(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہی کہ امر نو حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہی
مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب سے
اوسکو متعلق کرینگے جبتک کہ اوسکا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا -
(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہی کہ ہر کلام مین معنی حقیقی لیے جاتے ہین - مثلاً کہا
کہ یہہ گھر زید کا ہی تو یہہ اقرار ملک ہی نہ اخبار سکونت کا -
(مادہ ۱۳) دلالت النص کا صراحت النص کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہی (دیکھو مادہ ۷۷۲)

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ مین نص وارد ہوا اوسمین اجتہاد کو گنجایش نہین ہی۔

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اسکے قیاس پر نہین ہوسکتا ہی۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہین ہوسکتا ہی۔

(مادہ ۱۷) مشقت سے اسانی پیدا ہوتی ہے اور سختی موجب سہولت ہی اور تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ سب احکام فقہیہ اسی اصل پر بنے ہین اور جتنے رخصتین اور تخفیفات احکام شرعیہ مین فقہانے نکالے ہین اسی قاعدہ سے مستنبط ہین۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہوجاوے اوسمین وسعت کی جاتی ہے یعنے جب کسی امر مین مشقت واقع ہووے تو اوسمین رخصت اور وسعت دیجاتی ہے (دیکھو مادہ ۷۷۳)

(مادہ ۱۹) شریعت مین نہ ضرر ہی نہ ضرر دینا ہے۔ اسی لئے بحق شفعہ شفیع حویلی خرید سکتا ہی۔

(مادہ ۲۰) ضرر زایل کیا جاتا ہے۔ مثلاً مبیع بخیار عیب واپس ہوتی ہے۔

(مادہ ۲۱) ضرورت محظورات ممنوع کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض نہ دیوے تو اوسکا مال اپنے قرض مین لینا جایز ہے۔

(مادہ ۲۲) ضرورت بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر سے جایز ہووے بزوال عذر زایل ہوجاتا ہی مثلاً فرع کی شہادت جب اصل شاہد موجود ہوجاوے جایز نہین۔

(مادہ ۲۴) مانع اگر زایل ہوجاوے تو امر ممنوع پھر موجود ہوجاتا ہی (دیکھو مادہ ۱۰۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زایل نہین ہوتا ہی۔ (دیکھو مادہ ۱۲۲۱
۱۲۸۸ و ۱۳۱۲)۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کرسکتے ہین اور اسی لئے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زایل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو فساد اکٹھے ہووین تو خفیف اختیار کرتے ہین اور شدید کو ترک کرتے ہین۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہی قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جایز ہی کہ نہ دیوے اور انکار کردے)

(مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۱۰ مین گزر گیی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہی اور اسی لئے اہل بخارا مین جب قرض بہت ہوگیا تو بیع بالوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جایز کیا گیا۔

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جایز نہین ہی مثلاً اگر بھوک [illegible]

شدت مین دوسرے شخص کا کہانا کھا لیوے تو اوسکی قیمت بالضرور دینی ہوگی

(مادہ ۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بھی حرام ہی (مثلاً مرد کو زیور پہنا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بھی پہنانا حرام ہے)

(مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہی اوسکی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی خواہش مثل فعل حرام کے ہے)

(مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہی یعنے عادۃ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے لئے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۵۰۹)

(مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگین تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہی مثلاً بیع وشرا مین جو مدت بیان نہین ہوتی تو وہ مدت کہ بازار مین معروف ہی لیجائیگی —

(مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت کے ممتنع ہو وہ حقیقت مین ممتنع سمجھا جاویگا — (ان دونو مادون کا ایک ہی مصداق ہے)

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا بھی تغیر ہوسکتا ہی (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تہا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

(مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادۃ ترک ہوسکتے ہین — (دیکھو مادہ ۱۵۸۴)

(مادہ ۴۱) عادۃ کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے —

(مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہی نہ نادر کا —

(مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہی

(مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونین بجاے مشروط وشرط کے ہی —

(مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا ہی

(مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہی اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہی تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہی اور حق مرتہن اوسکا مانع ہی تو جب تک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہی راہن نہین بیچ سکتا ہی

(مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بھی تابع ہے مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچے جاوے تو حمل بھی اوسکے ساتھ بکیگا :

(مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہی یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہی —

(مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہوا تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو راستہ وغیرہ کا بھی مالک ہوگا —

(مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہی تو فرع بھی جاتی رہتی ہی مثلاً گھر ملک مین نرہا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نرہا (دیکھو مادہ ۷۸۰)

(مادہ ۵۱) جو حق کہ ساقط ہو گیا مثل معدوم پھر نہین پیدا ہو سکتا ہے
(دیکھو مادہ ۸۷۳ و ۱۵۵۸ و ۱۵۶۴)

(مادہ ۵۲) جب اصل شے زایل ہو گئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن مین ہے وہ بھی زایل ہو گی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

(مادہ ۵۳) جب اصل زایل ہو جاتی ہی تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہی —

(مادہ ۵۴) توابع مین ایسی چیز و نکی حاجت پڑتی ہی کہ اوسکے غیر مین اونکی حاجت نہین ہی — مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا کہ مبیع پر قبضہ کرے تو جایز نہو گا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلہ دیا کہ غلہ ماپ کر اوسمین بھر دے اور بایع نے غلہ ماپ کر اوسمین بھر دیا تو یہہ مشتری کا قبضہ متصور ہو گا —

(مادہ ۵۵) ابتدا مین جو چیز جایز نہو وے وہ انتہا مین جایز ہو سکتی ہی مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جایز نہین ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ کر دیا اور پھر اوسمین کوی اور بھی حقدار نکلا تو باقی حصہ کا ہبہ باطل نہو گا اگرچہ یہہ حصہ باقی بھی مشترک ہی —

(مادہ ۵۶) بہ نسبت شروع کے اخیر کار سہل ہی —

(مادہ ۵۷) تبرع بدون قبض کے کامل نہین ہوتا ہی مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے

پورا نہین ہوتا ہے —

(مادہ ۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے

(مادہ ۵۹) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہی یعنے متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولے ہے —

(مادہ ۶۰) کلام جبتک کہ ممکن ہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی لیئے جاوین

(مادہ ۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب معنی مجازی لیئے جائینگی —

(مادہ ۶۲) جب کلام کی نہ معنی حقیقی درست ہو سکین اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہمل کیا جاوے گا —

(مادہ ۶۳) جس چیز کی اجزا نہون اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو بجاے ذکر کل کے ہو گا —

(مادہ ۶۴) مطلق جبتک بالنص یا بالدلالت مقید نہو مطلق ہی رہتا ہی —

(مادہ ۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہی اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ غایب کا وصف کرنا معتبر ہے مثلاً بایع نے اپنے گھوڑی اشہب کو حضور و بروی موجودی اوسکے کہہ کر بیچا اور اشارہ کیا کہ وہ یہہ گھوڑا ہی تو بیع صحیح ہو گی اشہب گھوڑا بک جائیگا — اور اگر گھوڑا موجود نہو اور کہا کہ اشہب گھوڑا مین نے بیچا اور اودہم حاضر کیا تو بیع نہو گی —

(مادہ ۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بھی جواب مین لیا جاویگا

کہ یہہ اوسی سوال کا جواب ہی یعنے کوی امر جو سوال مین تصدیق کے لئے مذکور ہوا اور اوسکے تصدیق کرے تو گویا اوس سوال کا اقرار کیا

(مادہ ۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوی قول نہ لگایا جایگا مگر عند الحاجت وعند الضرورۃ یعنے جب ضرورت واقع ہو تو کہین گے کہ اوسنے یہہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا —

(مادہ ۶۸) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل ہی اوسکے قایم مقام ہو گی کہ اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا — (دیکھو مادہ ۱۶۸۳)

(مادہ ۶۹) خط مثل خطاب ہے — (دیکھو مادہ ۱۶۰۶)

(مادہ ۷۰) گونگہ کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین

(مادہ ۷۱) مترجم کا قول بلکلف مقبول ہی —

(مادہ ۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہی —

(مادہ ۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتھہ کوی امر حجۃ نہین ہو سکتا ہی مثلاً ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اور ونکے حرمان کے لئے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل مرض موت پیدا ہوا ہی قبول نہوگا جبتک کہ سب وارث اوسکے تصدیق کرین اور اگر حالت صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو

صحیح ہے کیونکہ یہہ احتمال کہ اور وارثونکے حرمان کے لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہی —

(مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہین ہی — (دیکھو مادہ ۱۲۰۳ و ۱۷۴۱)

(مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعاینہ ثابت ہی —

(مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہانا منکر پر لازم ہی —

(مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے اصل دعوے باقی رہتا ہے —

(مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سواء مدعا علیہ کے اور پر بھی حکم جاری ہو سکتا ہے مثلاً گواہون سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث ہو سکتا ہی) اور اقرار حجۃ قاصرہ ہی — (مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہی تو فقط عمرو کے حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکی بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہوگا (دیکھو مادہ ۱۶۴۲) —

(مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے — (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

(مادہ ۸۰) اگر حجۃ مین تناقض ہو تو وہ حجۃ نہوگی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جائین تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ مین خلل نہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہو گیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری

ہوگا اور شاہد و نکو ضرر محکوم بہ دینا پڑے گا۔

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہی اور اصل پر ثابت نہین ہوتا ہی مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن و کفیل ہون اور بکر اوسکا منکر ہی پس اس شخص پر زر دعوی زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷۸)

(مادہ ۸۲) جو امر شرط پر متعلق ہی بہ ثبوت شرط ثابت ہوتا ہی۔

(مادہ ۸۳) جبتک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے۔

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط معلق ہو لازم ہوجاتا ہی مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہہ چیز بکر کے ہاتھ بیچدے اگر وہ قیمت ندیگا تو مین دونگا پس اگر مشتری ندیوی تو شخص مقرر بسبب اوسکے وعدہ مشروط و معلق کی قیمت لازم ہوگی۔

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہوجاتا ہی۔ ایک شخص ایک چیز اپنے استعمال مین لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے اوسپر ضمان ہی لازم اتا ہی تو اسصورت مین خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آدیگا۔ مثلاً ایک شخص نے بخیار عیب گھوڑا خریدا اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت مین قیمت جو پہلی دی تھی واپس لیگا اور نہ دی تھی تو اب کچھہ ندیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے

سوار ہونے سے گھوڑا مرجاتا تو قیمت خریدار پر لازم آتی تو اس صورت مین خراج لازم نہین آتا ہے۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دونو جمع نہین ہوسکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھہ لازم ہی یعنے جو شخص نفع کا مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۵۰۶-۱۴۲۵-۱۳۲۹) و ۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہی نہ اوسپر کہ اوس نے حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہو وے۔

(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہی جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنوئے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کھودنے والا (دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جایز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہی مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسیکا جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھہ تاوان نہین ہی۔

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمداً نہو وے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۹)

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۶۰۳)

(مادہ ۹۴) چوپای جانور کی ضرر رسانی معاف ہی۔ (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کری باطل اور لغو ہی

(مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جایز نہین ہی کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے۔

(مادہ ۹۷) کسی کو جایز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہی۔ مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلئے مار ڈالا مہر لیوے سو بسبب قتل کا مہر سے محروم رہیگا۔

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اوسکے خلاف ہو اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان مین اوسمین ایکمقدمہ ہی اور سات باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہی۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہی اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہی (قبول وہ کلام ثانی ہی جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب مین صادر ہوا ہو)

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپسمین ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہی جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہی۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپسمین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے سے جو اثر ہوتا ہی اوسکو انعقاد کہتے ہین (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برضاے باہمی لینا بیع ہی اور بیع کے ایک قسم وہ ہی کہ منعقد ہوتی ہی اور دوسری وہ قسم ہی کہ منعقد نہین ہوتی ہے

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہی وہ چار قسم ہی صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہی ہی جو منعقد ہی نہین ہوتی ہی وہ بیع باطل ہی۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جایز اور مشروع ہو ذات مین بھی اور وصف مین بھی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۶۰۳)

(مادہ ۹۴) چوپایی جانورکی ضرر رسانی معاف ہی۔ (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کری باطل اور لغو ہی

(مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جایز نہین ہی کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے۔

(مادہ ۹۷) کسی کو جایز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہی۔ مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلیے مار ڈالا مہر لیوے سو بسبب قتل کا مہر سے محروم رہیگا۔

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اوسکے خلاف میں اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان مین اوسمین ایکمقدمہ ہی اور سات باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہوں ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہی۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لیے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہی اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہی (قبول وہ کلام ثانی ہی جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب مین صادر ہوا ہو)

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپسمین ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہی جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہی۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپسمین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے سے جو اثر ہوتا ہی اوسکو انعقاد کہتے ہین (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برضاے باہمی لینا بیع ہی اور بیع کے ایک قسم وہ ہی کہ منعقد ہوتی ہی اور دوسری وہ قسم ہی کہ منعقد نہین ہوتی ہے

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہی وہ چار قسم ہی صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہی جو منعقد ہی نہین ہوتی ہی وہ بیع باطل ہی۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جایز اور مشروع ہو ذات مین بھی اور وصف مین بھی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہوا وسکو بیع فاسد کہتے ہین اوسکا ذکر ساتوین باب مین ہوگا

(مادہ ۱۱۰) اور بیع کہ اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہی اوسکا ذکر بھی ساتوین باب مین ہوگا)

(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہی جسمین حق غیر ہو اور وہ بیع فضولی ہی

(مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص ہے کہ غیر کے حق مین بے اجازت تصرف کرے

(مادہ ۱۱۳) جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہی اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم —

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہی —

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہی —

(مادہ ۱۱۶) دونو عاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اسکو خیار کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بایع قیمت واپس کر دی تو مشتری جنس واپس کر دی اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین یہہ بیع جایز بھی ہی کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین اور یہہ بیع فاسد ہی کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین —

اور یہہ عقد رہن بھی ہی کیونکہ مشتری کو یہہ قدرت نہین ہی کہ جنس کو کسی اور کے ہاتھ بیچ سکے —

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہی کہ جسمین بایع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت اور بکرایہ لونگا — (یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائیگے اور یہہ صورت جو بیان کیگئی ہی اردو کی قواعد فقہ کے بیع فاسد ہی —

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات مبیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہی اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوئم بیع مقایضہ چہارم بیع سلم —

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین —

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو —

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا —

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہی جو اہل صنعت یعنی کاریگروں سے کیجاتی ہی سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہی —

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہو سیئے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے —

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسانکی طبعیت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لیئے ذخیرہ کر سکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی) کے دو معنے ہین ایک وہ مال کہ جس سے نفع لیا جاوے دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کرلیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا مین ہے منقوم نہین ہے اور جب اسکو پکڑ کر اپنے قبضہ مین کرلیا تو اب متقوم ہو گے۔

(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کے چیزین (اور غلام اور لونڈے۔)

(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جا سے دوسری جا نہ جا سکے مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین۔

(مادہ ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہی سونہ اور چاندی پر بولا جاتا ہے

(مادہ ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہی اور رہی متحرک ہی صرف متاع اور قماش کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور مکیلات اور موزونات پر نہین بولتے ہین۔

(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپ کے ماپنی اور تولنے اور گننے اور گزسے ماپنے سے اون کی مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جاسے۔

(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جاسے

(مادہ ۱۳۵) عددی جو گنے جاسے۔

(مادہ ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوسے۔

(مادہ ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہو سکین۔

(مادہ ۱۳۸) مشاع وہ ہی جسمین حصہ مشترک ہون

(مادہ ۱۳۹) حصہ شایع وہ ہی جو شے مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو

(مادہ ۱۴۰) جس چیز کے افراد مین باعتبار عوض کے تفاوت فاحش نہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکے افراد مرد و زن سے خدمت لینے مین فرق نہین ہے

(مادہ ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہی کہ جسمین بیع مجموعہ کی بیان مقدار کے ہو

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدررو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے۔ اور راولنی کا پانی جو باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہی کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو۔

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہی کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین

جزاف معرب گزاف
آسان گرفتن سخار ۱۲
صراح

بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیزین ہین کہ شمار ہو کر بکین اور اونکی قیمت مین فرق نہو انکو شلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈی مستقار بہ)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہی اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلۃ المال بالمال ہی اور ایجاب وقبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہین۔

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہی اور وہ ہی معاملہ بیع مین مقصود ہی کیونکہ انتفاع اور سود عین مال سے ہوتا ہی اور زر ثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہی۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ مبیع کے بدلے دیا جاتا ہی اور ذمہ پر لازم ہوتا ہی

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین آپس مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زاید

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہی (قیمت وہ ہی جو بازار مین جانچنے والے اور انکنے والے مول کہین)

(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لئے کوئی وقت معین ٹھرانا۔

(مادہ ۱۵۷) تقسیط ادای دین بتفاریق اور باوقات یعنی قسط قسط ادا کرنا

(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہون یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈہیر موجود تو ہی پر جبتک کہ گن کر یا تول کر جدا اور اونکے بین سب دین سے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اوی

(مادہ ۱۵۹) عین جو شے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کرین مثلاً گھر اور گھوڑی اور کرسی اور ڈہیر گیہون کا اور ڈہیر دراہم کا۔

(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے۔

(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔

(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین) بھی کہتے ہین

(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہی۔

(مادہ ۱۶۴) التغریر مبیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین نہو۔ (دہوکا دینا)

(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کے قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ غبن فاحش ہی۔

(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجائیگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین اور اسمین پانچ فصل ہین —

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین —

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہی —

(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لئے مستعمل ہوتے ہین ایجاب و قبول ہے —

(مادہ ۱۶۹) ایجاب و قبول دو نو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہی اور جو بعد کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہی اور قول مشتری قبول ہی — اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور بایع کہے مین نے بیچا تو قول مشتری ایجاب ہی اور قول بایع قبول ہی اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا اون سے بھی بیع منعقد ہو جاتی ہی —

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہو جاتی ہی مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہی تو بیع منعقد نہین ہو سکتی ہی —

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہی مثلاً بیچون گا یا خریدونگا اس سے انعقاد نہین ہو سکتا ہی —

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہین ہوتی ہی مثلاً بیچدے یا خرید لے مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری نے بایع سے کہا کہ یہہ مال اتنے درم کو میرے ہاتھ بیچدے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع ہو گی — اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا پہر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہو گی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہین

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب و قبول روبرو سے ہوتا ہی ویسا ہی بذریعہ خط و کتابت کے ہو سکتا ہے —

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگہ کے لئے مقرر ہین اوسے گونگہ کا ایجاب و قبول ہوتا ہی —

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہی کہ ایجاب و قبول برضامندی طرفین ہوتا ہی اگر کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہو جاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے ہین اگرچہ لفظاً ایجاب و قبول نہو مثلاً مشتری نے نان بائی کو کچھ پیسہ دئی اور اسنے کچھ روٹی اوسکو دی تو یہہ بیع منعقد ہو گئی یا مشتری نے کچھ پیسہ بایع کو دیدئی اور ایک جنس اسباب اوٹھا لیا

بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک
مُد گیہون کتنے کو دیتا ہی بایع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہو گیا اور
گیہون طلب کئی بایع نے کہا کل دونگا بیع منعقد ہو گئی اگرچہ ایجاب و قبول
نہوا - اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ سے گیہون دیگا اگرچہ کل ڈیڑہ دینار کو
ایک مُد ہو گیا - اور ایسے ہی اسکے برعکس بھی ہوگا یعنے جب سستے
ہو جاوین تب بھی مشتری اوسی بہاو سے لیگا - اور ایسا ہی کہ اگر
قصای کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب سے بکریکا گوشت کاٹ دے
اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولدیا مشتری لے لیگا اور اوسکو
یہہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے - (مُد ایک رطل اور ثلث رطل ہی یا جسقدر
کہ آدمی اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر لے سکے اسی لیئے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلا بایع نے کہا
کہ ثمن زیادہ کر دیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کر تو جو قبول کہ آخر ہوگا
اوسپر بیع منعقد ہو گی -

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول و ایجاب آپسمین موافق ہووین -

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہیئے نہ
ثمن مین زیادہ و کم نہ مبیع مین زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلا بایع نے
کہا کہ یہہ تہان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہی

نہ یہہ کہ کل تہان یا نصف تہان پچاس قرش کو - اور اگر بایع نے کہا
کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے چاہیئے کہ مشتری
تین ہزار کو دونو گھوڑے لیوے نہ یہہ کہ ایک گھوڑہ ڈیڑ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب و قبول مین ضمناً مذکور ہو گی تو یہہ موافقت
ضمنی کافی ہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری
بولا کہ مین نے ڈیڑ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہو گیا
اور بیع منعقد ہو گی - اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول
کر لے تو ڈیڑ ہزار پر بیع ہو کر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا - اور ایسی ہی
اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ
آٹھ سو قرش کو مین نے بیچا تو اٹھ سو قرش پر بیع منعقد ہو گی اور دو سو
قرش مشتری کم دے گا -

(مادہ ۱۷۹) چند چیزون کے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ
ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بہی مشتری کل اشیا
پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے
جو بیان ہوئی ہی لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہی مثلاً بایع نے کہا
کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہی اور
دوسرا ایکہزار کا یا یہہ دونو ڈیڑ ڈیڑ ہزار کے ہین تو دونو گھوڑے تین ہزار

قرش کو لیگا نہ یہہ کہ ایک ایکہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول کیونکر ہوسکتا ہی اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہریک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہی مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۰) اگر چند اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا تو ہر ایک شے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہوسکتا ہی اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہوسکے گی مثلاً کہا کہ یہہ شے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری جسکو چاہی اوسکی قیمت سے لے سکتا ہی (صفقہ ہاتہہ پر ہاتھ مارنیکو کہتے ہین اور عرب مین دستور تہا کہ جب کوی معاملہ کرتے تھے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتھ مارتے تھے کہ یہہ معاملہ طے ہوگیا اور اس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہی —

(مادہ ۱۸۱) اوس جاے کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہوون مجلس بیع کہتے ہین —

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر ہووے

اور مجلس دراز رہی ایجاب کہنے والے کو اختیار ہی کہ اپنے ایجاب پر قائم رہی یا نرہے — مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بیچدیا بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہی —

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے ان فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہوجائیگا اور اسکے بعد جو قبول واقع ہوا اوسکا اعتبار نہین مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کام یا کسی اور کلام کے ساتہہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہوگیا اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو —

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ مین نے یہہ متاع بیچی پھر اس سے پھر گیا اب مشتری کہے کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تہا کہ اوس نے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہوجائیگا مثلاً بایع نے

کہا کہ یہہ تہ ایکسو قرش کو مین نے بیچی اور ابھی قبول نہوا تہا کہ بایع نے
کہا کہ مین نے ایکسو پچیس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور
قبول ایجاب ثانی پر ہو سکیگا۔

فصل چہارم جو بیع کہ بشرط واقع ہو اوسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کئے جاے اگر موافق اور مقتضای
عقد کے ہی تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی
کہ جب تک قیمت نہ لون کا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی
عقد کے ہے۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہی اور شرط بھی معتبر ہے
مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کرے
یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دیوے تو یہہ بیع صحیح ہی اور یہہ شرط تسلیم قیمت کے
لئے موید ہی جو مقتضاے عقد ہے

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلد مین متعارف اور مشہور ہو اوسکا شرط کرنا
صحیح ہی مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا
کہ اسکو استر لگادی یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگادی یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند
لگادے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھ فایدہ نہین ہی تو بیع

صحیح اور شرط لغوی مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر بیچنے نہ پاؤگے کسی اور کے
ہاتھ نہ بیچنا یا اوسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہی۔

فصل پنجم اقالہ یعنی فسخ بیع کے بیان مین۔

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہی کہ برضامندی بیع فسخ کردین۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہی مثلاً
ایک نے کہا کہ مین نے بیع کو اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع کا مجھکو اقالہ کردے اور دوسرا بولا کہ مین نے
کردیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہوگئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب و قبول کے ہی
صحیح ہوتا ہی۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہی ویسا ہی اقالہ مین
لازم ہی یعنی لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جاوے اگر اوسی
مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے ایسا کام یا کلام
کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست
ہوی تو اب اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) اگر شرط یہہ ہی کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع تلف
ہوگئی تو اقالہ صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھہ تلف ہوگی تو باقی مین اقالہ بقدار اوسکے قیمت کی صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین معہ زراعت خرید ا اور کچھہ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت مین بقدر قیمت اقالہ ہوسکتا ہی۔

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہی اکیونکہ قیمت متعین نہین ہوتی ہی جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تھا اگر ہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دی سکتا ہی۔

باب دوم جو مسائل کہ بیع کے ساتھہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین

پہلی فصل بیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین ۔

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے ۔

(مادہ ۱۹۸) لازم ہی کہ مبیع ایسی ہو کہ بایع اوسکے دیدینے پر قدرت رکھتا ہو۔

(مادہ ۱۹۹) لازم ہی کہ مبیع مال متقوم یعنے قیمتی ہو۔

(مادہ ۲۰۰) لازم ہی کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو ۔

(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہون کہ اور چیزون سے اوسکو تمیز ہوجاوی تب مبیع معلوم ہوجاتی ہی مثلاً تمنے سیر گیہون حورانیہ (سبنسے) بیچی یا کوی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو

مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔

(مادہ-۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہی مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکھہ رہا ہی اور بولا کہ مین نے یہہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہی۔

(مادہ-۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو دی تو کچھہ ضرورت نہین ہی کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہ سے کیجاوے

(مادہ-۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنے بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہی کہ وہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوی اور یہہ اوسکو اختیار نہین ہی کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیوی۔

فصل دویم بیان اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز ہی اور اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے ۔

(مادہ-۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہی اور جو پہل کہ ابہی ظاہر نہین ہوا اوسکی بھی بیع باطل ہے۔

(مادہ-۲۰۶) اگر درخت پر تمام پہل ایک ہی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کھانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہی۔

(مادہ-۲۰۷) جو پہل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تھوڑے تھوڑے

نمودار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریان تو جب تھوڑے
نمودار ہوے انکی بیع مع اونکی جو نمودار ہوتے جاتے ہین گے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہوگی
(مادہ-۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کردی اور پھر ظاہر ہوا
کہ مبیع اور جنس کی ہے تو بیع باطل ہے مثلاً شیشہ یہہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہے تو بیع باطل ہے
(مادہ-۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت نرکھتا ہو اوسکی
بیع باطل ہے مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی
جانور بھاگ گیا کہ اوسکے پکڑنے اور دینے پر قدرت نہین ہے —
(مادہ-۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت
باطل ہے مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی —
(مادہ-۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہے —
(مادہ-۲۱۲) ایسی چیز کے ساتھہ خریدنا کہ قیمتی نہووے بیع فاسد ہے —
(مادہ-۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہے مثلاً بایع نے کہا کہ جتنے چیزین میری ملک
ہین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان
چیزون کو پہچانتا بھی نہین ہے تو یہہ بیع فاسد ہے —
(مادہ-۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہے مثلاً زمین
مین سے تہائی یا آدھا ... یا دسوان حصہ گو تقسیم ہوکر جدا نہوا ہو
(مادہ-۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ-۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتھہ بک سکتے
ہین اور پانی نالے کے ساتھہ بک سکتا ہے —

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہین —

(مادہ-۲۱۷) جیسا کہ موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے
تولنے اور ناپنے اور گزسے ناپنے سے صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر بھی اونکا
بیچنا جایز ہے مثلاً گیہون — یا انگور کا ڈھیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا کوئی سامان
اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جای اوٹھا کرلے گیا یہہ سب صحیح ہے —
(مادہ-۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ
یا تول دے بیع صحیح ہے اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو —
(مادہ-۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جایز ہے مثلاً خوبہ انگور
جو تنہا بیچے جاتے ہین یہہ بھی جایز ہے کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر
بیچین کہ دو چار سیر اوسمین سے نکال لین گے —
(مادہ-۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ مین باوجود بیان قیمت ہر فرد
اور ہر قسم کی جایز ہے مثلاً ایک ڈھیر گیہون کا یا (۶۰) صاع اگر ایک ایک کی قیمت
یا ایک ریوڑ بکریونکا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک صاع گیہون کی
یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہے
(صاع قریب پانچ سیر کے ہے اور رطل قریب آدہ سیر کے ہے) —

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود بیان ہوکر بھی بک سکتی ہے

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہوگی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تہوڑے تہوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہوسکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کرکے بیچیں تو بیع صحیح ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہووے وقت تسلیم کے اگر مبیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہیے بیع فسخ کردے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع وہ لیلیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہوں پچاس کیل ہیں پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہیں اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر پینتالیس کیل ہوں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لے اور اگر پچپن کیل ہوں تو پانچ کیل زاید بایع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم ہے اور اگر نوے ہیں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے نوے انڈے پینتالیس قرش کو لیوے اور اگر ایک سو دس ہیں تو دس بایع کے ہیں اور ایسی ہی ایک مشک گھی کی بیچی کہ اس میں سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا--

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور

ضرر ہوتا ہے اور کل موزون کے مقدار اور قیمت بھی بیان کی گئی تو کل پر بیع ہوگی اگر وقت تسلیم کامل ہے تو نبہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسی ہی اگر زاید ہے تو بہی اسی قیمت پر سب مبیع لیلیگا بایع کو زیادہ پر کچھہ حق نہیں ہے مثلاً الماس کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑھے چار قیراط ہوں مشتری اوتنی ہی قیمت پر لے یا بیع فسخ کرے اور اگر ساڑہی پانچ قیراط ہوں تو بھی اوسی قیمت پر لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدھا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے (قیراط ہر جگہ مختلف ہے مکہ میں دینار کا چوبیسوان حصہ ہے اور عراق میں بیسوان حصہ ہے)

(مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہوتا ہے اور اوسکی مقدار اور ہر اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ یا بیع فسخ کرے یا یہہ سب ناقص ہو یا زاید اوسی حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک چادر تانبے کی اس بیان پر کہ یہہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑھے چار رطل نکلے تو مشتری ایکسو اسی قرش دیکر لیگا یا ساڑھے پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونو صورتوں میں مشتری بیع فسخ کردیگا

(مادہ - ۲۲۶) اگر گز سے ماپنی کے چیزیں بیچے جائیں جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً چوبینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور بتفصیل بیان کی گئی تو ان دونو صورتوں میں حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جسکے ٹکڑے کرنے میں ضرر ہی اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا ہی مثلاً بانات اور کپڑہ مثل مکیلات کے ہی مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کردے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری لیگا اور ایسی ہی ایک تہان کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہی اور وہ آٹھ گز ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کردے یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوے اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہی اور ہر گز دس قرش کو بیچا گیا پھر وہ پچانوے گز نکلا یا ایک سو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی چاہے بیع فسخ کردے اور چاہے پچانوے گز نو سو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش کو لے لیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہی جو قبا کے لئے یہہ کہہ کر بیچا گیا کہ وہ آٹھ گز ہی اور ہر گز پچاس قرش کو ہی اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کردے یا نو گز چار سو پچاس قرش کو لے یا سات گز تین سو

پچاس قرش کو لے اور ایسا ہی ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ڈیڑھ سو گز ساڑھے سات ہزار قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہی اب وہ ایک سو چالیس گز نکلا تو مشتری چاہے بیع فسخ کردے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار قرش کو لیلیوے اور جو زاید نکلا تو جتنا زیادہ ہی وہ بایع لیلے گا

(مادہ - ۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت بیان کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہی اور اگر کم یا زاید نکلی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریوں کا ریوڑ (مثلاً) پچاس راس بکری ڈیڑھ ہزار قرش کو میں اگر پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہی اور اگر کم یا زاید نکلا تو بیع فاسد ہوگی —

(مادہ - ۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرح سے بیچے کہ مجموع کے مقدار اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہی اور اگر کم نکلی تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود بمقدار حصہ اوسکے قیمت کے لیلیوے اور اگر زاید ہی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا اس بیان پر کہ پچاس راس ہیں اور ہر راس پچاس قرش کو ہی اب پنتالیس راس نکلے تو مشتری کو اختیار ہی چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑھے بائیس سو قرش کو لیلیوے اور اگر پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہی —

(مادہ - ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتری کو یہہ علم ہوگیا ہی کہ

مبیع کم ہی اور اوسنے قبضہ بھی کرلیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہین ہے

فصل چہارم جو جو چیزین کہ بے ذکر صریح بیع مین داخل ہوتے ہین اور جو کچھ کہ داخل نہین ہوتے ہین —

(مادہ - ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ سب بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بیچی جاوے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہین اور باغچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغچہ زیتون نہین کہتے ہین —

(مادہ - ۲۳۱) جو چیز کہ مبیع کا جز گنا جاتا ہی کہ اوس سے جدا نہین ہوسکتا ہے اور مبیع بے اوسکے بیکار ہی بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھ اوسکی کنجی کا اور دودھ والی گائی کے ساتھ جو بغرض دودھ کے لی گئی ہی اوسکے بچہ کا کہ دودھ پینے والا ہی بیع مین داخل ہونا ضروری ہی گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہی اور گائی بے بچہ کے دودھ نہ دیگی —

(مادہ - ۲۳۲) بیع مین جو چیزین ملے ہوے اور جڑے ہوے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑ مین جڑا ہوا ہوتا ہی اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ

چمن جو حویلی کے حدود مین داخل ہی اور جو درخت کہ واسطہ سایہ وغیرہ کے میدان مین لگائے گئے ہین اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر لیجانے کے لئے ہو یہ سب بیع سے جدا نہین ہین بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہونگے

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزین کہ نہ بیع کے ساتھہ شامل ہین اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جڑی ہوئے ہین اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہین اور نہ شہر کی عادت اور عرف مین شامل بیع ہین وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہین کہ جہان جائین لے جاوین مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع مین بے ذکر داخل نہونگی — اور ایسے ہی لیمون اور پھولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پھولون کے لے جہان چاہین لے جائین اور لگائین اور جنکو ہماری عرف مین نصب کہتے ہین (اور جنکو ہندوستان مین کونڈون مین لگاتے ہین) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی جیسا زمین اور درخت کے بیع مین بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہی اور نہ پہل داخل ہوگا پر لگام گھوڑی کا اور مہار اور نکیل اونٹ کی اور جو چیزین کہ عرف اور عادت مین داخل بیع ہوتی ہین بے ذکر داخل ہونگے (مگر ہندوستان مین لگام داخل نہین اور مہار اور نکیل داخل ہے —

(مادہ - ۲۳۴) جو چیز کہ بیع مین تابع ہی اوسکا ثمن مین کچھ حق نہین

اونٹ پر ابھی قبضہ نہوا اور مہلہ چوری گئی تو قیمت مین سے موہار کی قیمت وضع ہوگی

(مادہ ۲۳۵) عقد مین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہوتے ہین تو جمیع اشیاء متعلقہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کے بیع مین یہ جمیع حقوق تہا کہا تو اوسمین حق المرور وحق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین —

(مادہ ۲۳۶) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تہا کہ مبیع مین کچھ زیادتی ہوگی مثلاً گھوڑی نے بچہ دیا یا باغ مین پھل آیا اور ترکاریان لگین تو یہہ سب مبیع کے ساتھہ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے

باب سویم وہ مسایل جو قیمت سے متعلق ہین — اوسمین دو فصل ہین

فصل اول قیمت کے اوصاف اور احوال کے بیان مین —

(مادہ ۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کرلینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے —

(مادہ ۲۳۸) یہہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو —

(مادہ ۲۳۹) جب ثمن موجود ہی مشاہدہ اور اشارہ سے علم حاصل ہو تو کافی ہے اور جب غایب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضروری ہے —

(مادہ ۲۴۰) جب شہر مین کئی طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بھی ہے —

(مادہ ۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوئی اور کئی طرح کے درہم اور دینار

جاری ہین تو مشتری جسمین سے چاہے اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کرکے ادا کردے اور بایع کوئی خاص قسم نہین لے سکتا ہے —

(مادہ ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کرلیا ہے وہی دینا ہوگا —

(مادہ ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کرلیا تو بھی متعین نہین ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دیکھلایا اور پھر اوسکو دوسرے کام مین لیکر اور سونا مجیدی اوسی قسم کا ادا کردیا تو بایع لیلیگا اور جو دیکھلایا تہا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا —

(مادہ ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہین (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلد کے دیسکتا ہے — مثلاً بلدہ اسلام بول مین ریال کے اجزا نہین ہین وہان آدہا اور چوتھائی ریال نہ دے سکیگا —

فصل دویم بیع کے وہ مسایل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہین —

(مادہ ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع مین صحیح ہے

(مادہ ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی مین مدت کا معلوم اور معین ہونا ضروری ہے —

(مادہ ۲۴۷) جب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوئی کہ فلان دن یا فلان مہینے

یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہی مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہی۔

(مادہ ۲۴۸) اور اگر مدت معین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض میں مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کی ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بتاخیر مدت یکسال منعقد ہوئی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا۔

(مادہ ۲۵۱) بیع مطلق بے مدت میں قیمت فوراً ادا ہوتی ہی مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق میں اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہے تو اوتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بازار میں کچھ خریدا فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہی تو اسکے موافق ہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا۔

باب چہارم عقد کے بعد ثمنیت اور مبیع میں تصرف کرنیکا بیان

اسمین دو فصل ہین

فصل اول عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنا کا بیان۔

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہی کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دیسکتا ہی۔

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہی مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہی ورنہ منقولات میں ایسا نہین کر سکتا ہی۔

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت مین کم یا زیادہ کرنیکا بیان

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہہ اختیار ہی کہ مبیع مین کچھ زیادہ کر دیوے اگر مشتری اوسی مجلس مین کہ جسمین زیادتی کی گئی ہی زیادتی کو قبول کر لیوے تو اوسکا حق اوس سے متعلق ہوگیا اور اوسکو وہ طلب کریگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہووے تو کچھ فایدہ نہوگا۔ اور اگر مجلس زیادتی مین زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہین ہی مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری سے کہا کہ مین نے پانچ تربوز اور بھی اوسمین زیادہ کر دئے یعنی پچیس تربوز بیس قرش کو دئے اور مشتری نے اوسی مجلس مین زیادتی کو قبول کر لیا تو پچیس تربوز بیس قرش کو لیگا اور اگر اوس مجلس مین قبول نکیا تو کچھ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے جبرًا نہ دلائینگے۔

(مادہ ۲۵۵) اور ایسی ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت مین کچھ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادت مین قبول کر لیا تو بایع وہ زاید مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھ فایدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہی مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہی -

(مادہ - ۲۴۸) اور اگر مدت معین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لین گے -

(مادہ - ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کی ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بتاخیر مدت یکسال منعقد ہوی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا -

(مادہ - ۲۵۱) بیع مطلق یعنی بے مدت مین قیمت فوراً ادا ہوتی ہی مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہی تو اوتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بازار مین کچھ خریدا فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہی تو اوسکے موافق ہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا -

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور مبیع مین تصرف کرنیکا بیان -

اسمین دو فصل ہین

فصل اول

عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنیکا بیان -

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہی کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دیسکتا ہی -

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہی مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہی ورنہ منقولات مین ایسا نہین کر سکتا ہی -

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت مین کم یا زیادہ کرنیکا بیان

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہہ اختیار ہی کہ مبیع مین کچھ زیادہ کردیوے اگر مشتری اوسی مجلس مین کہ جسمین زیادتی کی گئی ہی زیادتی کو قبول کرلیوی تو اوسکا حق اوس سے متعلق ہوگیا اور اوسکو وہ طلب کرسکیگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہو وی تو کچھ فایدہ نہوگا - اور اگر مجلس زیادتی مین زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہین ہی مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری سے کہا کہ مین نے پانچ تربوز اور بھی اوسمین زیادہ کردیے یعنی پچیس تربوز بیس قرش کو دیے اور مشتری نے اوسی مجلس مین زیادتی کو قبول کرلیا تو پچیس تربوز بیس قرش کو لیگا اور اگر اوس مجلس مین قبول نکیا تو کچھ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے جبراً نہ دلائینگے -

(مادہ - ۲۵۵) اور ایسی ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت مین کچھ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادت مین قبول کرلیا تو بایع وہ زیادتی مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھ فایدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کئے بایع نے اگر اوس مجلس مین دو سو قرش کی زیادتی قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور دو سو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۵۶) اور ایسی ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کرسکتا ہے اور اوسقدر مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کردئے تو بایع مشتری سے اسی قرش لے گا نہ زیادہ۔

(مادہ ۲۵۷) اور یہہ زیادت کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہے مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہے۔

(مادہ ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہے اوسکے اصل عقد کے ثمن مین قیمت لگای جایگی مثلاً آٹھ تربوز دس قرش کو بیچکر پھر دو تربوز اور بھی زیادہ دئے گویا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تھا کہ دو تربوز تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھ تربوز آٹھ قرش کو لے گا اور بایع اس سے زیادہ قیمت نہ لے سکیگا اور ایسی ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین دس ہزار قرش کو بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول کرلیا۔ اب شفیع بدعوی شفعہ یہہ سب اصل اور زاید یعنی گیارہ سو گز زمین دس ہزار

قرش کو لیگا۔

(مادہ ۲۵۹) اور ایسی ہی مشتری اگر قیمت مین زیادہ کریگا تو کل بیع اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کئے اور پھر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلا دی گئی تو بایع ساڑھے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاید [illegible] کے حق مین ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کردی تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کردین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا۔

(مادہ ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کردی تو اوسکے حق مین صحیح ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کردئے تو شفیع دس ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت مین مشتری جب کرسکتا ہے کہ اصل مبیع قایم ہے ورنہ نہین اور اسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کرسکتا ہے اور اگر مر گئی تو مہر مین زیادتی نہین ہوسکتی ہے۔)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان مین۔ اوسمین چھہ فصل ہین

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان مین۔

(تسلیم بایع کے جانب سے اور تسلیم مشتری کے جانب سے ہوتا ہی)

(مادہ-۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین پر جب بیع پوری منعقد ہوجاوے لازم ہی کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے-

(مادہ-۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہی اور خالی کردینے کی یہہ صورت ہی کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کرلیوے- اور کوی امر تسلیم کا مانع بھی نہووے-

(مادہ-۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہوگی تو اوسکا قبضہ ثابت ہوگیا

(مادہ-۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہی اسلئے ہر ایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہی-

(مادہ-۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتریکو اذن دیدیا کہ قبضہ کرے تو یہہ ہی تسلیم ہے-

(مادہ-۲۶۷) جب زمین مین کھیتی کھڑی ہی بایع سے زمین جبرًا خالی کراینگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھالے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کردے-

(مادہ-۲۶۸) جب پھل دار درخت بیچے جاوین تو بایع کو کہین گے کہ پھل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتریکو دیدو-

(مادہ-۲۶۹) اور اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پھل اوتارلو تسلیم ہی-

(مادہ-۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری اسکے اندر موجود ہی تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجھکو تسلیم کردیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہی کہ فورًا دروازہ بند کرسکتا ہی اور قفل لگا سکتا ہی تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گھر مین نے تجھکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہی تو اتنا زمانہ اگر گذرجاوے کہ مشتری وہان تک جا کر دخل کرسکتا تہا کافی ہے-

(مادہ-۲۷۱) بایع نے اگر مشتری کو کنجی گھر کی دیدی تو مشتری کا قبضہ ہوگیا-

(مادہ-۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہے پکڑ لینا کافی ہی اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہی کہ مشتری بے دقت اوسپر قابض ہوسکتا ہی اور بایع نے اوسکو دکھلادیا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ تسلیم ہوگا

(مادہ-۲۷۳) کیلات کو ناپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف مین بھر دینا کہ اوسکے لئے مشتری نے تیار رکھا ہی قبضہ ہے-

(مادہ-۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتھہ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکھدینا یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لئے کافی ہی-

(مادہ-۲۷۵) اگر بہت چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جگہ مین ہین کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہی تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہی مثلاً گیہون کا

اپنا مال اور کتابون کا صندوق جو جملہ بیچے گئے ہین کنجی دینا اور اجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ-۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکھ کر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے -

(مادہ-۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کر سکتا ہی جبتک کہ قیمت ادا نکرے - اور اگر بے اجازت قبضہ کر بھی لیا اور اوسکے قبضہ مین مبیع تلف ہوگی یا اوسمین کچھ عیب پیدا ہوگیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا -

فصل ثانی اسمین وہ مادہ ہین کہ جن مین مبیع کے روکنے کا بیان ہے

(مادہ-۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لئے کوی مدت نہ ٹہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لیلیوے مبیع روک سکتا ہے -

(مادہ-۲۷۹) اگر سب اشیاء بیچے ہین اور ہر یک کی قیمت بیان ہوی یا نہوے جبتک کل قیمت نہ لیلیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہی -

(مادہ-۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوی چیز بایع کے پاس گرو کرے یا کسیکو ضامن دیوے تب بھی بایع مبیع روک سکتا ہی -

(مادہ-۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتریکو دیدی تو اپنا حق ساقط کر دیا اب یہہ اوسکو اختیار نہین ہی کہ مبیع مشتری سے واپس کر لیوے اور قیمت لینے تک اسکو روکے رکھے -

(مادہ-۲۸۲) اگر بایع نے مشتریکو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسریکو دیدے

اور مشتری نے قبول کرلیا تو اب بایع کا حق زایل ہوگیا اور مبیع مشتریکو فورًا دیدیوے گا -

(مادہ ۲۸۳) اگر کوی شے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہہ حق نہین کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو ٹہری ہے قیمت لے سکیگا

(مادہ ۲۸۴) اور ایسے ہی اگر اول بیع بے مدت ہوی تھی اور پہر مدت ٹھرای گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہہ کہ مبیع روک سکے

فصل سوم - تسلیم کی جای کے بیان مین (کہ بایع مشتریکو مبیع کہان جا کے دیوی)

(مادہ-۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہہ مبیع موجود ہی وہان ہی دیوے مثلاً بلدہ اسلام بول مین تکفور طاغی کے گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین پس مشتری تکفور طاغی مین جا کر گیہون لیگا نہ یہہ کہ بایع اسلام بول مین پونہچا دیوے -

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہی مگر بعد بیع کے معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتری کو اختیار ہی یا بیع فسخ کری یا قبول کرے اور جس جا کہ مبیع اب موجود ہی وہان جا کر لیلیوے -

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہوی کہ بایع مبیع فلان جای پونہچا دیوے تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پونہچا دیوے -

فصل چہارم مبیع کے پونہچانیکی مشقت اور اوسکے لوازم کے بیان مین

(مادہ ۲۸۸) زرِ ثمن کا تولنا اور گننا اور پرکھنا مشتری کے ذمہ پر ہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع —

(مادہ - ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری —

(مادہ - ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفۃً بیع ہوی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا —

اور ایسی ہی گیہون جو مجازفۃً ہو کھلیان مین نکالنا اور لادکر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ - ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانورون پر لادکر لاتے ہین اوسکا مشتری کے گھر تک پونہچانا موافق عادت اور عرف ہر بلد کی ہے —

(مادہ - ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالون کا لکھنا مشتری کے ذمہ ہی مگر بیع پر ثبوت اور گواہی محکمہ مین بایع لائیگا —

فصل پنجم اسمین جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہی

(مادہ ۲۹۳) ابھی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتہ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا —

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوی تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا —

(مادہ - ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کرلیا مگر قیمت ادا نکی تہی کہ مر گیا

بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ اپنی مبیع واپس لیلے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے دام مساوی (سرشکن کا) حقدار ہیگا —

(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے مفلس ہوکر مرگیا تو بایع مبیع اپنے قبضہ مین رکھ کر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت لیگا اور حاکم مبیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروا دیگا — اور اگر مبیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تہی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بایع لیکر باقیکا دعوی اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہون کے بدام مساوی (سرشکن) کریگا — اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہی —

(مادہ - ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دی اور مرگیا مشتری اپنی مبیع لے لیگا کہ مبیع بایع کے ہاتہ مین امانت تہی اور قرض خواہونکا اوسمین کچھ حق نہوگا —

فصل ششم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے

(مادہ - ۲۹۸) مشتری نے خریدنیکے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کرلیا اور قیمت کا بھی ذکر آگیا اور مشتری کے قبضہ مین جاکر تلف ہوگئی اگر قیمتی ہی تو اوسکی قیمت اور مثلی ہی تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر

بے ذکر قیمت مشتری کچھ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھہ مین امانت ہی اگر تلف ہوا تو مشتری کچھ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہی تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لے لینا وہ لے آیا اور مرگیا تو گھوڑے کی قیمت مشتری دیگا ۔ اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہوگا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مرگیا اب مشتری کچھ نہ دیگا کہ یہہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ مین امانتاً آیا تہا ۔

(مادہ-۲۹۹) اگر کوی چیز صرف دیکھنے کے لئے لائے کہ آپ اوسکو دیکھین گے یا دوسرے کو دکھلائین گے تو بے تعدی اگر وہ چیز تلف ہوگئی تو کچھہ دینا نہ پڑےگا کیونکہ وہ چیز اوسکی پاس امانت تھی ۔

باب ششم خیارات کے بیان مین ۔ اوسمین سات فصل ہین

فصل اوّل خیار شرط کے بیان مین ۔

(مادہ-۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہی کہ اپنے لیئے یہہ شرط کرلین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہی ۔ کہ ہم بیع قایم رکھین یا فسخ کردین اوسکو خیار شرط کہتے ہین ۔ (لیکن مذہب حنفی مفتی بہ یہہ ہی کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ-۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوے اوسی مدت مین اختیار ہی کہ بیع فسخ کردین ۔

(مادہ-۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہوسکتا ہے ۔

(مادہ-۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہی کہ ایسے لفظ برتین جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی ۔ اور فسخ قولی یہہ ہی کہ وہ لفظ کہی جو نارضامندی پر دلالت کرین مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی ۔

(مادہ-۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہی کہ ایسا کام کری جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے ۔ اور فسخ فعلی وہ ہی کہ ایسا کام کری جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کری مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہی وہ ایسا تصرف کری جیسا اپنی ملک مین کرتے ہین کہ بیع کے لئے پیش کری یا گرو کری یا کرایہ دیوی تو اس سے بیع جایز اور لازم ہوگی اور اگر بایع صاحب خیار مبیع مین مالکانہ تصرف کری تو بیع فسخ ہوگی (یا مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہی یا بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کردی تو یہہ فعل جواز بیع ہی ۔)

(مادہ-۳۰۵) باوجود گزرجانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہوگی ۔

(مادہ-۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہین ہوسکتا ہی ۔ اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاویگا بایع کے وارثون کو کچھ حق
نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثونکو
حق فسخ واسترداد نہوگا —

(مادہ ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہی اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ
ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اوسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسریکا
اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا —

(مادہ ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لئے خیار کیا ہی تو مبیع بایع کی ملک مین سے
خارج نہوگی اوسی کی ملک ہی — اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے
پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھرا تھا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو
اوسکی قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تھا

(مادہ ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لئے خیار کیا ہی تو مبیع بایع کی ملک سے
نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین ٹھر لیا تھا

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین —

(مادہ ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ
باعث رغبت اور خریداری کا ہوا — اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو
مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کری یا کل ثمن پر جو ٹھرا ہی لیلیوی اور اوسکو خیار وصف
کہتے ہین — مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودھ دیتی ہی اور پھر یہہ معلوم ہوا

کہ وہ دودھ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ رنگ
ہی اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہی

(مادہ ۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہی اگر مشتری صاحب خیار
وصف مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی وہ خیار ہی —

(مادہ ۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف
کرے تو اوسکا خیار باطل ہوگیا —

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین —

(مادہ ۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھری کہ فلان وقت پر زر ثمن دینگے
تو صحیح ہی اور اسکو خیار نقد کہتے ہین —

(مادہ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زر ثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مرگیا تو بیع
باطل ہوگی —

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان مین —

(مادہ ۳۱۶) جب بہت چیزونکی قیمت جدا جدا بیان ہوی اور یہہ شرط
ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہی لیوے یا بایع جو چیز چاہی دیوی تو
صحیح ہی اوسکو خیار تعیین کہتے ہین —

(مادہ ۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہی —

(مادہ ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہی کہ جو چیز مدت متعینہ کے
انقضا پر لینا ہی متعین کر لے -

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہی یعنے جیسے مشتری خیار تعیین
والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہی کہ ان اشیا مین سے ایک
شے متعین کر کے اوسکی قیمت ادا کری جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی
اگر اوس مدت مین مشتری مر گیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت
مین ایک چیز متعین کر کے اوسکی قیمت ادا کر دے -

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین -

(مادہ ۳۲۰) اگر کوی چیز بے دیکھی خرید لے تو اوسکو اختیار ہی کہ جب دیکھے
چاہی بیع فسخ کری یا قبول کری اسکو خیار رویۃ کہتے ہین -

(مادہ ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہی اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مر گیا تو
بیع تمام ہو گئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہی اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے
بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہی کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کر سکے۔

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اتنا ہی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہی کہ
مقصود اصلی معلوم ہو جاوی مثلاً صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑہ وغیرہ پر
لگا لے ہوی ہین دیکھ لینا کافی ہوتا ہی اور کسی جگہ صرف دل کا دیکھنا کافی

ہوتا ہی مثلاً جازم وغیرہ پر نقش اور اسکا دلدار ہونا دیکھا جاتا ہی اور جو
بکری بچہ جننے کے لئے لیجاتی ہی اوسکی تھن دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ
گوشت کہانے کے لئے لیجاتی ہی اوسکی کمر اور جو ٹٹول لیتے ہین اور
کھانے اور پینے کے چیزین چکھ لیتے ہین - یہہ باتین اگر مشتری نے کر لین تو
رویت تمام ہو گئی اور بیع منعقد کامل ہو گئی اب مشتری کو کچھ اختیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہی اونمین
نمونہ دیکھنا کافی ہے -

(مادہ ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ
چاہی لیوے چاہی پھیر دیوی جیسے گیہون اور گھی اور تیل اور وہ چیزین
کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ
اگر نمونہ سے کم نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے یا نہ لیوے

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گھر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹھری کا
دیکھنا ضروری ہی جہان ایک ہی طور پر گھر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک
ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا -

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی
ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے -

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لین اور کچھ دیکھین

اور کچھ نہ دیکھین پھر انکو بھی دیکھا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ سب لیوے
یا سب واپس کردے یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ جنکو دیکھا تھا وہ تو لیوے اور
جنکو پہلے نہ دیکھا اب پھیر دے۔

(مادہ ۳۲۹) اندھی کے بھی خرید و فروخت صحیح ہی مگر جب کوئی چیز
اسطرح خریدی کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی خریدی اور
اسکا حال اوسکے روبرو بیان نہوا پھر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہی
کہ لیوے یا نہ لیوے۔

(مادہ ۳۳۰) اندھی کے روبرو کسی چیز کا سب حال بیان ہو گیا اور اوسنے
خرید لی اب اوسکو اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۳۱) اندھی نے ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگھنے کی چیز
سونگھلی اور چکھنے کی چیز چکھ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہی۔

(مادہ ۳۳۲) اگر با ارادہ خریداری ایک چیز دیکھی اور نہ خریدے
پھر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہی پھر دیکھا کہ پہلے سے کچھ متغیر ہو گئی ہی
تو اوسکو اب اختیار ہی۔

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکھ لینا موکل کا دیکھ لینا ہی

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بھیجا کہ بائع سے مبیع مانگ
لاوے اوسکو رسول کہتے ہین اسکا دیکھ لینا کافی نہو گا۔

(مادہ-۳۳۵) مشتری نے جو شے دیکھے خریدے اور اوسمین مالکانہ
تصرف کر دیا تو اب مشتریکو اختیار نہین رہا۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین۔

(مادہ-۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر نہوا ہو کہ مبیع عیب سے
پاک ہی یا عیب وار ہی اور یا صحیح و سالم ہی یہہ حکم ہی کہ مبیع سالم اور بے عیب ہو۔

(مادہ ۳۳۷) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو
مشتری کو اختیار ہی کہ پھیر دیوے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہوگا کہ اس
عیب کے عوض کچھ قیمت کم کر دی اسکو خیار عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اوپر کھنے اور جانچنے والون کی نزدیک
قیمت گھٹ جاتی ہی اوسکو عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۹) جو عیب مبیع مین کہ بائع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہی۔

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا
وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۴۱) بائع نے ذکر کر دیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے
باوجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۲) اگر بائع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون یا نہین
اوس سے بری ہون تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۳) اگر مشتری نے جمیع عیوب قبول کرلیا تو پھر اوسکا دعوی خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوئی ہے اور لنگڑا بھی ہی اور اور بھی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہین رہی

(مادہ ۳۴۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوی اور اوسنے مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اسکو اختیار عیب نرہا۔

(مادہ ۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب مبیع مین عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد نکرسکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان قیمت مین آیا ہی اوتنا بایع سے پھیر لیگا۔ مثلاً مشتری نے تہان لیکر چادر وغیرہ بنائی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(مادہ ۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور آنکنے والون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے اون سے آنکوایا جاوے کہ یہہ تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تہا اور اب جو یہہ عیب قدیم ہی تو کیا قیمت کا ہی ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن مین سے مشتری کو بایع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری نے ساٹھ قرش کو لیا اور کتر وایا اور پہر معلوم ہوا کہ اوسمین عیب قدیم بھی تہا

اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹھ قرش کو تہا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہی تو مشتری پندرہ ۱۵ قرش بایع سے لے لیگا اور اگر اونھون نے اصل تہان اسّی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹھ کا بتلایا ان دونون مین بیس ۲۰ قرش کا فرق ہی جو اسّی ۸۰ قرش کا ربع ہی پس ساٹھ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنے پندرہ ۱۵ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس ۴۰ قرش بتلاے اور فرق دونون دس ۱۰ قرش ہی جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہی پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا

(مادہ ۳۴۷) مبیع مین ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کی یہان پیدا ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گھوڑا جو بیمار ہوا تہا اچھا ہو گیا۔

(مادہ ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کی یہان عیب پیدا ہوا بایع راضی ہوگیا کہ مجھکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار ردیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اوسکے یہان بھی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً چھڈا لا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ انہے اس تصرف سے

بایع کو واپس لینے سے روکدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہی کہ مین اپنا کپڑا کترا
ہوا لے سکتا تھا تمنے کیون بیچدیا اب نقصان مین کیون دون - مگر
اسمین شرط یہہ ہی کہ کوی اور امر مانع ہنو کہ بایع نہ لے سکے -

(مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کردی مثلاً کپڑہ سلوالیا
یا رنگوالیا یا زمین مین درخت لگوای تو بعیب قدیم واپس نہ کرسکیگا -

(مادہ ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر
راضی ہوگیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہی یا رنگوالیا ہی مشتری سے
لے لیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا - پس اگر مشتری نے
بیچڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان
قیمت مشتری کو دیگا -

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدی اور ابھی قبضہ نہوا
کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتریکو اختیار ہی کہ کل بعوض کل ثمن لیوے
یا کل واپس کری یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کری اور بے عیب بعوض
اوسکی قیمت کے لیوی اور اگر قبضہ کرچکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری
عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پہر یہہ
جب جایز ہی کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر ہنو - اور بے رضامندی
بایع کے سب مبیع واپس نکر سکیگا - مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین

قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دونو واپس دیگا - اور قبضہ کے بعد عیب
نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے
مرضی بایع کے واپس ندیگا اور اگر جدا جدا کرنے مین ضرر ہوتا ہی مثلاً جوڑا
جوتے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا -

(مادہ ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیلات
مین سے یا موزونات مین سے اور اسمین سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور
کچھ بے عیب تو اختیار ہی کہ سب لیوی یا سب واپس کری

(مادہ ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوی ہے یا اگر تھوڑی
عادت کے موافق ہی تو بیع صحیح ہی اور اتنی بہت ہی کہ لوگون کے نزدیک
عیب گنا جاتا ہی تو مشتری کو اختیار ہی لیوے یا واپس کری -

(مادہ ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند ہین اگر اونمین کچھ
خراب نکلے مگر اتنی کہ عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو مین دو تین
انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے - اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین
دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا -

(مادہ ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھ انتفاع
نہین ہوسکتا ہی تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری
لے لیگا - مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ ان سے کچھ نفع نہین ہوسکتا ہی

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان -

(مادہ ۳۵۶) مبیع مین اگر غبن فاحش ہو پر دہوکا نہو دے تو مشتری جسکو غبن ہوا ہی مبیع فسخ نکرسکے گا مگر جبکہ مال یتیم ہو دے تو بیع فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہی -

(مادہ ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دہوکا دیا تو جس پر کہ غبن پڑا بیع فسخ کرسکتا ہے -

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے مین آیا اور مرگیا تو اوسکا وارث دعوی غبن نکرے گا کہ یہہ دعوی دہوکا ہی میراث نہین ہوتا ہی -

(مادہ ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا -

(مادہ ۳۶۰) اگر مبیع جسمین غبن اور دہوکا ہوا ہلاک ہوگئی یا زمین پر مشتری نے گھر بنالیا تو اب بیع فسخ نہین کرسکتا ہی -

باب ساتوان بیع کے اقسام اور انکے احکام کا بیان - اور اسمین چھہ فصل ہین -

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان -

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہی کہ رکن بیع اوسی سے صادر ہو جو اہل ہو یعنے عقلمند اور تمیزدار ہو یا اوسکے طرف نسبت

کرین جو قابل اوسکے حکم کے ہو -

(مادہ ۳۶۲) جب بیع کے رکن مین خلل ہو باطل ہی - جیسا بیع مجنون کی -

(مادہ ۳۶۳) جو شے کہ حکم بیع اوسپر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بھی ہو - پس جو شئے کہ معدوم ہی یا اوسکے دینے پر قدرت نہو - یا وہ مال قیمتی نہو تو - بیع باطل ہوگی -

(مادہ ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصد ور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہین کہ بیع مشروع نہین ہو سکتی ہی مثلاً مبیع معلوم نہین یا کہ مجہول ہی (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑا بے تعین بیچا ہے) یا قیمت مین خلل ہو (مثلاً یہہ بیان نہوا کہ روپیہ حالی ہی یا چلنی مطلق روپے کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہی کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو - یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو - اور مبیع مین حق غیر بھی نہو -

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہوجای تو - بیع جایز ہوگی اور مشتری مبیع مین اوسوقت تصرف کرسکتا ہی -

(مادہ ٣٦٧) جب بیع مین کوئی خیار پایا جاوے تو بیع لازم ہوگی

(مادہ ٣٦٨) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہی —

فصل دوم بیع کے قسمون کے احکام کے بیان مین —

(مادہ ٣٦٩) بیع منعقد کا یہہ حکم ہی کہ مشتری مبیع کا مالک اور بایع ثمن کا مالک ہو جاتا ہے —

(مادہ ٣٧٠) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہی اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت رہیگی اگر بے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا —

(مادہ ٣٧١) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہو جائیگا — اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوس پر ضمان آئیگا — یعنے اگر مبیع مثلی ہی تو اوس پر مثل کا دینا لازم ہوگا — اگر قیمتی ہی تو اوس دن کی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تہا —

(مادہ ٣٧٢) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہی — مگر جب مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسری کے ہاتھہ بیچدی یا کسی کو ہبہ یا مشتری نے اپنا کچھہ مال اوسمین بڑہا دیا — مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین مین درخت لگای یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا — مثلاً

گیہون کو پیسکر آٹا کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہو گیا —

(مادہ ٣٧٣) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہو جای — اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے مبیع روک رکھیگا —

(مادہ ٣٧٤) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہی —

(مادہ ٣٧٥) جب بیع لازم نافذ منعقد ہو وی تو کسیکو یہہ اختیار نہین ہی کہ اس سے پہر جاوے —

(مادہ ٣٧٦) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہی اوسیکو حق فسخ ہی

(مادہ ٣٧٧) بیع موقوف مین جب اجازت ہو جاوے تو حکم بیع کی مفید ہوگی

(مادہ ٣٧٨) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہوگی — اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہی کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہون — اگر ایک بہی انمین سے ہلاک ہو گیا تو اجازت صحیح نہوگی —

(مادہ ٣٧٩) بیع مقایضہ مین دونو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین کہ اون مین مبیع کی شرائط کا اعتبار ہوگا — اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری کو و مشتری بایع کو معاً مال ادا کرین —

فصل سوم بیع سلم کا بیان —

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے مشتری بایع کو کہے کہ مین نے اسقدر قرش تجکو سلم (پیشگی) دیئے کہ اسکو کیل گیہون دیگا۔ اور اوسنے قبول کرلیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا مین منعقد ہوتی ہی جو مقدار اور وصف سے متعین ہوسکین مثلاً جیدؔ (کھرا) ہونا اور خسیس یعنے (کھوٹا) ہونا

(مادہ ۳۸۲) مکیلات اور موزونات اور گزسے ماپنی کی چیزون کے کیل اور وزن اور گزسے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنتے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جازم اور قرش یہہ سب گزسے ماپنے کے چیزین ہین انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لئے جنس کا بیان ہونا شرط ہی مثلاً گیہون یا چاول یا کہجور — اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہی مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہماری عرف مین بعل کہتے ہین۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا

پانی دیا گیا ہو کہ جسکو سقے کہتے ہین اور بیان وصف بھی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار قیمت کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کہ کب اور کس جگہہ پہونچا دی بیان ہونا ضروری۔

(مادہ ۳۸۷) اور سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہی کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کردی جاوے۔ اگر بے ادا سے قیمت دونون نے برخاست کی تو بیع سلم فسخ ہوگئی۔

فصل چہارم استصناع کے بیان مین۔

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کرلیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہوگی مثلاً مشتری نے اپنا پاون موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا جوتیکا سختیان کا اتنے قرش کو بنا دی۔ اور موچی نے قبول کرلیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجھکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کردیا اور بڑہائی نے بھی اوس بات کو قبول کرلیا تو بیع استصناع منعقد ہوگی۔ یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنادو کہ ہریک کی قیمت اتنی قرش ہوگی۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کردے کارخانے والے نے قبول کرلیا۔ بیع استصناع ہوگئی۔

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہی اوسمین استصناع صحیح

ہوگا جیسین کہ استصناع جاری ہنین ہی اور مدت بھی بیان ہوی تو یہہ بیع سلم ہوگی
اوسکی سب شرطون کا لحاظ کیا جایگا اور اگر مدت بھی بیان ہنو تو بھی بیع
استصناع تصور ہوگی —

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع مین اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف
اور تعریف کردینا ضرور ہے —

(مادہ ۳۹۱) استصناع مین وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہین ہے

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہوچکی تو ہر کسی کو یہہ اختیار نہین ہی
کہ اوس سے پھر جاوی — بر مصنوع اگر موافق اوس اوصاف کے نہو جو بیان ہوے
تھے مستصنع کو اختیار ہی کہ جاہے لے یا نلے —

فصل پنجم بیع مریض کے احکام —

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین کچھ مال ایک وارث
کے ہاتھہ بیچا تو یہہ بیع سب وارثونکی اجازت پر موقوف رہیگی — اوسکے
مرنیکے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہی ورنہ نہین —

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنی مرض موت مین کسی اجنبی کے ہاتھہ کوی
چیز ثمن مثل کے عوض بیچی تو یہہ بیع صحیح ہی — (ثمن مثل یعنے اس جیسی چیز کی
قیمت اسی قدر ہوسکتی ہی) اور اگر ثمن مثل سے کم پر بیچے اور مبیع مشتری کو
دیدی تو یہہ محابات ہی اسمین ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال سے اوسکی

قیمت پوری ہوجاے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے
اور وارثون کو دیدے اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین
فسخ کردینگے . مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہی جو ڈیڑھ ہزار
قرش کی ہے اس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتھہ جو وارث نہین ہے
ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مر گیا — اور اوس حویلی کی اصل
مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی رہے تو یہہ بیع صحیح ہے وارث
فسخ نہین کرسکتے — اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچی کہ یہہ محابات کا
نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اونکے
مورث نے محاباۃ دے طلب کرین اگر اوس نے دیدے تو میت کا ترکہ ہی
وارثونکو اوسکا فسخ نہین پہونچتا اور اگر اوس نے ندئے تو وارث بیع فسخ
کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محاباۃ قیمت سے کم کو بیچنا ہے)

(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے
کم کو بیچا — اور قرضدار مر گیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گھرا ہوا ہے تو سب
قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ مین داخل کرینگے اگر مشتری نے
ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان مین

(مادہ ۳۹۶) جیسا بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلے

اسیطرح ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جایز نہین ہے کہ مبیع
دوسرے کے ہاتھ بیچ سکے -

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر یہہ شرط کر لین کہ بیع کے
نفع مین سے کسی قدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے - مثلاً دونون اسپر راضی ہوگئے
کہ انگور کا نفع دونون کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا مین قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا
قرض بایع پر ہے اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوگئی تو مشتری کا قرض بھی ساقط ہوگیا

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے
پاس تلف ہوگئی تو بقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہوگیا مشتری
اپنا باقی قرض بایع سے لیگا -

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زاید ہے اور مشتری کا قرض کم اور مشتری کے پاس
مبیع تلف ہوگئی تو جتنا قرض ہے قیمت مین سے ساقط ہوگیا باقی قیمت مشتری بایع کو دیگا
اگر مشتری کی تعدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھہ نہ دیگا -

(مادہ ۴۰۲) اگر بایع یا مشتری مرجاوین تو اونکے وارث فسخ کر سکتے ہین

(مادہ ۴۰۳) جبتلک بیع بالوفا مین مشتری اپنا قرض پورا نہ لے لیوا ور قرض
خواہ مبیع اپنی قرض مین نہین روک سکتے ہین -

کتاب دوم اجارہ کے بیان مین اور اوسمین ایک مقدمہ اور آٹھہ باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو اجارہ سے متعلق ہین -

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہین منفعت کے بدلے
جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گھر مین جو رہنے کا فایدہ حاصل کیا اوس کے
بدلے جو دینا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہین اور استیجار
کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہین -

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار
کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح مین یہہ معنی ہین
کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض بیچین -

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے
خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اور سکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار
نہین ہے -

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے
اعتبار ہوتا ہے -

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ مین وقت عقد سے اعتبار نہین ہوتا ہے
بلکہ اوس وقت آیندہ سے کہ آپس مین مقرر کیا گیا مثلاً یہہ حویلی اتنے روپیہ کو

اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آیندہ سے اوس کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے ہین (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہین۔ اور موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اوس مین اپنا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو کھین لیجانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مثل وہ کہ آنکنے والے اور رجا نچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کردین۔

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس مین مقرر کر لیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال (فایدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو)

جو چیز کرایہ دینے کے لئے مقرر کیگئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئی ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً کرسیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنی واسطے کوئی شے بنائی اور پھر لوگون کو اطلاع دی کہ یہہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ شے معد للاستغلال ہوگی۔

(مادہ ۴۱۸) جو شخص انا کو نوکر رکھے اوسکو مسترضع کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۹) آپس مین منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً ایک حویلی مین ہر شریک ایک سال رہا کرے۔

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۴۲۰) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جسپر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے۔ قسم اول کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا قسم دوم وہ اجارہ کہ جس مین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ ماجور اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ

والونکا نوکر رکھنا جیسا درزی سے کپڑے سلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے ۔

(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ فقط مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم ماہوار دار ۔ دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کرسکتا ہے ۔ مثلاً پلا اوٹھانے والے یا درزی یا دلّال اور رنگریز اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ کی کشتی والے یہہ سب اجیر مشترک ہین کہ ایک شخص کے ساتھہ مخصوص نہین ۔ بلکہ ہر شخص کا کام کرسکتے ہین ۔ اگر یہہ اجیر مشترک عقد کرے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمّال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہوجاتے ہین جب یہہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھاینگے اور کسی کو کرسیان ندینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی مین نہ بٹھاینگے ۔

(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھہ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکھہ سکتے ہین ۔ مثلاً ایک گانون کے سب لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہون نے یہہ اجازت دی

کہ اور لوگون کے بھی جانور چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہوجائگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکردے مستحق اجرت نہ ہوگا

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجالاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہ ہوگا ۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی چیز لے تو وہ وہی کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہہ کہ اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ وہی کام کریگا جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس مین نہ کرسکیگا کہ اوس سے زیادہ مضرت ہوگی

(مادہ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھرالینا اور مقرر کرلینا ضرور ہے ۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہین کرواسکیگا ۔

(مادہ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب ہووے تو اوس مین مقرر کرنا لغو ہے مثلاً گھر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے

(مادہ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے

خواہ وہ حصہ قابل قسمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہیں دے سکتا ہے اور
مہایات کی صورت مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین خلل نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا۔

(مادہ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہین۔

(مادہ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دے سکتا ہے ان مین سے اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کرے تو اوسی سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جاوے گا جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے متعلق ہین۔ اس مین چار فصل ہین۔ فصل اول

رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال کئے جاتے ہین وہ ایجاب و قبول ہین۔ مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور مین نے اجارہ لیا۔ اور مین نے قبول کیا۔

(مادہ ۴۳۵) جیسی بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہی ویسا ہی اجارہ بھی اور صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہو گا مثلاً مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صور تو مین منعقد نہو گا

(مادہ ۴۳۶) جیسا رو برو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہی ویسا ہی خط و کتابت سے بھی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہی جو معروف ہی

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بھی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافرون کے فرودگاہ مین گھوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گھوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بھی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور متعین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھ قرش پر راضی ہو تو رہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بھی پچاس قرش دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بھی نہ نکلا تو اوس کو ساٹھ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ

رہا تو اشتی قرض واجب الادا ہو نگے اور اگر دونون اپنے اپنے کلام کرتے رہے اور مستاجر اوس مین رہتا رہا تو اجرت مثل لازم ہوگی

(مادہ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس مین گفتگو کرتے ہے ایک نے کہا زیادہ کرو ایک نے کہا کچھ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابہی وقت نہین آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہین ہے

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہوچکا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کرایہ پر کچھ اور بڑہا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی زمین اجر مثل سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے

(مادہ ۴۴۲) مستاجر بوراثت یا بہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زایل ہوگیا

(مادہ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جایز نہین ہو سکتا ہی تو اجارہ فسخ ہوگا مثلا شادی کے پخت کیواسطے باورچی ٹہہرایا گیا اور دولہ مرگیا یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت مین درد تہا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا یا انا مرگئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مسترضع مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطوںمین

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہی کہ دونو صاحب عقل و تمیز ہون

(مادہ ۴۴۵) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود بہی اس چیز مین تصرف کرسکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہی اگر اصل مالک بچہ ہی یا دیوانہ تو ولی اور وصی با جر مثل اجارہ دے سکتے ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بہی ہین کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنے کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر انمین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قایم نرہیگا

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہی

(مادہ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہی دو دوکانونمین سے ایک دوکان بے تعیّن کرایہ دینا صحیح نہوگا

(مادہ ۴۵۰) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہی

(مادہ ۴۵۱) منفعت یعنے معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو

(مادہ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہوجاتی ہی کہ حویلی

اور دوکان اور انا کے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے

(مادہ ۴۵۳) اور گھوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ آپ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لاد کر لیجاینگے اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا بھی ضرور ہی

(مادہ ۴۵۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہی کہ کس کام کے لئے اور کتنی مدت کے لئے لیتے ہین اگر زراعت کے لئے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہی کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہی کہ جو چاہین بوئین

(مادہ ۴۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اوسکی مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگریز کو کپڑا دکھانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ بھی کہنا

(مادہ ۴۵۶) اور بوجھ اٹھانے کے لئے بوجھ دکھلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجھ اتنی دور لیجانا ہے

(مادہ ۴۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین بھی ہو ورنہ جو گھوڑا کہ بھاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جا سکتا ہی

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۴۵۸) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا

مجنون ہو گیا تو اجارہ فسخ نہوگا

مادہ (۴۵۹) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہی مگر یتیم اور وقف کے مال کی اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہی

مادہ (۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہون مگر صحت کے کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہی

مادہ (۴۶۱) اجارہ فاسد بھی جاری ہوتا ہی مگر اجرت مثل لازم ہوگی نہ وہ اجرت کہ مقرر کئے گئے ۔

مادہ (۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اسی سی ہوتا ہی کہ اجرت مجہول ہو تو اس صورت مین اجرت مثل جسقدر ہو دلائے جاوی اور کبھی اس سے ہوتا ہی کہ شرائط صحت موجود نہین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سی زاید نہ دلائین گے

باب سوم اجرت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان مین

مادہ (۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہو سکتی ہین وہ اجارہ مین بھی ہو سکتی ہین اور اجارہ مین وہ چیزین بھی ہو سکتی ہی جو ثمن نہین مثلاً باغ جو کرایہ لیا اور کرایہ مین اسکے گھر رہنے کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا۔

مادہ (۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے

مادہ (۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہی تو اوسکا وصف اور اوسکے مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات متعاریہ کا اور ایسی چیزون کے اوٹھا لیجانے مین محنت ہوتی ہی اور خرچ بھی لگتا ہی تو انکو وہین پہونچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہی اور اگر کر

جگہہ بیان نہین ہوئی اور ماجور زمین ہی تو جہان زمین ہی وہین حاضر کردے اور اگر کوئے کام ماجور ہے تو کام کی جائی پر پونہچادی اور اگر ماجور کوئے اوٹہا کے لیجانی کے چیز ہے تو بجای عقد حاضر کردی اور اگر ایسی چیزین ہین کہ اونکی اوٹہا لیجانے مین نہ محنت ہی اور نہ خرچ ہی تو وہان پونہچایا جاوے کہ جہان موجر پسند کری۔

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہی اور اجرت کا کیونکر مستحق ہوتا ہے

مادہ (۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہین ہے۔

مادہ (۴۶۷) اگر مستاجر نی اجرت جلد دیدے تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا اور مستاجر واپس نہین لے سکتا ہے۔

مادہ (۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکہنا چاہیے کہ کیا چیز ہی منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونو صورتون مین مالک اور کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین تبی ماجور نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا یعنی دونو اونکو طلب اجرت پیشگی جایز ہی اگر نہ دیوی تو عقد اجارہ فسخ کرسکتی ہین۔

مادہ (۴۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گہوڑا کرایہ لیا کہ فلان جای تک جاکر آئین گے جب وہان تک جاکر اس جای تک واپس چلے آئے کہ جہان سے جانا ٹہرا تہا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا۔

مادہ (۴۷۰) جب اجارۂ صحیحہ مین منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی پر منفعت

نہ لے تب بہی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گہر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا کرایہ لازم ہوگا گو اوسمین نہ رہے۔

مادہ (۴۷۱) اجارہ فاسدہ مین منفعت لینی پر قدرت نہین ہوسکتی ہے اور بے حصولِ منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا۔

مادہ (۴۷۲) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال مین لایا اور وہ چیز معد للاستغلال ہے تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہین یعنی معد للاستغلال بہی نہین ہے اور صاحبِ مال نے اپنی چیز طلب کی پر یہہ اوسکو استعمال کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا تو گویا اجرت دینی پر راضی تھا۔

مادہ (۴۷۳) عاقدین جو شرط کرین تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہوگے۔

مادہ (۴۷۴) اگر تاجیل یعنے ادای اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہو گئی تو آخر مستاجر کو ماجور دیوی یا کاریگر اپنا کام پورا کردیوے اور مدتِ مقررہ پر اجرت ادا کیجاوے۔

مادہ (۴۷۵) اجارہ مطلقہ مین اولاً آجو شے ماجور مستاجر کو دیدی یا کاریگر اپنا کام کردے یعنے اوس اجارہ مین کہ کوئے شرط تاجیل اور تعجیل وغیرہ نہوی ہوا اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو۔

مادہ (۴۷۶) جس وقت تک ادار اجرت ٹہرا ہے مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ

تو لازم ہے کہ انقضائی زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے —

مادہ (۴۷۷) لزوم اجرت کی لئی ماجور دیدینا شرط ہے یعنی جس وقت سی کہ شئے ماجور مستاجر کو پونہچ گئے اجرت بہی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچہ زمانہ عقد کا گزرا تو اجرت لازم نہوگے —

مادہ (۴۷۸) اگر شئے ماجور ایسے ہوگئی کہ اوس سی انتفاع بالکل نہین ہوسکتا ہے تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گر گیا اور جب تک کہ تعمیر ہووی نہانا نہین ہوسکتا ہے اس لئی ان ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکے کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوگے پر مستاجر نے چکے خانہ سی کچہ اور فائدہ سوا آٹا پسوانے کے لیا تو اوسکے اجرت اوسپر لازم ہوگے —

مادہ (۴۷۹) دوکان پر کرایہ لے کر قبضہ کیا اور چند دن تک کساد بازار رہی تو اتنی دنون کا کرایہ دیگا یہہ نہوگا کہ یہہ کہی کہ دوکان بند ہوگئی اور میرا کام نہ چلا —

مادہ (۴۸۰) کشتی کرایہ لے اور سوار ہوکر کسی گہاٹ تک گیا اور اتنی مدت معینہ گزر گئے تو آنی تک جو مدت زاید ہوگئے اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا —

مادہ (۴۸۱) ایک شخص نی اپنا گہر کسے کو بے کرایہ دیا کہ اسکے مرمت کرتی رہے

اور اسمین رہا کرو تو یہ عاریت ہی اور جو کچہ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت مین شمار ہوگا اور جو بلے والا کرایہ اتنی مدت کا نہ لے سکیگا —

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئی اپنی پاس روک سکتا ہی یا نہین روک سکتا ہے

مادہ (۴۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہی اگر اجرت قرار نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئی روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہی اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہوجاوے تو مالک اوس سی ضمان نہ لیگا —

مادہ (۴۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہی مثلاً حمال یا ملاح انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کی لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف ہوگئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکہین کہ حمال جس وقت پلہ اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہی پس اپنی پاس سے اجرت حمال کے دیکر وہ قیمت لیلیوی اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا تو اوس وقت پلہ کے جو قیمت ہوگے وہ لیلیوے اور اجرت ندیوی —

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین +

مادہ (۴۸۴) مالک اپنا مال دوسری کو ایک مدت کی لئے اجارہ دیسکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال —

ماده (۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

ماده (۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچھ ذکر نہین آیا تو وقت عقد سی اعتبار کیا جاویگا

ماده (۴۸۷) جب یہہ جایز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دیجاوی اور ہر مہینی کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بہی جایز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو۔

ماده (۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینی کی لی کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کی لئی تو یہہ اجارہ ماہیانہ ہی اور اگرچہ کوئے مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینی کا دینا ہوگا

ماده (۴۸۹) اگر ایک ہی مہینی کے لی کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گزر گئے تو باقی دن جو رہے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا۔

ماده (۴۹۰) اگر چند مہینون کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینی مین سی کچھہ دن گزر چکی تہے تو اوس مہینی کے باقی دن ماہ آیندہ کے کچھہ دنون کے ساتھہ لگا کر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینی کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئی جائین گے ۔

ماده (۴۹۱) جب بہت مہینون کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تھا یعنی اوسکے کچھہ دن گزر چکے تہے تیس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دن کا حساب ہوتا رہے گا ۔

ماده (۴۹۲) جب کسی مہینی کے شروع پر ایک سال کے لئی کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینی شمار ہونگے ۔

ماده (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوس وقت کیا گیا کہ اوّل مہینی کے کچھہ دن گزر چکی تہی تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینی شمار کئے جاوینگے ۔

ماده (۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سی کرایہ لی گئی اور مہینون کا شمار معلوم نہین کہ کتنی مہینی کے لئے ہی تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا تو دونونکو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب مین اجارہ فسخ کرین پر جب یہہ روز اوّل اور اوسکی شب دونو گزر گئے تو اجارہ فسخ نہین ہو سکتا ہے اور اگر مہینی کے اندر ایک نی کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی فسخ ہوگا اور اگر مہینی کے اندر کہا کہ ماہ آیندہ سی مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آیندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینی کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اوسکا اجارہ فسخ نہین ہو سکتا ہے ۔

ماده (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا ۔

ماده (۴۹۶) اگر ایک بڑہی کو ٹہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روز عقد سے دس دن مقرر ہونگے اور اگر موسم گرمی کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوی کہ یہہ کونسے مہینی مین کونسے دس دن کام کریگا ۔

مادہ (۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

مادہ (۴۸۶) اور اگر وقتِ عقد کچھ ذکر نہین آیا تو وقتِ عقد سی اعتبار کیا جاویگا

مادہ (۴۸۷) جب یہہ جائز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دیجاوی اور ہر مہینی کا کرایہ مقرر ہوا ایسا ہی یہہ بہی جائز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو۔

مادہ (۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینی کی لی کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کی لئی تو یہہ اجارہ ماہیانہ ہی اور اگرچہ کوئے مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینی کا دینا ہوگا

مادہ (۴۸۹) اگر ایک ہی مہینی کے لی کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گزر گئے تو باقی دن جو رہے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا۔

مادہ (۴۹۰) اگر چند مہینون کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینی مین سی کچھ دن گزر چکی تہے تو اِس مہینی کے باقی دن ماہِ آیندہ کے کچھہ دنون کے ساتھہ لگاکر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینی کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئی جائین گے ۔

مادہ (۴۹۱) جب بہت مہینون کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تھا یعنی اوسکے کچھہ دن گزر چکے تہے تیس دن لگالئے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دن کا حساب ہوتا رہے گا ۔

مادہ (۴۹۲) جب کسی مہینی کے شروع پر ایک سال کے لئی کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینی شمار ہونگے ۔

مادہ (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوسوقت کیا گیا کہ اوّل مہینی کے کچھہ دن گزر چکی تہی تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینی شمار کئے جاوینگے ۔

مادہ (۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سی کرایہ لی گئی اور مہینون کا شمار معلوم نہین کہ کتنی مہینی کے لئے ہی تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا تو دونونکو اختیار ہے کہ ماہِ نو کے روزِ اول یا اوسکے شب مین اجارہ فسخ کرین پر جب یہہ روزِ اوّل اور اوسکی شب دونو گزر گئے تو اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے اور اگر مہینی کے اندر ایک نی کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی فسخ ہوگا اور اگر مہینی کے اندر کہا کہ ماہِ آیندہ سی مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہِ آیندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینی کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرفِ شہر کے کام کرتا رہیگا۔

مادہ (۴۹۶) اگر ایک بڑہی کو ٹہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روزِ عقد سے دس دن مقرر ہوینگے اور اگر موسم گرمے کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوی کہ یہہ کونسے مہینی مین کونسے دس دن کام کریگا۔

یہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ یہہ تعین کچہ ضرور نہین ہے

باب پنجم خیار کی بیان مین اور اسمین تین فصل ہین فصل اول خیار شرط کی بیان مین

مادہ (۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جایز ہوتا ہے ویسا ہے اجارہ مین بہی جایز ہوتا ہے اور اجارہ دیی مین اور لینی مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنی دن کے بعد جایز کرینگے یا فسخ کرینگے۔

مادہ (۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہے فسخ کری یا جایز۔

مادہ (۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جایز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجر جو صاحب خیار ہے ماجور مین مالکانہ تصرف کری تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے

مادہ (۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سی پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہوگیا اور اجارہ لازم ہوگیا۔

مادہ (۵۰۱) مدت خیار کی وقت عقد سے معتبر ہوگے۔

مادہ (۵۰۲) جس وقت سی کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجازت شروع ہوگئے

مادہ (۵۰۳) اگر زمین اِس شرط پر کرایہ لے گئے کہ اتنی گز ہے یا اتنی دو تم ہے دو تم مکسر کو بولتی ہین اور اوس مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا پر مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہی اجارہ فسخ کر دیوی۔

مادہ (۵۰۴) اگر زمین اِس حساب پر دی گئی کہ فی دو تم اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب

دو تم دینا لازم آئیگا۔

مادہ (۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کے گئے ہے اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگے مثلاً ایک شخص نی درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہے کتر کے سے دیوی یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کر دی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا۔

مادہ (۵۰۶) اجرت مین کم و بیشی ہونا جایز ہے کہ ایسے صورت مین اتنی اجرت اور ایسے صورت مین اوتنی اجرت تو دو وجہہ بیان ہوتا ہین اور یہہ باعتبار کام کے اور مزدور کے اور بوجہ کے اور مسافت کی اور زمانے کے اور مکان کی اعتبار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی ہے اجرت دیجائینگے مثلاً درزے کو کہا کہ اگر باریک سیویگا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہون لادیگا تو یہہ کرایہ ہے اور لوہا لادیگا تو یہہ کرایہ ہے جو چیز لاد کر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ چو رنگی تک اتنا کرایہ اور اورنہ تک اتنا اور قلبہ تک اتنا اور ایسی ہے سرائی والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دونگا اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ مین رہے گا

اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہے درزی سے کہا کہ آج جبہ سیدی تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کردیگا ویسی اجرت پائیگا —

فصلِ دوم خیار رویت کی بیان مین

مادہ (٥٠٧) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے —

مادہ (٥٠٨) ماجور کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے —

مادہ (٥٠٩) بی دیکھی اگر زمین کرایہ لی تو دیکھنی پر اوسکو اختیار حاصل ہے —

مادہ (٥١٠) کرایہ لینی سے پہلے گھر دیکھہ چکا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر گر جانے سے ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہین ہوسکتا ہے تو اختیار حاصل ہے —

مادہ (٥١١) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنی سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزے سے یہہ چوکایا کہ میرا جبہ سی دے تو درزے کو کپڑا اور شال دیکھہ کر اختیار ہوگا کہ قبول کری یا فسخ کری —

مادہ (٥١٢) اور جس کام مین چیز کے بدلنی سے فرق نہین ہوتا ہے اوس مین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولی نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہین دیکھی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے —

فصلِ سوم خیار عیب کی بیان مین

مادہ (٥١٣) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہے اجارہ مین بہی ہے —

مادہ (٥١٤) جس عیب سی کہ منافع مقصود فوت ہو جائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین

اختیار فسخ ہوتا ہے مثلاً گھر کے گر جانی سے اور چکی کے پانے موقوف ہونے سے منفعت بالکل زایل ہوتے ہے یا حویلے مین سے ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہین ہوسکتا ہے یا گھوڑے کے پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع مین خلل نہین پڑتا ہے مثلاً حویلے مین ایک کوٹہرے گر گئے مگر برف یا بارش سے محفوظ ہے یا گھوڑے کے ایال یا دم کٹ گئے تو اس سے منافع مین کچھہ خلل نہین ہوسکتا ہے تو اجارہ مین کچھہ خلل نہوگا —

مادہ (٥١٥) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وقتِ عقد موجود تہا یعنے موجب خیار ہوگا —

مادہ (٥١٦) اگر مستاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو مستاجر کو اختیار ہے کہ عیب داری کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوی یا اجارہ فسخ کرے —

مادہ (٥١٧) اگر آجر نے عیبِ نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کردیا تو مستاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے مستاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے —

مادہ (٥١٨) مستاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہے اور اوسکے غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کردیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہی فسخ کرسکتا ہی اور

کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کری یا نکرے جیسا مادہ (۴۶۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے
ایسی جا گر گئی کہ رہنا نہین ہوسکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہی مگر بہتر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو
فسخ کرتا اور اگر بے خبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گویا نکلا ہی نہتہا اور اگر
گھر بالکل گر گیا تو کچہہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کرسکتا ہے
اور کرایہ بھی لازم نہوگا —

مادہ (۵۱۹) اگر حویلے کی ایک دیوار یا ایک کوٹہرے گر گئے اور فسخ نکیا اور ویسا ہی
رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا —

مادہ (۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیان کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چہوڑ دیگا

مادہ (۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلے اس شرط سے لے کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے
اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرایہ مقررہ پر قایم رکہے
پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکہے اور کرایہ کم دیوے —

باب ششم ۶

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارے سے متعلق ہین

مادہ (۵۲۲) حویلے اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہی اور یہہ ذکر کہ کون بیٹہیگا کچہہ ضرور نہین ہی

مادہ (۵۲۳) جس نے اپنی حویلے یا دوکان کرایہ دے اور اسمین اوسکا اسباب ہے
اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپر واجب ہی کہ گہر یا دوکان خالی کری اور مستاجر کو سونپ دے

مادہ (۵۲۴) زمین کرایہ دے پر نہ یہہ بیان ہوا کہ کیا بوئین گے اور نہ یہہ
بیان ہوا کہ جو چاہین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنی سے
پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہوگئے تو اجارہ فاسد صحیح ہوگیا —

مادہ (۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لے کہ جو چاہے بوی تو اوسکو
اختیار ہے کہ سال مین دو بار بوے گرمے مین ایک بار اور سردی مین ایک بار
(آبی) (تابی) (خریف اور ربیع —

مادہ (۵۲۶) ابہی کہیتی پکنے نہ پائے تہے کہ مدتِ اجارہ تمام ہوگئے
تو کہیتی جب تک نکے چہوڑ دی جائے اور جتنی دن زیادہ ہونگے اوسکا
اجرِ مثل دیگا —

مادہ (۵۲۷) گہر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام کے
لئی کرایہ لیتے ہین پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے —

مادہ (۵۲۸) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گہر کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہو کہ کس کام
کے لئی لیا گیا ہے اور خود ہے رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بہی صحیح ہے کہ
کسے اور کو رکہے یا اوس مین ایسے چیزین بنلے یا ایسی کام کرے جو بنا کو
ضرر نہ پہونچے مگر باجازت مالک اور گہوڑے اور گدہی کا باندہنا جیسی
بلدہ مین عرف اور رواج ہے —

مادہ (۵۲۹) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسی منفعت مقصود مین خلل ہوجاتا ہے

موجر کے ذمہ ہے مثلاً چکے کا پاک کرنا یا رہانا چکے والے کے ذمہ ہے اور ایسا ہے گہر کے تعمیر اور پانے کے رستون اور نالیون کے درستی اور جو چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سے متعلق ہین سب حویلے والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو مستاجر کو اختیار ہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر حویلے وقت کرایہ لینی کے یہے ایسی تہے کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکھہ بہے لیا تہا تو گویا وہ اسپر راضی ہوگیا تہا اب اوسکو جایز نہین ہے کہ اس عیب سی وہان سے نکلے اور اگر مستاجر نی اپنی پاس سے خرچ کرکے یہہ سب درست کئی تو تبرع واحسان ہے موجر سے نہین لے سکتا ہے

مادہ (۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سی حویلے مین ایسی تعمیر کے کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہو کے کہ اوس سے خلل نہین ہوسکتا ہے مثلاً چہت پر اینٹین بچہائین کہ بارش سی محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سے لیگا اگرچہ اون مین یہہ شرط نہ ٹہرے تہے اور اگر ایسی تعمیر کے کہ اوسے کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سے نہ لی سلیگا ــ

مادہ (۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچہہ بنا کے یا درخت لگائی تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعدِ انقضائے مدتِ اجارہ کے بنا اور درخت اوکہاڑ دے یا اونکے قیمت دیدے اور اونکو رہنی دے ــ

مادہ (۵۳۲) مدتِ اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۳۳) مستاجر اگر شے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین ہے کہ منع کر سکے تو حاکم کے پاس رجوع کرکے فسخ کرے

فصلِ دوم اسباب کے اجارہ دینی مین

مادہ (۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیا منقولہ بہی مدتِ معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین ــ

مادہ (۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئی کہ پہنکر کہین جای گا سو گیا تو نہین پر اپنی گہر مین پہنا یا نہ پہنا کرایہ دینا لازم ہوگا ــ

مادہ (۵۳۶) اگر صرف اپنی پہنے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسے اور کو نہین پہنا سکتا ہے ــ

مادہ (۵۳۷) زیور بہے مانند لباس کے ہے ــ

فصل سوم گہوڑی اور گدہی کی کرایہ کی بیانمین

مادہ (۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہے یہہ شرط بہے کرنا جایز ہے کہ فلان جاے معین تک پونہچا دینا ــ

مادہ (۵۳۹) ایک گہوڑا جائے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کری چاہی اجارہ فسخ کری اور

اتنی دور تک جانی کا کرایہ دیدیوے —

مادہ (۵۴۰) ایک گھوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجھہ فلان مقام تک پونہچادے
اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گھوڑی والی کا ذمہ ہی کہ دوسری گھوڑے پر لادکر پونہچاوے

مادہ (۵۴۱) بے تعین گھوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین
نہوا بر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے بہے قبول کرلیا تو صحیح ہے اور
اگر یہہ ٹہرا کہ کسے قسم کا گھوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے
جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹھرایا کہ فلان جای تک پونہچانی کے لئے گھوڑا دیدیوے
تو کرایہ والے کے ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پھونچادیوے —

مادہ (۵۴۲) اجارہ مین صرف خطہ یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا
جب تک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ تونسہ تک یا
عراق تک جامین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے
پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے
اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے —

مادہ (۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع مین ایک بڑا دوسرا چھوٹا بے
تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثلے دیگا
مثلاً اسلامبول سے چکمجہ کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا

مادہ (۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شہر مین

اوسکے گھر تک پونہچانا ہوگا —

مادہ (۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہان سے آگے نہ جاسکیگا اور
اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گھوڑا واپس لادیوے اگر تلف ہوگیا تو
ضمان دیویگا —

مادہ (۵۴۶) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف
ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسلمیہ ٹہرا کر تکفور طاغ چلا گیا —

مادہ (۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئے راستہ ہین تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس
راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کے آمد و رفت
ہووے اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے
راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گھوڑا تلف ہوگیا
تو ضمان دیویگا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا —

مادہ (۵۴۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال مین لایا اور شی ماجور تلف
ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سی زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہین ہے —

مادہ (۵۴۹) گھوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا
صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہے کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہی سوار کرے —

مادہ (۵۵۰) اگر گھوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اوسپر کوئے چیز لادنا جایز نہین ہے
اگر کچھہ اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی) دیکھو مادہ (۸۶)

مادہ (۵۵۱) جب یہہ ٹہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

مادہ (۵۵۲) اور اگر یہہ ٹہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوپر کسے دوسری کو سوار نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۳) جس اجارہ مین نہ تعین ہوا اور نہ تعمیم ہوا اجارہ فاسد ہے اور فسخ سے پہلے اگر تعین ہو جائی تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بے تعین اوپر سوار نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۴) اسباب کے لاونے کے لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکی باندہنی مین اور رسے اور مقدار کٹہرے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

مادہ (۵۵۵) بوجہہ کے مقدار متعین نہین ہووے نہ بذکر اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہہ لادا جاتا ہے۔

مادہ (۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہین ہی اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۷) اگر مالک نے مارنے کے اجازت دیدے اور اس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہے کہ پٹیہ پر مارتے ہین اس نے سر پر مارا اور مر گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۸) جو گہوڑا بوجہہ لادنی کے لئی کرایہ لیا اوپر سوار ہونا جایز ہے

مادہ (۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور اسنی اوس سی ہلکے چیز

یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹہرے تہے اوس سے زیادہ مضرت کے چیز لادی تو جایز نہین ہے مثلاً یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل گیہون لادین کے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہون پانچ کس لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادے یا یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل جو لادین کے تو پانچ کیل گیہون لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹہرا تہا کہ سوا وقیہ روے لادین کے تو سوا وقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا۔

(اوقیہ چالیس درم ہے)

مادہ (۵۶۰) بوجہہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے

مادہ (۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پلانے گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تو تبرع ہے مالک سے نہین لے سکیگا۔

فصل چہارم ادمی کا نوکر رکہنا

مادہ (۵۶۲) خدمت کی لئے یا کسے کام کے لئے ادمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اِس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر بابِ دوم کے فصلِ سوم مین گزرا۔

مادہ (۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکرے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین۔

مادہ (۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے مین تجکو خوش کرونگا اوسنے کر دیا تو اجر مثل دیگا۔

مادہ (۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکرون سے خدمت لے گئے اگر ان لوگونکے اجرت معلوم ہو تو وہ دیگا ورنہ ہر ایک کے اجرتِ مثل دیگا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اونسے کام لینا بہی ایسا ہے ہے۔

مادہ (۵۶۶) اجارہ اِس طور پر ٹھہرا کہ مزدور کو قیمت والی شے بے تعین دین گے تو اجرِ مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ اتنی دن کے خدمت مین دوگای دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ آنا کے لئے لباس تقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمتِ اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے

مادہ (۵۶۷) اگر خدمتگار کو کچہہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہوگا

مادہ (۵۶۸) اوستاد جو تعلیمِ علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکی لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور اوستاد جو اِس مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحقِ اجرت ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہین

مادہ (۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کریں اور اجرت کا کچہہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑہ چکا اور اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواجِ بلدہ کے دیا جاویگا۔

مادہ (۵۷۰) امام یا موذن یا معلم جو گانوُن والون نے مقرر کیا وہ سب اوسکے اجرت دین گے۔

مادہ (۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود ہی کریگا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصلِ اجیر ضمان دیگا مثلاً درزی کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اور اگر وہ دوسرے سے سلوایگا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔

مادہ (۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچہہ تعین نہین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے۔

مادہ (۵۷۳) مستاجر کا اجیر کو یہہ کہدینا کہ یہہ کام کردو عقد مطلق ہے مثلاً درزی سے کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سیدے یا کسی سے سلوادے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزی سے سلوادیا جایز ہے اور اگر بے تعدی تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا۔

مادہ (۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاکہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے۔

مادہ (۵۷۵) پلہ والا گہر کے اندر پلہ پہونچا دیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکے جاتے مین بہی ڈالدے یعنے غلہ وغیرہ انبار کو ٹہے وغیرہ جو غلہ رکہنی کیلئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہی وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے

مادہ (٥٧٦) کسے مزدور کو کہانا دینا مستاجر کے ذمہ نہین ہے مگر عرف بلدہ پر موقوف ہی —

مادہ (٥٧٧) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بکا نہین اور صاحبِ مال یا دوسرے دلال نے بیچدیا تو دلالِ اول کو کچہہ حق نہین ہے اور دلالِ ثانی اجرت تمام پائیگا —

مادہ (٥٧٨) صاحبِ مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدی اُسنے زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحبِ مال کے ہے اور دلال کو سوا اجرت اور کچہہ حق نہین ہے —

مادہ (٥٧٩) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حقِ اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئی اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کے گئے یا مبیع واپس ہوے تو دلال کے اجرت واپس نہوگے —

مادہ (٥٨٠) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے تہی اور تہوڑا سا کاٹنی پائے تہے کہ باقی کہیت کسی افت سی تلف ہوگیا تو جس قدر اونہونے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین گے نہ باقی کے جو تلف ہوگیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے —

مادہ (٥٨١) جیسی انا اپنی بیمارے پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہے مسترضع بہے اوسکو موقوف کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے د

یا حمل سے ہووے یا بچہ اوسکے پستان اپنی مونہہ مین نلیوی یا بچہ کا دودہ چہوٹ جاوے —

باب ہفتم آجر اور مستاجر کی کام اور اونکی قابلیت کے بیان مین اسمین تین فصل ہین

فصل اوّل ماجور کی سونپ دینی کی بیان مین

مادہ (٥٨٢) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شے ماجور سے اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین —

مادہ (٥٨٣) جب اجارہ صحیح مدتِ معینہ اور مسافتِ متعینہ پر منعقد ہو چکا تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہے مثلاً گرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہری ہے یا جہان تک پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین برابر رہین گے اور مالک اوس مدت یا اوس مسافت تک اپنی کام مین نلا سکیگا —

مادہ (٥٨٤) اگر ایک شے کہ جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شے اوسکے حوالہ کر دے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگے پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے —

مادہ (٥٨٥) اگر اپنی حویلے کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب کہا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلے کرایہ لیوے

بانسوی اور فسخ سی پہلے اگر وہ حجرہ بہے خالی کر دیا تو مستاجر سب حویلی لیگا اور فسخ نکر سکیگا۔

فصل دوم عقد کے بعد دعاقد شی ماجور ہین کیا کیا کر سکتی ہین

مادہ (۵۸۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسے اور کو بہے کرایہ دیسکتا ہے پر شے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے۔

مادہ (۵۸۷) اگر ایسی شے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچھ فرق نہین آتا ہے تو مستاجر کسے اور کو وہ شے کرایہ دیسکتا ہے۔

مادہ (۵۸۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تھا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ صحیح دیا تو جایز ہے۔

مادہ (۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شے دوسرے کو اجارہ نہین دیسکتا ہے یعنے اجارہ کے بعد اجارۂ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے۔

مادہ (۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شے ماجور بیع کر سکتا ہے اور بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگے نہ مستاجر پر یعنے مدتِ اجارہ کے بعد مشتری کے لئے بیع جاری ہوگے اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے مبیع طلب کری یا قاضے بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینی پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے اگر بیع جاری کے تو سب کے حق مین جاری ہوگے لیکن جب تک کہ مستاجر

اپنا حقِ منفعت حاصل نکرے شے ماجور اوس سے نہ لیجاتے اور اگر خود مستاجر نے شے ماجور واپس کردے تو اوسنی خود سے اپنا حق ساقط کردیا

فصلِ سوم شی ماجور کی واپس دینی کی بیان مین

مادہ (۵۹۱) جب مدتِ اجارہ تمام ہوجائی تو مستاجر شی ماجور فوراً واپس کردے

مادہ (۵۹۲) بعدِ انقضائے مدتِ اجارہ مستاجر شے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے۔

مادہ (۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کری مستاجر فوراً دیدیوے۔

مادہ (۵۹۴) مستاجر کو لازم نہین ہے کہ شے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلی والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلے پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے کہ جائے مقرر پر خود جاکر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر گھوڑا نملا اور بے تعدے مستاجر کے مرگیا تو اوسپر ضمان لازم نہین ہے۔

مادہ (۵۹۵) اگر شے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے۔

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصلِ اول منفعت کی ضمانکا بیان

مادہ (۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکے کوئے چیز استعمال کرنا
غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مالِ یتیم اور مالِ وقف
مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بہے ضمان آتا ہے کیونکہ
اجارہ منعقد ہوا اور نہ وہ کسے وجہہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا
تو ضمان یعنے اجرِ مثل لازم ہوگا مثلاً کسے کے گہر مین بے اجازت رہا
تو کرایہ لازم نہوگا پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ
کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا اور ایسے ہے کرایہ کے گہوڑی پر
جو سوار ہوکر کہین گیا اجرِ مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اوسکو
بکسے وجہہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے
خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس مین بہے اجرِ مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۸) کسے عقد کے وجہہ سے خیالِ منفعت پیدا ہوا اور مدت
تک منفعت لیتا رہا تب بہے ضمان لازم نا دیگا مثلاً ایک شخص نے
ایک حویلے بیچدے اور مشترے بخیالِ عقدِ بیع مدت تک رہتا رہا پہر
اصلِ مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلے لے لے تو مشترے ضمانِ سکونت
نہ دیگا گو یہہ حویلے معد للاستغلال تہے اور ایسا ہے جیسے ایک شخص نے
بیچدے اور مشترے اسکو استعمال مین لایا اور پہر اصلِ مالک نے

بحکمِ حاکم اوسپر قبضہ کیا تو جتنے کا کرایہ مشترے نہ دیگا —

مادہ (۵۹۹) چہوٹے لڑکے سے جو کوئے خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ
اپنا اجرِ مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مر گیا تو اوسکے وارث لینگے

فصلِ دوم مستاجر کے ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۰) عقدِ اجارہ صحیح ہو یا نہو شے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے

مادہ (۶۰۱) جبتک مستاجر کے تعدے اور تقصیر نہووے اور اذن
مالک کے خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آیگا —

مادہ (۶۰۲) شے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہو گئی
یا اوس مین نقصانِ قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا
یا اوسکے ایڑ سخت ماری کہ وہ تلف ہو گیا قیمت کا ضمان لازم ہے

اہو نسخہ جدید مین یہہ ہے یا اوسکو بہت شدت سے ہانکا فقط

مادہ (۶۰۳) مستاجر کے کوئے حرکت خلافِ عادت تعدی ہے
کہ اوس سے جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً
خلافِ عادت کپڑا پہنا اور وہ پہٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہے
عادت سے زیادہ اگر آگ جلائے اور گہر جلگیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۶۰۴) مستاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہو گیا
یا اوسکے قیمت کم ہو گئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے
گہوڑا چہوڑ دیا اور ضایع ہو گیا ضمان دیگا —

مادہ (٦٠٥) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اذن کے خلاف کرنا ہے
اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے
مثلاً گہوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گیہے لادیگا پہر پچاس سیر لوہا لادا
اور گہوڑا مرگیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گیہے کے مضرت اور مشقت سے
کوئے چیز ہلکے یا اوسکے برابر لادے اور مرگیا تو ضمان نہین ہوگا —

مادہ (٦٠٦) بعد انقضائے مدتِ اجارہ شے ماجور مستاجر کے پاس
ودیعت اور امانت ہے اگر مدتِ اجارہ کے بعد بہے استعمال مین
لایا اور تلف ہوگے یا مالک نے طلب کے اور مستاجر نے نہ دے
اور تلف ہوگئے ضمان دیگا —

فصلِ سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

مادہ (٦٠٧) اجیر کے تعدے سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے
دے گئے تہے ہلاک ہوگئے ضمان دیگا —

مادہ (٦٠٨) خلاف حکم مالک اجیر کوئے کام کرے تو ضمان آتا ہے اور
حکمِ مالک صریح ہو یا دلالۃً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ
میرے جانوروں کو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوسجاے
نلیگیا اور اور کہین لے گیا اب اگر کوئے جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا
یا درزی کو کپڑا دیا کہ اگر اس مین قبا بن سکے تو کترو درزے نے کہا کہ

قبا بنی گے پر جب کترا تو قبا نہ بنی درزے اوس کپڑے کے قیمت دیگا —

مادہ (٦٠٩) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً
چرواہا بے وجہ بکری ڈہونڈنے گیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا کہ
مین یہہ ایک بکرے ڈہونڈنے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتین اسلئے ضمان نہ دیگا

مادہ (٦١٠) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدے اگر کوئے
چیز تلف ہوگئے یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگے ضمان نہ آویگا —

مادہ (٦١١) اجیر مشترک کا ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اسکے فعل سے
لازم آئے خواہ اوس مین تعدے ہو یا نہو —

کتاب ثالث کفالہ کے بیان مین اس مین ایک مقدمہ اور تین باب مین

مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھہ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالہ ہی یعنے مطالبہ کسی پر ہی اوسکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

مادہ ۶۱۳ کفالہ بالنفس یہ ہی کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۴ کفالہ بالمال یہ ہی کہ کسی کے ادا مال کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۵ کفالہ بالتسلیم یہ ہی کہ مال پونہچا دینے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۶ کفالہ بالدرک یہ ہی کہ مبیع کی قیمت ادا کر دینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کھڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کر دینگے

مادہ ۶۱۷ جس کفالہ مین کہ نہ کوئی شرط ہی اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھہ اوسکو علاقہ ہو اوسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۸ کفیل وہ شخص ہی کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھہ آپ بھی ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمان اپنے اوپر لے لیوے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۹ قرضخواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۲۰ مکفول بہ وہ شئ ہی کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالہ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول لہ ایک ہی چیز ہی۔

باب اول عقد کفالہ کے بیان مین اور اس مین تین فصل مین

فصل اوّل رکن کفالہ کا بیان۔

مادہ ۶۲۱ کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہی پر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نامنظور کر کے رد کر دے کہ اسکی کفالہ منظور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکرے گا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا اگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پونہچے مر گیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کر سکیگا۔

مادہ ۶۲۲ جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین اونکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہی مثلا یہ کہا کہ مین نے کفالہ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون۔

مادہ ۶۲۳ وعدہ معلق سے بھی کفالہ ہو جاتی ہی مثلاً یہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہو گئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اوس نے ندیا تو کفیل سے طلب کر سکتا ہی دیکھو مادہ (۸۴)

مادہ ۶۲۴ - اگر یہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہ کفالہ موقتہ ہی پر کفالہ منجزہ متصور ہوگی۔

مادہ ۶۲۵ جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہی ویسا ہی مقید بتعجیل و تاجیل بھی ہو سکتی ہی مثلاً یہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون۔

مادہ ۶۲۶ کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہی۔

مادہ ۶۲۷ ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہین۔

فصل دوم کفالت کے شرطون کا بیان

مادہ ۶۲۸ کفالہ کے انعقاد کے لئے یہ شرط ہی کہ کفیل عاقل ہو بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن مین کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار کیا تو کفالہ صحیح نہین ہی۔

مادہ ۶۲۹ مکفول عنہ بھی عاقل اور بالغ ہونا شرط نہی مجنون اور لڑکی کے قرض کا کفیل ہونا صحیح نہوگا۔

مادہ ۶۳۰ مکفول بالنفس مین یہ شرط ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسکے کفیل ہوتے ہین اور مکفول بالمال مین معلوم ہونا شرط نہین ہی یعنے یہ کہنا کہ مین فلان کے قرض کا جو فلان پر ہی کفیل ہون گو مقدار قرض معلوم نہو صحیح ہے

مادہ ۶۳۱ مکفول بالمال مین یہ شرط ہی کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہ کہ ادا کرنا اوس مال کا اصیل پر لازم ہو۔ اسی لئے مبیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہی اور ایسا ہی مال مغصوب کی کفالہ صحیح ہی اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شئی معین ہو یا کسی شئے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بھی کفالہ صحیح ہی جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین مبیع کی کفالہ

صحیح نہین کیونکہ مبیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جاے تو بیع ہی فسخ ہو جائیگی اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہی پر بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زر ثمن واپس کر دے اگر لے چکا تھا۔ اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت کی بھی کفالہ صحیح نہین ہی کیونکہ اصیل کے ذمہ پر اون چیزون کا ضمان لازم نہین مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہو گی

اور ان چیزون کے اور مبیع کے پونہچا دینے کے لئے کفالہ صحیح ہی اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکھنے کا کچھ حق نہین ہی بلکہ مجبوراً پونہچانا پڑیگا پر مکفول بہ کے مر جانے سے کفالہ بالنفس مین کفیل بری ہو جاتا ہی تو ایسے ہی یہ چیزین تلف ہو جائین تو کفیل پر کچھ لازم نہوگا۔

مادہ ۶۳۲ عقوبات یعنے سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہو سکتی ہی کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہو سکے اسلئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہو سکتا ہی اور ارش (یعنی دیت اعضا) اور دیت کی کفالہ صحیح ہی جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہی۔

مادہ ۶۳۳ کفالہ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہی بلکہ مفلس کے لئے بھی کفیل ہونا صحیح ہی۔

باب دوم کفالہ کے احکام کا بیان اور اس مین تین فصل ہین

فصل اوّل کفالہ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(۶۲۴) کفالت کا یہہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہٖ طلب
کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے

(۶۲۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنے جلد ادا کرنی
کا ہے) تو کفیل پر بہی فورا مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین موجل
ہے (یعنے ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے
مدت پر فورا مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا
کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کریگا اگر معجل ہو
اور وقت انقضائے مدت کے دین فورا طلب ہو سکتا ہے اگر موجل ہو

(۶۲۶) اور اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتہہ مضاف یا
کسی شرط کے ساتہہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہو
لیوے کفیل پر مطالبہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان
تجکو تیرے چیز ندیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت
مشروط منعقد ہو جاویگے اور اصیل اگر وقت مطالبہ کے ندیوی
تو کفیل سے مطالبہ پہونچیگا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل
سے مطالبہ نہین کر سکتا ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص
نے چورایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت صحیح ہے اور اس شخص کا
چورانا ثابت ہو جاویگا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے

کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اس نے وقت
مطالبہ سے مہلت ہی دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس
مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہر اپنے
سے مہلت نہین طلب کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہی جو یہہ
کہا کہ مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر
ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا
کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتہہ بیچے
سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہوسکیگا
یعنے کفیل سے مطالبہ جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہو اور قرض ندیوے
اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور تسلیم مبیع واقع نہو اور ایسا ہے جب کہا
کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہون تو جب تک کہ
وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا

(۶۲۷) جب شرط متحقق ہو گئے تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ مین ثابت اور
لازم ہو جائین کے مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل
ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ
نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنے حاکم جتنے روپیہ اور جس سکہ کا

جسکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا

(۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوی اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے تب تک کفیل پر کچھہ مطالبہ نہوگا

(۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے ۲ مہینے تک کا ضامن ہون تو اس ۲ مہینے کے اندر مطالبہ ہوسکتا ہے اور بعد ۲ مہینے کے کفیل کفالت سے بری ہوگا

(۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہوجاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہین نکل سکتا ہے اور کفالت معلقہ اور مضافہ مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہوکر دین ثابت نہووے کفالت سے نکل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوسکا ثبوت پہلے سے ہو تو یہہ منجزہ ہے مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کے ذمہ ثابت ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ہے ثابت ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے پہلی دین کا وجود ہے اوس سے کفیل بری نہین ہوسکتا ہے جیسا منجزہ مین بری نہین ہوسکتا ہے اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہووے مثلاً یہہ

کہا کہ تو فلان کے ہاتھہ جو بیچیگا اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو بیع کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا چھوڑنا جایز ہے یعنے اگر کفیل نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتھہ کچھہ مت بیچ اور اوس نے بیچدیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا

(۶۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہنچا دیے تو اوس مین جو کچھہ خرچ لگیگا غاصب اور مستعیر سے لیگا

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(۶۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکریگا تو کفیل پر جبر کیا جاویگا

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(۶۴۳) کفیل ضامن ہے

(۶۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونو سے طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی مطالبہ کرسکتا ہے

(۶۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہوگیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل پر یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے

(٦٤٦) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہو گیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے

(٦٤٧) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہو سکتا ہے اور جو سب ایک ہی بار کفیل ہووے تو ہر شخص پر بقدار اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکی ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرض خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دو تو ایک ہی وقت کفیل ہووے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح آپسمین ضامن ہووے کہ جو کچھ ایک دوسری پر لازم ہوگا ہم ایک دوسرے کی ضامن ہین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کر سکتا ہے

(٦٤٨) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹہری ہے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہو جاویگا

(٦٤٩) حوالہ مین اگر محیل بری نہووے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجہہ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کر دے مگر تو بہی اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کر دیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے

(٦٥٠) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹہری کہ جو مال مدیون کا اسکی پاس امانت ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جائز ہے اور اوس مال مین سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچہہ لازم نہوگا اور اگر کفیل نے بعد کفالت مال امانت واپس کر دیا تو بہی کفیل ضامن ہوگا

(٦٥١) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کر دونگا اور اگر حاضر نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کرونگا تو اوسپر قرض لازم ہو جاویگا اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مر گیا اور اوسکے وارثون نے مدیون کو حاضر کر دیا یا خود مدیون حاضر ہو گیا تو کفیل کے ذمہ کچہہ لازم نرہا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے ترکہ مین سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل مکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چہپ گیا تو کفیل حاکم کے پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کرے اور وہ اوسکی حوالہ کر دے

(٦٥٢) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

٦٥٣ کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچہہ ہو وہ ہی کفیل پر ہی لازم ہوتی ہے

(٦٥٤) اصیل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہو ایسی ہی یا اوس مدت سے زاید بہی کفالت ہو سکتی ہے

(٦٥٥) اگر اصیل کو قرض خواہ نے کچہہ مہلت دی تو وہ ہی مہلت کفیل کو

بری ہوگئے اور کفیل کے کفیل کو بری ہوگئے اور جو مہلت کفیل
اول کو ہوگی وہ کفیل ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہوگئی تو
اصیل کے حق میں مہلت نہوگی

(٦٥٦) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرضخواہ
حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرضدار سے اوسکو کفیل دلوادیگا

(٦٥٧) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلاں کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہو جا
وہ کفیل ہوگیا اور بسبب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کردیا اب کفیل اگر یہہ
چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز
کہ اوس نے اوسکے قرض میں دی ہے اور اگر قرضخواہ سے
قرضدار نے صلح کرلی تو جسقدر صلح میں دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل سے
لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کھوٹا ادا کیا تو سکہ
خالص لیگا یا سکہ کھوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص
لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیاء دیدیں
تو اصیل سے وہ ہی دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار
درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دیے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا

(٦٥٨) اگر معاوضہ اور معاملہ میں کسی کو دھوکا دیا تو جو اوسکا ضرر
ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوائے قیمت زمین قیمت بنا بھی لیگا
جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگروں سے کہا کہ یہہ
لڑکا میرا بیٹا ہے اور میں نے اوسکو اجازت دی ہے تم اس
سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اوس سے
قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونھوں نے اوس لڑکے کے
ہاتھہ فروخت کی تھی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمیں تین فصل ہیں

فصل اول اسمیں چند ضوابط عام ہیں

(٦٥٩) اصیل یا کفیل شے مکفول بہ پہونچا چکے تو کفالت سے بری
ہوجاینگے

(٦٦٠) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہیں ہے
تو کفیل بری ہوگیا

(٦٦١) کفیل کی برات سے اصیل کی برات نہیں ہوسکتی ہے

(٦٦٢) اصیل کی برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(٦٦٣) کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ کو ایسی جگہہ سپرد کردی کہ وہاں نالش ہوسکتی ہے
مثلاً شہر یا قصبہ میں کفیل بری ہوگیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹھہری تھی

بری ہوگئے اور کفیل کے کفیل کو بری ہوگئے اور جو مہلت کفیل
اول کو ہوگی وہ کفیل ثانی کو بہی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہوگئے تو
اصیل کے حق مین مہلت نہوگے

(٦٥٦) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرضخواہ
حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرضدار اوسکو کفیل دلواویگا

(٦٥٧) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجہپر ہے تو میرا کفیل ہوجا
وہ کفیل ہوگیا اور بسبب کفالت اوسکا قرض کچہہ دیکر ادا کردیا اب کفیل اگر یہہ
چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز
کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرضخواہ سے
قرضدار نے صلح کرلی تو جسقدر صلح مین دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل سے
لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کہوٹا ادا کیا تو سکہ
خالص لیگا یا سکہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص
لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچہہ اشیاء دیدین
تو اصیل سے وہ درہم لیگا جسکا ضامن ہوا تہا اور اگر ہزار
درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دیے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا

(٦٥٨) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسیکو دہوکا دیا تو جو اوسکا ضرر
ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای زمین قیمت بنا ہی لیگا
جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ
لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے رہی ہے تم اس
سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اوسے
قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے
ہاتہہ فروخت کی تہی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصلین ہین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(٦٥٩) اصیل یا کفیل شے مکفول بہ پوہنچا چکے تو کفالت سے بری
ہوجاینگے

(٦٦٠) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچہہ نہین ہے
تو کفیل بری ہوگیا

(٦٦١) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے

(٦٦٢) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(٦٦٣) کفیل نے مکفول بہ مکفولہ کو ایسی جگہہ سپرد کردی کہ وہان نالش ہوسکتی ہے
مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہوگیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹہری

تھی کہ فلان شہر مین پونہچانا اسس سے نے گیسے اور شہر مین پونہچایا تو بری
نہوگا اور اگر یہہ شرط ٹھہرتے ہے کہ حاکم کی کچہری مین پونہچادینا اور اس
نے اور کہین کوچہ اور بازار مین پونہچادیا تو کفالت سے برے نہوگا
لیکن اگر ایسے شخص کے روبرو پونہچادیا کہ اوسکو اختیار روکنیکا ہے تو
کفالت سے برے ہوگا

(۶۶۴) جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو
کفیل برے ہوگا اور بے طلب اگر اسینے سپرد کردیا تو برے نہوگا جب
تک کہ طالب یہہ نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اسکو لے لیا

(۶۶۵) ایک شخص اسس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر
کردیگا اور اوس نے اوس دن سے پہلے حاضر کردیا تو کفالت
سے برے ہے اگر مکفول لہ قبول کرے یا نہ کرے

(۶۶۶) مکفول بہ کے مرنے سے کفیل بری ہے اور کفیل کا کفیل بھی بری ہوگا
اور اگر کفیل مرگیا تو کفیل سے بری ہے اور اوسکا کفیل بھی بری ہے
اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل برے نہوگا بلکہ مکفول لہ کا
وارث طالب ہوگا

فصل سوم کفالت بالمال سے برات کا بیان ۞۞۞

(۶۶۷) اگر قرض خواہ مرگیا اور سوای مقروض کے کہ جسکا یہہ کفیل ہے

اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای
مدیون کے اور بھی وارث ہین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری
ہوگا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا

(۶۶۸) اگر قرض خواہ سے کفیل یا اصیل نے کسی مقدار پر
صلح کرلے تو دونو کی برات ہو گئی اگر دونو کی برات کی شرط ہو
یا اصیل کی برات کی شرط ہو یا کچھہ بھی شرط نہوا ور اگر کفیل کی
برات شرط کیے کے تو فقط کفیل بری ہوگا اور طالب کو اختیار ہی
کہ کل دین کفیل سے نے لیوے یا مقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصیل
سے لیوے

(۶۶۹) کفیل نے کسی اور پر حوالہ کردیا اور مکفول لہ نے اور
محال علیہ نے قبول کرلیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہوگئے

(۶۷۰) اگر کفیل بالمال مرگیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جائیگا

(۶۷۱) جو شخص مبیع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہوے یا مبیع
کا اور کوئی حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل
بری ہوگیا

(۶۷۲) اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص
زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضای مدت پر کفالت بھی تمام ہوگئی
اگر بعد مدت کی بعد بھی مال باجارہ جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہوگی

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳ ایک کے ذمے سے دوسرے کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے۔

مادہ ۶۷۴ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردی۔

مادہ ۶۷۵ قرض خواہ محال لہ ہے۔

مادہ (۶۷۶) جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہی۔

مادہ (۶۷۷) جس مال کا حوالہ ہوتا ہی وہ محال بہ ہے۔

مادہ ۶۷۸ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھرائی جاسے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوسکے قبضہ مین ہی۔

مادہ ۶۷۹ حوالہ مطلقہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کے مال مین سے دیا جائے جو محال علیہ کے پاس ہی۔

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کردیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو کچھ فائدہ نہوگا۔

مادہ ۶۸۲ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح ہوگا جب تک کہ محال علیہ کو علم نہو اور وہ قبول نکرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض خواہ کو ایک اور شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی اور شہر مین ہی اوسکو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا۔

مادہ ۶۸۳ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی اجازت پر موقوف ہی مثلاً قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص کا جو مجپر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کے اجازت پر موقوف ہے اگر اوسنے قبول کیا تو جایز ہوگا ورنہ نہین۔

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴ حوالہ کے صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ

سب عاقل اور بالغ ہون ایسے ہی لڑکے کا قرض جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہی بے تمیز ہو یا باتمیز ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو۔

مادہ ۶۸۵ اور یہہ بہی شرط ہے کہ محیل اور محال لہٗ دونو بالغ ہون اسلیئے لڑکے باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے نے اجازت اوسکے ولی کے موقوف رہیگا اگر ولی اجازت دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اس مین شرط یہہ ہی کہ وہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ ولی نے اجازت بھی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶ یہہ شرط ضرور نہین ہے کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہو یعنے اگر محیل کا محال علیہ پر دین نہوگا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷ جس دین کا کہ کفالہ صحیح نہین ہے اوسکا حوالہ بھی صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۸ جس دین کا کفالہ صحیح ہی اوسکا حوالہ بھی صحیح ہی پر ضرور ہے کہ محال بہٖ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی لئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجہپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۹ جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویساہی اوس دین کا بہی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ اور حوالہ سے لازم ہوگا۔

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالہ سے بری ہونگے اور اس دین کا مطالبہ قرضخواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق نہوگا کہ شے مرہون اپنے پاس روک رکھے۔

مادہ ۶۹۱ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھ لینا نہین ہی تو محال علیہ بعد ادائے دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھ لینا ہے تو اوسکے قرض مین مجرا دیگا۔

مادہ ۶۹۲ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو یہہ جایز نہین ہے کہ محیل کو محال بہٖ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور اوسپر قرض اوسکے ترکہ سے بہت ہی تو اور قرضخواہون کو اس محال بہٖ مین حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ ۶۹۳ حوالہ مقیدہ یعنے یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کی ذمہ پر قرض ہی وہ مجہپر حوالہ ہے اگر تسلیم سے پہلے مبیع تلف ہوگئی

اور قیمت ساقط ہو گئی یا بخیار شرط یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا باقالہ
مبیع واپس ہوئی تو اب ان سب صورتون مین حوالہ باطل نہوگا اور محال
علیہ نے جو ادا کیا ہے محیل سے لے لیگا اور اگر اوس مبیع کا کوئی
اور شخص حقدار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کرلی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اُس
دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا

مادہ ۶۹۴ حوالہ مقیدہ مین جب یہ کہا گیا کہ محیل کے اوس مال مین سے
کہ جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاوی اگر اوس مال کا کوئی
اور مستحق نکلا اور ضبط کرلیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جایگا

(۶۹۵) حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہ کہا کہ محیل کے اوس مال مین سے جو
محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا
اور محال علیہ پر ضمان نہ آیا تو وہ حوالہ باطل ہوگا اور محیل سے قرض
لیا جایگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جاوی تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک
شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسی اور پر حوالہ کردیا کہ میرے روپیہ جو تیرے
پاس امانت ہین وہ اوسکو دینا اسکی ادا سے پہلے وہ روپیہ بلا تعدی
تلف ہوگئے حوالہ باطل ہوگیا اب قرضخواہ اپنا قرض قرضدار سے لیگا
لیکن اگر مال امانت غصبی ہے یا اوسکے تلف کردینے سے اوسکا ضمان لازم
آیا تو حوالہ باطل نہوگا

(۶۹۶) ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا
فلان مال معین بیچے اور قرضخواہ کو اوس مین سے ادا کردی اور
اوسنے یہ حوالہ اس شرط پر قبول کرلیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر
کیا جایگا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکی قیمت سے زر حوالہ ادا کری

(۶۹۷) حوالہ مبہمہ یعنے جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زر حوالہ فوراً
ادا کیا جاوی سبب جیسے اوس صورت مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل ہے
تو وقت انقضای مدت کے ادای زر حوالہ لازم ہوگا

(۶۹۸) محال علیہ کو یہ بات جایز نہین ہے کہ قبل ادای زر حوالہ کے
محیل سے زر حوالہ لیوے اور سوای محال بہ کے اور کچھ دینے
سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونہ دیا تو چاندی ہی لیگا
اور سونہ نہ دینے سکیگا اور ایسا ہی جن چیزون کا اسپر حوالہ ہوا تھا سوائے
اون چیزون کے اور کچھ نہ دینے سکیگا اگرچہ کچھ اور ادا کیا ہو

(۶۹۹) جیسا محال علیہ دین کے ادا سے یا دوسرے پر حوالہ دینے
سے یا قرضخواہ کے بری کردینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی
اگر قرضخواہ نے اوسکو ہبہ کردیا یا اوسے کو صدقہ دیا اور اوسنے
قبول کرلیا تو بری ہوگا

(۷۰۰) اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے حکم حوالہ باقی نہ رہیگا

کتاب پنجم رہن کے بیان مین ہے اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۱ کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکیگا رہن ہی اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتی ہین

مادہ ۷۰۲ ارتہان رہن لینا ہے

مادہ ۷۰۳ راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا

مادہ ۷۰۴ مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا

مادہ ۷۰۵ عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکی پاس امانتاً سپرد کر دین —

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۶ راہن اور مرتہن کی ایجاب وقبول سے رہن منعقد ہوتا ہی اور جب تک کہ اسی مجلس مین شئے مرہون پر قبضہ ہوی رہن لازم نہین ہوتا ہے اسلیئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے

مادہ ۷۰۷ راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا ہی کہ مین نے یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض میرے پاس گرو رکھی یا اسے

عنوان مین اور کوئی لفظ کہے اور مرتہن کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہے جو رضامندی پر دلالت کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچھ شرط نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا اور اپنا کچھ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زرثمن دوں یہہ مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بھی رہن ہے —

فصل ثانی عقد رہن کی شرطون کا بیان

مادہ ۷۰۸ شرط یہہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچھ شرط نہین ہے

مادہ ۷۰۹ شرط یہہ ہے کہ شے مرہون بکنے کے قابل ہو اسی لیے ضرور ہی کہ شے مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے مرتہن کو سوپی جا سکے

مادہ ۷۱۰ شرط یہہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا ضمان لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہین ہو سکتا ہی

فصل سوم رہن کے ساتھہ جو چیزین زاید متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کے تبدیل اور زیادتی کا بیان

مادہ ۷۱۱ جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گرو کیا اوسکے درخت

اور جو کچھ اوس مین بویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہو —

مادہ ۱۲ ؍ ایک شے مرہون کے بدلے دوسرے شے رہن رکھ سکتے ہین مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچھ روپیہ کے گرو کیا پھر تلوار لا کر کہا کہ زیور دیدو اور یہہ تلوار بجای اوسکے رکھلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس رقم کے گرو ہو گی —

مادہ ۱۳ ؍ راہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتھ کچھ اور چیز زاید کر سکتا ہے یعنے مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دیسکتا ہی کہ مرہون اور یہہ مال دونو زر رہن سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بھی قایم ہو اور یہہ مال زاید بھی اصل عقد کے ساتھ شامل و لاحق ہوگا یعنے گویا عقد رہن ان دونو مال پر منعقد ہوی اور یہہ دونو مال بعوض اوس دین کے گرد ہوینگے —

مادہ ۱۴ ؍ ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہو سکتی ہی مثلاً ایک شخص نے اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرض پر گرو رکھا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرض اور بھی لے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑھ ہزار پر گرو ہوا —

مادہ ۱۵ ؍ جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوتی ہین وہ بھی اپنے اصل کے ساتھہ رہن رہینگی

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

۱۶ ؍ مرتہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے —

۱۷ ؍ راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کر سکتا ہی —

۱۸ ؍ دونو متفق ہوکر فسخ کر سکتی ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر رہن نہ لیلے شے مرہون روک سکتا ہے —

۱۹ ؍ جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز (بعوض کفالت) رہن کردے —

۲۰ ؍ دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہون یا نہون اپنے قرض مین قرضدار سے کچھ گروی لے سکتے ہین اور یہہ شے دونون دین کے عوض رہن رہیگی —

۲۱ ؍ ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونو سے ایک چیز اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا قرض خواہ ہے دونو قرضدارون نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس کر دئے تو یہہ ایک شے دونو دین کے عوض رہن ہو سکتی ہے

باب سوم جو مسایل کہ مرہون کے ساتھہ متعلق ہین اسمین دو فصل ہین

فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے ؀

۷۲۲ مرتہن کو لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا حفاظت کے لئے اپنے امانت دار یا اپنے شریک یا اپنے خادم یا اپنے عیال کے حفاظت کے لئے سپرد کرے

۷۲۳ رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت اوسکی نگہبان کی

۷۲۴ مرہون اگر حیوان ہے اوسکا چارہ اور اوسکی چراوے کی اجرت راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکی منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے -

۷۲۵ راہن نے وہ مصارف جو مرتہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس لے نہین سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

۷۲۶ جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجازت گرو دے یا عاریت دیوے اسکو رہن مستعار کہتے ہین -

۷۲۷ اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دے سکتا ہے -

۷۲۸ اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگادی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکی خلاف -

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۷۲۹ مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے

۷۳۰ شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین ہے یعنی مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے

۷۳۱ اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکھ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چھوڑا سکتا ہے -

۷۳۲ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہین سکتا ہے تو مالک اپنی چیز آپ چھوڑا سکتا ہے

۷۳۳ راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے -

۷۳۴ راہن اگر مرجاوے تو اوسکے وارث کو جو بالغ ہے لازم ہے کہ
ترکہ مین سے دَین اداکرکے مرہون چھوڑالیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہے مگر
سفر پر گیا ہوا ہے تو وصے باجازت مرتہن شے مرہون بیچکر اوسکا دین
اداکریگا —

۷۳۵ معیر یعنے مالک شے مرہون مستعار مرتہن سے بے اداء زر رہن
نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مرگیا ہو —

۷۳۶ راہن مستعیر جو مفلس مرگیا تو شے مرہون مرتہن کے پاس بدستور
رہن رہیگی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہے اور معیر شے
مرہون خود بیچ کر زر رہن ادا کر سکتا ہے اگر زر رہن اوسمین ادا ہو جاوے تو
مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین
بیچ سکتا ہے —

۷۳۷ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہے تو راہن پر تقاضا
ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین
ادا نہین کر سکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہیگی اور معیر کے وارث
اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کر سکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون
نے یہ چاہا کہ شے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے
دین ادا ہو جاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچدے جاوینگے اور اگر اوسکی

قیمت اداء دین کے ملئے کافی نہوگی تو باجازت مرتہن فروخت ہوسکیگی —

۷۳۸ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکی وارثون کے پاس شے مرہون بدستور
گرو رہیگی —

۷۳۹ دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہوسکتی ہے
اب اگر ایک کا قرض ادا کردیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے
یعنے جب تک کہ تمام دین ادا نہولیوے فک رہن نہوسکیگا (کیونکہ صفقہ
رہن واحد ہے اوسمین تفریق نہین ہوسکتی ہے)

۷۴۰ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو
جب تک کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھے گا —

۷۴۱ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا ہی
مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کردیا تو کل یا جز بقدر اوسکی نقصان
قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا —

۷۴۲ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی
کہ روز تلف اوسکی قیمت ہوگی اور یہہ قیمت بجائے شے مرہون کے
مرتہن کے پاس گرو رہے گی —

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کرسکتے مین

۷۴۳ راہن بے اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے

شے مرہون کسی اور کے پاس گرو نہین کر سکتا ہے —

۷۴۴ راہن باجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کر سکتا ہے اور اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا

۷۴۵ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کر سکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن مستعار متصور ہوگا —

۷۴۶ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچڈالے تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کرے یا جاری کرے

۷۴۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچڈالے تو بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچھ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کر کے بیع فسخ کراے —

۷۴۸ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہین اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین —

۷۴۹ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اسوقت اگر راہن مرجاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرلے —

۷۵۰ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھ فایدہ نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون کو اپنے استعمال مین لا سکتا ہی اور اوسکے پہل لے سکتا ہی اور اوسکا دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچھ نقصان نہین آتا ہے (مگر شبہہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعا فہو حرام حدیث ہی)

۷۵۱ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو مرہون اپنے ساتہہ لے جا سکتا ہے —

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اوسکے احکام

۷۵۲ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب دونو راضی ہوکر کسی کے پاس امانت رکھین اور وہ بھی راضی اور قابض ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گئی اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا

۷۵۳ وقت رہن کے یہہ شرط ہووے تہے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہے پر بعد عقد کے دونو نے راضی ہوکر کسی اور کے پاس رکہا تو جایز ہے —

۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شے مرہون نہین دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو پھر لے بھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو عدل اوسکی قیمت دیگا —

۷۵۵ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہوکر کسی اور عدل کے پاس رکھ سکتے ہین اگر متفق نہو وین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہی۔

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچ سکتا ہے —

۷۵۷ مدت رہن پوری ہوی اور راہن نے اداے دین نکیا حاکم وسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیچکر دین ادا کردے گا —

۷۵۸ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہی اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیچکر زر رہن دلوادے گا۔

۷۵۹ اگر یہہ خوف ہی کہ شے مرہون خراب ہوجاویگی تو حاکم سے اطلاع دیکر اوسے بیچڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکھے اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پھل یا اوسکی

ترکاری بحکم حاکم بیچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہوسکتے ہین —

۷۶۰ جب مدت رہن تمام ہوی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل کردے کہ مرہون بیچڈالے اور پھر راہن اُس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کرسکتا ہی اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہوسکتا ہی

۷۶۱ یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہی کہ مدت رہن تمام ہوجاوے اور اداء زر رہن لازم ہووے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کردیگا اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور راہن بھی یہہ نکرے تو حاکم بیچڈالے گا اور راہن یا اوسکے وارث غایب ہون تو وکیل سے کہین گے کہ بیچڈالے اور وہ بھی نہ بیچے تو حاکم بیچڈالے

کتاب ششم امانات کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سے متعلق ہین

اگر حفاظت کے لئی قصداً عقد کیا جائی مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہہ مال اپنی پاس بحفاظت رکہو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے اور اگر قصداً حفاظت کے لئی عقد نکرین بلکہ کسی اور معاملے کے عقد کیجائے کہ اسمین ضمناً حفاظت لازم ہو وے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس مال بحفاظت رکہا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (۷۶۲) جو شی کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے اور اگر بسبب کسی عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شی ماجور اور مستعار مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسی طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسی کی پاس بطریق امانت آتا ہو پہنچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اوڑ کر کسی کے گہر مین جا پڑ تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت

مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شی ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کے لئی رکہے جاوے۔

مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کے لئی کسی کو دینا ایداع ہے اور مال دینی والا مودع بکسر دال ہے اور جس کے پاس رکہتی ہین وہ ودیع اور مستودع بکسر دال ہے۔

مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اس لئی دیوین کہ اس سے مفت منفعت

حاصل کرے اسکو عاریت کہتے ہین اور وہ شی معارہ مستعار ہے۔

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینی والا معیر ہے۔

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینی والا مستعیر ہے۔

باب اوّل عام احکام امانات کی

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدے اور بے قصور امین کے امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہین آتا ہے۔

مادہ (۷۶۹) راہ مین یا کسی جاے مین کوئی چیز کسی نے پائے اور بخیال ملک اوٹہا لیا تو وہ غاصب متصور ہوگا اور اسیلئے اگر بے قصور اسکے وہ شی ہلاک ہو گئی تو ضمان دیگا اور اگر اس نیت سے وہ چیز اوٹہالے کہ مالک کو دیدیگا اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شی امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہین تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شی اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنے اشتہار کرے اور اپنے پاس جب تک اوسکا مالک آوے اوسکی حفاظت

کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لفظ میرا
مال ہے فوراً دیدیوے۔

مادہ (۷۷۱) اگر بے اجازت کسیکا مال لیا اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا
اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے پر اوس
صورت مین کہ بقصد خریداری قیمت ٹہرا کر لیا اور تلف ہوا
ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان مین سے بے اجازت شیشہ
کا برتن لیا اور اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا
اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکہنے مین ہاتہہ سی گر کے
ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اگر ایک برتن شیشہ کا باجازت اوٹہایا
اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن
کا ضمان دیگا اور اول کا ضمان نہ دیگا کہ وہ امانت تہا اور اگر اسکی
قیمت پوچہے کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوسنی کہا اتنی قرش کو ہے
لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور ایسا ہے اگر ایک
شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنی اپنی پیالہ مین دیدیا اور پیتی پیتی اوسکے
ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس
عاریت تہا اور اگر اوسکے بد استعمالی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا—

مادہ (۷۷۲) اذن دلالۃ ایسا ہے جیسا اذن صراحۃ ہے اور اگر صراحۃ

منع کیا گیا ہے تو اذن دلالۃ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسے کے گہر گیا
اور وہان پانی پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانی پینے کے اجازت دلالۃ ہی
اگر پانی پیالہ مین لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان
نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتہہ سے
پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا۔

بابِ دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل مین فصلِ اوّل ایداع کے عقد اور اوسکے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحۃ ہو
یا دلالۃ مثلاً مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا تیری پاس
امانت رکہی اور مستودع نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع
صراحۃ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے کہا کہ مین
اپنا گہوڑا کہان باندہون گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائی اوسنی
وہان اپنا گہوڑا باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالۃ منعقد ہوگئی اور ایسا ہے
ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور
چپ رہا اور صاحبِ مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان والے کے پاس امانت
ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون
تو ایداع منعقد نہوگے اور ایسا ہے ایک شخص نے چند لوگون کے پاس

اپنی چیز ودیعت رکھدے اور چلا گیا اور وہ سب چپ دیکھہ رہے ہین
تو یہہ ایداع منعقد ہوے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہی اب
ایک ایک اوٹھہ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس
ودیعت رہے گے۔

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کردین۔

مادہ (۷۷۵) ودیعت کے شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ
ہوسکے ورنہ پرند جو ہوا مین اوڑ رہا ہے ودیعت نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ
ہونا کچھہ شرط نہین ہے اسلیے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا
اور ودیعت کے قبول کرنا جائز نہین ہے اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاذر
اجازت ہے ودیعت دے بہے سکتا ہے اور قبول بہے کر سکتا ہے۔

فصل دوم ودیعت اور اوسکی ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت ودیع کے پاس امانت ہے اسے لئے بے قصور
اور بے تعدے ودیعت اگر ہلاک ہو گے تو مستودع پر ضمان نہ آویگا
اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کے لئے اجرت مقرر کے گئے اور
ایسے سبب سے تلف ہو گیے کہ اوس سے بچانا ممکن تہا تو بے شک ضمان لازم
آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ

کو ٹہوکر لگے یا کوئے چیز اوسکے ہاتہہ سے اوسپر گر گئے اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا
اور ایسا ہے اگر حفاظت کے اجرت دے گئے اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے
کہ اوس سے بچانا ممکن تہا مثلاً چور لے گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۸) مستودع کے خادم سے کوئے چیز ودیعت پر گر گئے اور تلف
ہو گئے تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۹) ودیعت کے ساتہہ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہین ہے فاعل تعدی متصور ہو گے

مادہ (۷۸۰) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدے اور
بے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان آویگا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۷۸۱) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکھہ سکتا ہے جہان اوسکا مال رکہا ہوا ہے

مادہ (۷۸۲) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر
اصطبل مین رکھدے یا مٹی مین ڈالدے اور تلف ہو جائے تو ضمان دیگا کیونکہ
اسنی حفاظت مین قصور کیا۔

مادہ (۷۸۳) ایک چیز کئے آدمیون کے پاس ودیعت ہے اگر قابلِ
تقسیم نہین ہے تو سب ایک کو سپرد کر دین یا ہر شخص اپنے اپنی باری حفاظت
کرے اور ان دونو صورتون مین بے تعدے اور بے قصور تلف ہو جائے
تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب آپسمین
تقسیم کر لین اور اپنی اپنے حصہ کے حفاظت کرین اور بے اجازت مودع کے

کوئے شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہین دیسکتا ہے اور اگر دیا اور
بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگیا تو اس حصہ کا مستودع ثانے پر
ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اوّل ضمان دیگا ۔

ماده (۷۸۳) ایداع مین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو
ورنہ لغو ہے مثلاً یہہ شرط کے کہ اپنے گہر مین ودیعت رکہے پر وہ بسبب
اسکے کہ گہر مین آگ لگے تہے دوسرے جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور
اسیلے اگر وہان بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ آویگا
اور ایسا ہے مالک نے کہا اپنے بیوے کو یا اپنی بیٹے کو یا اپنی خادم کو نہ دینا
اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ ان مین سے کسیکو لاچار دینا پڑا تو شرط
ممانعت لغو ہوگے اور بے تعدے ہلاک ہونے مین ضمان لازم نہ آئیگا
اور اگر کوئے وجہہ انکے دینی کے نہین ہے اور دیدے اور ہلاک ہوگے
ضمان دیگا اور ایساہی ہے اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا پر سب
حجرہ حویلی کے حفاظت مین برابر ہین تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت
جو ہلاک ہوگئے تو ضمان ندیگا اور اگر ایک حجرہ مین زیادہ حفاظت ہے،
مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے مین کم کہ اوسکے
چہت بانسہ کے ہے تو جو حجرہ کہ وقتِ عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت
کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور

ہلاک ہوگے ضمان دیگا ۔

ماده (۷۸۵) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مر گیا تو جب تک
اوسکا حال معلوم ہووے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے
کہ دیر تک رہنی سے بگڑ جائے گے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوا دے
اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہوگے
تو ہے ضمان نہ آویگا ۔

ماده (۷۸۶) ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے
خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس
نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم
ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہوگے اور
اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً ثمنِ مثل پر بیچ ڈالے پر تین دن تک تو مستودع
اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پہر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا زر خوراک
مالک سے لیگیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا ۔

ماده (۷۸۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگے
یا کم قیمت ہوگے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکہے
ہوئے تہے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کر ڈالا تو اونکا ضمان دیگا
اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلے مین

بہردی اور بے تعدے تلف ہو گئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے
گہوڑے پر سوار ہو کر جاتا تہا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہو گیا عادت سے
زیادہ چلایا یا کسے اور سبب سے یا بے سبب محض ہلاک ہو گیا اور ایسا ہے
ضمان دیگا جب گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہر مین آگ لگی اور باوجودیکہ
دوسرے جگہ لیجانیکے قدرت تہے نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح
ملادیا کہ جدا نہین ہو سکتا ہی اور دونومین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے
مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنی روپیون کے ساتہہ یا کسے دوسری ودیعت
کے روپیون کے ساتہہ بے اجازت ملادی اور یہہ سب باہم شکل ہین
اور ضایع ہو گئے یا چور لے گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسے اور نے
اوز روپیون کے ساتہہ ملادے تو ملانے والے پر ضمان ہوگا۔

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملادیا جیسے
اوپر کے مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود سے دوسرے
کے مال سے اسطرح مل گئے کہ دونومین تمیز نہین ہو سکتی ہے مثلاً مستودع
کے روپیہ صندوق مین ہین اور اوسی مین تہیلے ودیعت کی روپیون
کے بہے رکہدے اور یہہ دونو ہم شکل ہین اور تہیلے پہٹ گئے اور سب
روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو اپنی اپنی مقدار پر شریک ہونگے

اور اب بی تعدے اور بے قصور تلف ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسے اور کی پاس
ودیعت نہین رکہہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکہہ چہے دیا اور ضایع ہو گئے
تو ضمان آویگا اور مالک کو اختیار ہے کہ اوّل سے ضمان لیوی یا ثانی سے
اگرچہ بہ تعدی ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا
تو یہہ مستودع ثانی سے اپنا ضمان لیگا۔

مادہ (۷۹۱) اگر باجازت مالک مستودع نے کسے اور کے پاس ودیعت
دیدی تو مستودع اوّل عہدہ سے بری ہو گیا۔

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال لانا مین کرنا
جایز ہے ویسا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے
اگر بنی بی اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور
یا معیر یا مرتہن کے پاس تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹۳) مستودع لے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسے کو
قرض دے مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے
مودع کا قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنی ودیعت مانگی اوسی وقت واپس دینا
لازم ہے اور جو کچہہ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے

اور باوجود طلب مالک مستودع نے اگر ندے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا مگر ندینا مستودع کا کسے عذر سے نہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسے اور جگہہ پر رکہے ہوے ہے تو ضمان ندیگا۔

مادہ (۷۹۵) مستودع ودیعت بذاتِ خود یا اپنی امین کے ہاتہہ پونہچا دے جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتہہ بہیجدے اور مالک کے پاس پونہچنے نہ پائے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک ہوگئے تو ضمان نہین ہے۔

مادہ (۷۹۶) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت رکہا پہر اسمین سے ایک آیا اور اپنی حصہ کے ودیعت طلب کے اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے۔

مادہ (۷۹۷) جس جگہہ ودیعت رکہی گئے تہے وہان ہے ودیعت کا پونہچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین پونہچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین۔

مادہ (۷۹۸) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے جانور نے جو بچہ دیا دہ اور اوسکا دودہ مالک ہی کا ہے اور اوسکے اون کا بہے وہے مالک ہے۔

مادہ (۷۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے ہے تو حاکم اوسکے زرِ ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کرےگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آیگا ادبی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۰۰) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمند ہے کے امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنی جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے مودع کو جایز ہے کہ ایک تونگر کو اپنا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کی قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہوگئے ہے تو قسم کی ساتہہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے۔

مادہ (۸۰۱) مستودع اگر مرگیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہونگے کہ اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنی زندگے مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تہا کہ بے میرے تعدی کے مال تلف ہوگیا ہے تو ضمان لازم

نہ آئیگا اور ایسا ہی وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع کے مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق کر لین گے اور اوسپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مر گیا اور ودیعت مجہول رہی تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپنا حق ودیعت لیگا اور اگر وارث نے کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہو گئی مقبول نہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا تو ترکہ مین سی اوسکے ضمان لازم آئیگا۔

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہو گے اگر مستودع نے بے حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہو گئے مستودع ضمان دیگا۔

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگی جسدن ضمان لازم آتا ہے

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکی ساتہہ متعلق ہین

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے نی کہا کہ مین نے قبول کیا یا کچہہ نہ کہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنی کہا کہ یہہ مال مجہکو عاریت دے اوسنی دیدیا عقد عاریت منعقد ہو گئے۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہو جانا قبول نہین ہی ایک شخص نے کسی سی کچہہ مانگا اور وہ چپ ہو رہا اور اسنے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے۔

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہو سکے اسے لئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہو سکتا ہی اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملہ کے اجازت ہے عاریت دی ہے سکتا ہی اور لے بہی سکتا ہے

مادہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہی بی قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہو سکتی ہے

مادہ (۸۱۱) شئے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا بے تعین دیا صحیح نہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گہوڑا متعین کر دی اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گہوڑا چاہی لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۴۱۲) مستعیر مستعار سے فایدہ بلاعوض لے سکیگا اسلیئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

مادہ (۴۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بی تعدی اگر ہلاک ہوگئی تو ضمان نہ دیگا مثلاً آینہ مستعیر کے ہاتھہ سے بے ارادہ گر گیا یا اوسکا پانون پہسل گیا کہ اوسکے ہاتھہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہوگئی تو بہی ضمان نہین ہے۔

مادہ (۴۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہو اور عاریت ہلاک ہوجائی یا قیمت کم ہوجاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن مین طے کیا گہوڑا مر گیا یا دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئی ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جائی تک جاتا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت سے مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ خود اپنی حفاظت کر سکتا ہی ضمان لازم نہین ہوگا اور اگر حفاظت نہین کر سکتا ہے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۴۱۵) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک نہ دی اور مر گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۴۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہی اور کچھہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہیگی اور کس جگہہ رہیگی اور کیا کیا کام لیگا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکہے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دو گہنٹہ مین جاتا ہے وہان ایک گہنٹہ مین نہ جاسکیگا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلی مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکہے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا۔

مادہ (۴۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جائے سوار ہوکر جائیگا اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گہنٹہ کے لئے یا ایک مقام تک جانے کے لئے گہوڑا لیا تو چار گہنٹہ سوار نہو سکیگا اور اوس مقام سے پرے نہ جاسکیگا۔

مادہ (۴۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لاد کر لیجائیگا تو یہہ نہین ہوسکتا ہی کہ لوہا یا پتہر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکی بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچھہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہوسکیگا (مثلاً بعضے چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجہہ اور رگڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض

دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لاد سکیگا کیونکہ لوہے کا ضرر گھوڑے کو زیادہ ہے
بہ نسبت گیہون وغیرہ کی۔)

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کی قید نہ لگائے
تو مستعیر جسطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لاوے
یا دوسرے کے استعمال مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے
متغیر ہو سکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہے خود رہے
یا کسے اور کو رکہے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے
اور یا گہوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے
متغیر ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے

مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اوسمین یہہ قید لگانا
کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نلے سکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین
ہو سکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کردے
کہ دوسرے کو نہ دے تو نہ دے سکیگا مثلاً کہا کہ اس گہوڑے پر تو ہے
سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور
جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو
رکہے اور اگر منع کردیا تو دوسرے کو نہ رکہہ سکیگا۔

مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جانا ہے اور اوسکے

کئے راستہ ہین کہ لوگون کی آمد و رفت سب مین برابر ہی تو جس راستہ سے
چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہین تہے اور ہلاک ہو گیا
ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ متعین کیا اور یہہ اوس راستہ سی نگیا
بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت اودہر جانی کے نہ تہے یا وہ راستہ
بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سی ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے
ملک ہی اور حسب عادت گہر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع
مرد کی دیدی اور ہلاک ہو گئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے او نہ عورت پر
اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گہوڑا تو مرد
چاہی عورت سی ضمان لے یا مستعیر سے۔

مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جایز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیسکے یا رہن
کرسکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہی اوسکے
لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسری شہر مین گرو رکہے اور ہلاک ہو گئے
تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً
گہوڑا کہین جانی کے لئے عاریت لیا وہان پونہچ کر گہوڑا اتنا تہک گیا کہ چلنی سے
رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہو گا۔

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری نوراً دیدی اگر بے عذر
روک رکھا اور ہلاک ہوی یا قیمت گھٹ گئی ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچھ مدت مقرر تھی
وقت انقضاء مدت نوراً پونہچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادۃً صرف رہے
معاف ہی مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس
اوس دن کے عصر کے وقت پونہچانا لازم ہوگا۔ یا ایک عورت نے
کسی کی شادی مین پہنی کے لئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پونہچانا
لازم ہوگا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک پہچانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ
معاف ہے۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شئی اس نے مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاوینگے
اور وہ کام ہوچکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے
عاریت مثل ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کرسکتا ہے
اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا
یا روک لیگا اور ہلاک ہوجائیگی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پونہچادی یا اپنے امین کی ہاتھہ پونہچادے اور
اگر کسے اور کی ہاتھہ بہجدے اور تلف ہوگئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس وقیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتھہ مین پونہچانا

چاہی اور اسکے سوا سب چیزونکا پونہچا دینا اوس جائی کہ عادت سے
موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گھوڑا اصطبل مین
پونہچا دیا یا سائیس کو سونپدیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین
عاریت لی سکتی ہین اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت
اوکھاڑ لیگا یا مکان توڑ لیگا اور عاریت کی لئے اگر مدت مقرر ہوی تھی اور
مالک نے مدت سی پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکھاڑنا
اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائین گے کہ آج اس بنا
اور درخت کی کیا قیمت ہی اور مدت پر اگر اوکھاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتے
تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائین گے مثلاً آج اوکہڑا ہوا درخت بارہ
روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو آٹھہ روپیہ زمین والا
مستعیر کو دیگا

مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہوی یا نہو جب تک کہ
کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا فقط

کتابِ ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ اصطلاحاتِ فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین ×

مادہ (۸۳۳) کسیکو بی عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کر دینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتی ہین اور جسکو دیا ہی موہوب لہ ہے اور جو مال کہ دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرنا ہے۔

مادہ (۸۳۴) کسیکو اگرا اکراماً یعنی بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہدیہ ہے۔

مادہ (۸۳۵) ثواب کی لئے دینا صدقہ ہے۔

مادہ (۸۳۶) کسے غیر کی اجازت دیدینا اباحتہ ہے مثلاً یہہ کہہ دینا کہ یہہ کہانا کہاؤ یا لیلو تو یہہ مباح کر دینا ہے۔

بابِ اوّل عقدِ ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

فصلِ اوّل ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتہہ پورا ہوتا ہے۔

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے۔

مادہ (۸۴۰) ہبہ دینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب و قبول ہے۔

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلسِ ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب پر قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا گو یہہ نہ کہا کہ مین نے قبول کیا

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے۔

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالۃً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحتہ یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلسِ ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہہ دینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلسِ ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جاکر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح نہوگا)۔

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوی تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلسِ ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالۃً قبضہ کے لئے مجلسِ ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے) اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جا ہے موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جاکر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہوگا

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے بایع کی مبیع ہبہ کر سکتا ہے۔

مادہ (۸۴۶) مالکِ مال اوس شخص کو مال ہبہ کری کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہو جاتا ہے کچہہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے۔

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط

کتابِ ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ اصطلاحاتِ فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین ×

مادہ (۸۳۳) کسیکو بے عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کر دینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہی موہوب لہ ہے اور جو مال کہ دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرنا ہے۔

مادہ (۸۳۴) کسیکو اگرا اکراماً یعنی بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہدیہ ہے۔

مادہ (۸۳۵) ثواب کی لئے دینا صدقہ ہے۔

مادہ (۸۳۶) کسے چیز کی اجازت دیدینا اباحتہ ہے مثلاً یہہ کہدینا کہ یہہ کہانا کہاؤ یا لے لو تو یہہ مباح کردینا ہے۔

بابِ اوّل عقدِ ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

فصلِ اوّل ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھہ پورا ہوتا ہے۔

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے۔

مادہ (۸۴۰) ہبہ دینا اور قبضہ کرلینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب وقبول ہے۔

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلسِ ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب لہ نے موہوب پر قبضہ کرلیا ہبہ صحیح ہوا گو یہہ نکہا کہ مین نے قبول کیا

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے۔

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالةً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحتہ یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کرچکا ہون جب کہ مجلسِ ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہدینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلسِ ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جاکر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح نہوگا)۔

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کرنیکے لئے اجازت صریح ہوی تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے (صرف مجلسِ ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالةً قبضہ کے لئے مجلسِ ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا تو صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے) اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جا پر موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جاکر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہو گا

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے بایع کی مبیع ہبہ کر سکتا ہے۔

مادہ (۸۴۶) مالکِ مال اوس شخص کو مال ہبہ کرے کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہو جاتا ہے کچہہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے۔

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط

ہو جائیگا یہ ابرا ہے۔

مادہ (۵۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جا کر لے
وہ گیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہو گیا۔

مادہ (۵۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مر گیا تو ہبہ باطل ہے۔

مادہ (۵۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کر دیا تو قبضہ دینا ضرور ہے۔

مادہ (۵۵۱) جس شخص کے پاس چھوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصے یا مربی ہے کہ اوسنی
اپنی گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمے بچہ کے لئے
ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہو جائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے
(اس فقرہ کے او الذی کان و دیعہ عندہ غیرہ معنی درست نہین ہو سکتے ہین اور ترجمہ
جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہو سکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے

مادہ (۵۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو ولی یا مربی کا قبول و قبضہ ضرور ہے

مادہ (۵۵۳) اگر بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بھی موجود ہو

مادہ (۵۵۴) ہبہ مضافہ یعنے یہہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مینے ہبہ کیا صحیح نہین ہے

مادہ (۵۵۵) ہبہ شرط عوض یعنے یہہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض
مجکو دینا یا دین جو مجھپر آتا ہے ادا کر دینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے
تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ہبہ سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر زمین ہبہ کی کہ
میری موت تک میرے پرورش کرتا رہے تو جب تک کہ موہوب لہ یہہ شرط

بجا لاتا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے
ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فایدہ نہو گا۔

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۵۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسیلے وہ پھل جو
آپ لگیگا یا وہ بچہ کہ آپ پیدا ہوگا ہبہ نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۷) اپنا مال ہبہ کر سکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے
اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

مادہ (۵۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال مین سے
کچھ ہبہ کیا یا ان دو گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ہبہ کیا صحیح نہوگا اور اگر یہہ کہا
کہ ان دو گھوڑون مین سے جو تو چاہے لے لے اوسنی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند
کر کے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہو گیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہو گا۔

مادہ (۵۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا
ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۵۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہو گا۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۵۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندی موہوب لہ کے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب لہ کو قبضہ سی اگر منع کرے تو یہہ رجوع ہے

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے وہ فسخ کرسکتا ہے اگر کوئی مانع نہوگا جسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مادہ (۸۶۵) اگر واہب نے بے حکم حاکم یا بے رضامندی موہوب لہ کے شی موہوب واپس لے تو غاصب ہوگا اسلیے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دیگا

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول (باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (یعنے بیٹا پوتا وغیرہ) یا اپنے بہائی یا اپنے بہن کو یا اونکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پہوپہی کو ہبہ کیا رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت قایم ہے اور قبضہ ہبہ ہوگیا ہے ہبہ سے رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے ہبہ کے عوض کچھ دیدیا اور اوسنے قبضہ ہبہ کرلیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتے ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی

کہ اوس سے اوسکو فربہی اور بار سے آگے آ لے یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا ہوگیا واہب رجوع نہین کرسکتا ہے اور زیادہ منفصلہ مین رجوع ہوسکتے ہے یعنی جب تک گہوڑی کو حمل ہو رجوع نہوگی کہ یہہ زیادتے متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہوگیا تو اب زیادتے منفصلہ ہوگی گہوڑی واپس ہوسکتے ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے۔

مادہ (۸۷۰) موہوب لہ نے موہوب بیچ ڈالا یا کسے اور کو ہبہ کرکے اوسکے قبضہ مین کردیا تو اب واہب رجوع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۷۱) شے موہوب خرچ ہوگئے تو رجوع کا محل باقی نرہا۔

مادہ (۸۷۲) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس لینا جایز نہین ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکی وارث سے موہوب واپس نہین لے سکتا ہے

مادہ (۸۷۳) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کردیا تو اب رجوع کا حق نہین رہا مادہ (۵۱ اور مادہ (۸۴۸ ملاحظہ ہو۔

مادہ (۸۷۴) جب صدقہ دیدیا اور فقیر کا قبضہ ہوگیا تو اوس سے رجوع نہین ہوسکتے ہے۔

مادہ (۸۷۵) اگر کہانے کے چیزین مباح کردین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف مالکانہ کہ کسے اور کو ہبہ کرے یا بیچ ڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے مثلاً باغ مین سے کچھ انگور مباح کردے اور کہائے گئے تو مالک قیمت نلیگا۔

مادہ (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے

جسکی نام پر بہیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والہ کے نام پر جو بہیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دلہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسے کا نام معلوم نہووے اور دریافت بہے نہین کرسکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

مادہ (٨٧٧) اگر کسے کا کوئی وارث نہوا اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کردے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

مادہ (٨٧٨) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کردیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچہہ حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ (٨٧٩) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے مرنے کے بعد اور وارثون نے جایز نرکہا تو صحیح نہوگا اور اگر اجنبے کو ہبہ کردیا اور قبضہ بہے دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لے گا۔

مادہ (٨٨٠) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوس نے اپنے وارث کو یا غیر کو ہبہ کیا اور قبضہ کردیا اور مرگیا قرضخواہ اختیار ہی کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کرلین۔

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

(مادہ ٨٨١) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہی لینے والا غاصب ہے اور مال مغصوب ہی اور مالک مغصوب منہ ہے۔

(مادہ ٨٨٢) ایکبار مع بنا اور درختون کے زمین کی قیمت کیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو اسمین فرق ہی وہ قیمت درختون کی اور بنا کی حالت قیام مین تصور ہوگے

(مادہ ٨٨٣) مکان کی قیمت وہ ہی جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہی۔

(مادہ ٨٨٤) اور جب اوسکو اوکھاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء۔

(مادہ ٨٨٥) ایک خبر کی قیمت اگر اوس وقت لگین کہ وہ قابل اوکھاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھیں کہ اگر اوکہڑی ہوتی تو کیا قیمت ملی ہوتی اور پہر اوسمین سے اجرت اوسکی اوکھاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہی وہ قیمت متصور ہوگی۔

(مادہ ٨٨٦) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بھی

اتگی جاوے جو اونمین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

(مادہ ۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہی کہ کسی چیز کو خود تلف کر دی اور کرنیوالا فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(مادہ ۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہی کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا متصور ہی تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً قندیل کی رسی کاٹ دی اور گر گئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہی اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسی ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور گھی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہی اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے

(مادہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہی۔

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

(مادہ ۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تھا بعینہ وہین واپس پونچا دینا لازم ہی اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور ساتھ مغصوب بھی اوسکی پاس سے چاہی اوسی جگہہ لے لیوی یا چاہی یہ کہے کہ جہان غصب ہوا تھا وہان پونچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے۔

(مادہ ۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہی مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے

یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھین گے کہ جبدن غصب کیا اور جہان غصب کیا اوسکی کیا قیمت تھی وہ دلادین گے اگر مثلی ہی تو مثل دلادین گے۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہین پہونچا دی کہ جہان لی تھی تو بری ہو گیا۔

(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکھدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہی تو گویا مغصوب پونچا چکا گو قبضہ حقیقت مین نہوا اور اگر شی مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسی طرح قیمت مالک کے سامنے رکھدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہوگا۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہہ پونچا دیا کہ وہان خوف تلف ہی تو مالک کو اختیار ہی کہ قبول نکرے اور اس صورت مین غاصب ضمان سے بری نہوگا۔

(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا باتمیز ہی کہ حفاظت کر سکتا ہی غاصب نے اوسکا مال حاضر کر دیا تو صحیح ہی اور جو بے تمیز ہی کہ حفاظت نہین کر سکتا ہی تو اداے غصب صحیح نہوگا

(مادہ ۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہو گیا مثلاً خشک ہو گیا تو مالک چاہے وہ لیوے یا چاہی ضمان لیوے۔

اونگی جاوے جو اونمین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے ۔

(مادہ ۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہی کہ کسی چیز کو خود تلف کر دی اور کرنے والا فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(مادہ ۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہی کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا متصور ہی تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً قندیل کی رسی کاٹ دی اور گر گئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہی اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسی ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور گھی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہی اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے

(مادہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہی ۔

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

(مادہ ۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تھا بعینہ وہین واپس پونہچا دینا لازم ہی اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور ساتھ مغصوب بھی اوسکی پاس سے چاہی اوسی جگہہ لے لیوی یا چاہی یہ کہے کہ جہان غصب ہوا تھا وہان پونہچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے ۔

(مادہ ۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہی مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے

یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھین گے کہ جس دن غصب کیا اور جہان غصب کیا اوسکے کیا قیمت تھی وہ دلادین گے اگر مثلی ہی تو مثل دلادین گے ۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہین پہونچا دی کہ جہان لی تھی تو بری ہو گیا ۔

(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکھدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہی تو گویا مغصوب پونہچا چکا گو قبضہ حقیقت مین نہو اور اگر شے مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسی طرح قیمت مالک کے سامنے رکھدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہوگا ۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہہ پونہچا دیا کہ وہان خوف تلف ہی تو مالک کو اختیار ہی کہ قبول نکرے اور اس صورت مین غاصب ضمان سے بری نہوگا ۔

(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا ۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا با تمیز ہی کہ حفاظت کر سکتا ہی غاصب نے اوسکا مال حاضر کر دیا تو صحیح ہی اور جو بے تمیز ہی کہ حفاظت نہین کر سکتا ہی تو ادا عضب صحیح نہوگا

(مادہ ۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہوگیا مثلاً خشک ہوگیا تو مالک چاہے وہ پہل لیوے چاہی ضمان لیوے ۔

(مادہ ۸۹۸) اگر غاصب نے مغصوب مین کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو
اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے
مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا
ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے -

(مادہ ۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا تغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا
پسوالیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہون بوے
تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کھیتی غاصب کی ہے -

(مادہ ۹۰۰) زمانہ غضب مین شی مغصوبہ کے نرخ اور قیمت مین فرق آجاوے
تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ مخواہ
وہی قیمت لیوے جو یوم غضب تھی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے
وہ بے شک لیوے گا مثلاً گھوڑا اوسکی سواری ہونے سے ضعیف اور دبلا
ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت مین جو غضب کے وقت تھی نقصان
آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہی اگر کپڑا پھٹ گیا اور ربع قیمت اسمین کم ہوگئی تو
کپڑا دیگا اور یہہ نقصان بھی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہی مالک چاہے
تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوے یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلوے -

(مادہ ۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غضب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے -

تو وہ بھی غضب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگی اور مستودع نے
ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار کے وہ ودیعت تلف ہو گی ضمان دیگا

(مادہ ۹۰۲) ایک شخص کی زمین اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی
قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانچسو
درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پتھر مع چمن کے لڑھک کر نیچے کے چمن پر گر گئی
اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے قبضہ جاتا رہا سو بڑی
قیمت والا یعنی نیچے کے چمن کا مالک چھوٹی قیمت والے کو یعنی اوپر کے چمن
والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہو جائیگا اسیطرح پچاس روپیہ کا قیمتی موتی
پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا دیکھو مادہ
۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

(مادہ ۹۰۳) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غضب مین پیدا اور زیادہ
ہوتی رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ کر لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے
غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودھ مالک کا ہے یا باغ کے پھل غاصب
کے قبضہ مین لگے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا محال جو
کسی نے مع مکھی کے غضب کر لیا تو مالک محال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا
ہوا تھا واپس لے گا

(مادہ ۹۰۴) کسی کے باغ مین جو شہد کی مکھی نے محال باندھا تو شہد باغ والے کا ہے

اگر کوئی بکھی بکڑلے اور مجال توڑ ڈالے ضمان دیگا

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

مادہ ۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہی تو لازم ہی کہ بجنسہ واپس کردی اور اسمین
کچھ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچھ نقصان آگیا
ہی تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین ہی ایک کوٹھری ڈہا دی
یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا
ایسی ہی اسنے آگ جلائے کہ گہر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو تابت
حویلی کی قیمت آنکی جاویگی –

مادہ ۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو
حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکہاڑلے اور زمین دیدے
اور اگر درخت یا مکان کے اوکہاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر
ہوتا ہی تو مالک اوکہڑے ہوے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنی
زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہی اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ
ہی اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو
اوسکو اختیار ہی کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً
اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت اسکے
درخت لگائے اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے لیگا

مادہ ۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین اگر زراعت کی تو زراعت سے
جو نقصان قیمت ہوا وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک مین
زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہی اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا
جو زراعت سے نقصان ہوا ہے –

مادہ ۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائی تو زمین کے سوا العوض
کار طبابت کچھ نہین دلائینگے یہہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہی کیونکہ اوسمین نطس کا
لفظ ہی اور نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین – مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہہ ہے
کہ زمین غصب مین ہل چلایا کہ در زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلانے کی
اجرت مالک سے نہ لے سکیگا –

(مادہ ۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب
اوٹھالے اور زمین خالی مالک کو دیدے –

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کرلے اوسکا حکم

مادہ ۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کرلیا تو وہ بھی غاصب
ہی اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہوگیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے
غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے
اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا

اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکیگا —

(مادہ ۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہی بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہو گئے اول بھی اور ثانی بھی

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرۃ اتلاف کا بیان

(مادہ ۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتھ مین قصداً یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہی چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے —

(مادہ ۹۱۳) ایک شخص پھسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۴) اگر اپنا ہی مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور پھاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹھ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال مین سے ضمان دلا ئینگے

اگر اوسکے پاس کچھ مال نہین ہی تو اوسکا ولی ضمان نہ دیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۷) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کہہ ہوگئی تو نقصان قیمت دیگا —

(مادہ ۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مکان اڈھا دیا یا کسی کے دوکان گرادی تو اوسکو اختیار ہی کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوئی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تھی اور اب ٹوٹنے مین کیا تھی سو جو فرق ان دونو مین ہی وہ بھی لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہی مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تھا تو بری ہو گیا —

(مادہ ۹۱۹) محلہ مین جو آگ لگی اسلیئے اسی نے کسی کا گھر بے اوسکی اجازت کے گرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ وہین بجھ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈھایا تھا تو ضمان نہ دیگا ورنہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہی تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہی جو فرق ان دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تھی

اور بے درختوں کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور کٹے ہوئے درختونکی
دو ہزار روپیہ قیمت تھی مالک چاہی تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار
روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے —

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہہ حق نہین ہی کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً
زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تھے تو
دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی
کہ وہ بنی طے مین سے ہے اور بنی طے مین سے بکر نے اسکے برتن توڑے تھے
تو دونو ضمان دینگے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کہوٹے
درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بھی وہ ہی دیدے —

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

مادہ ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کردے
یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا۔
مثلاً ایک شخص کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس کشاکشی مین اوسپر جو چیز تھی گر کے اور
تلف ہوگئی یا عیب دار ہوگئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا
تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہوگیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ
ڈوب گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے

بہاگ گئے اور ضایع ہوگئے یا پنجرہ کی کہڑکی کھولدی اور جانور
اوڑ گیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہوگیا
ضمان ندیگا پر جب اسنے خود اوسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی
بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور ہکل گیا اور بہاگا اور بہاگنے
سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہوگیا ضمان نہین آتا ہے (مادہ ۹۳۰)
اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا دیکھو

مادہ ۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہی جو ابھی ذکر ہوا یعنے تسبب
ضرر مین جب ضمان آتا ہی کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے
تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا
گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا
گرا اور مرا تو ضمان نہین آیگا

مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو سبب تلف ہو سکتا
ہی پر اتنے مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آیگا دیکھو مادہ ۹۰

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہوتی ہین

(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ
کسیکو اوس سے ضرر نہ پہنچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے

اور بے درختوں کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور کٹے ہوئے درختونکی
دو ہزار روپیہ قیمت تھی مالک چاہے تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار
روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے —

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہہ حق نہین ہی کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً
زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دیے کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تھے تو
دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دیے
کہ وہ بنی سطے مین سے تھے اور بنی سطے مین سے بکر نے اسکے برتن توڑے تھے
تو دونو ضمان دین گے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کھوٹے
درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بھی وہی دیدے —

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

(مادہ ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کردے
یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا
مثلاً ایک شخص کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس کشاکشی مین اوسپر جو چیز تھی گر کے اور
تلف ہوگئی یا عیب دار ہوگئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا
تو کھیت یا باغچہ سوکھہ گیا یا کم قیمت ہوگیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ
ڈوب گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے

بھاگ گئے اور ضایع ہوگئے یا پنجرہ کی کھڑکی کھولدی اور جانور
اوڑ گیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بھاگ گیا اور ضایع ہوگیا
ضمان نہ دیگا پر جب اسنے خود اوسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی
بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور بکل گیا اور بھاگا اور اس بھاگنے
سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہوگیا ضمان نہین آتا ہے
اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا دیکھو (ماده ۹۲۳)

(مادہ ۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہی جو ابھی ذکر ہوا یعنے تسبب
ضرر مین جب ضمان آتا ہی کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے
تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا
گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا
گرا اور مرا تو ضمان نہین آیگا

(مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو سبب تلف ہو سکتا
ہی پر اتنے مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آیگا دیکھو ماده ۹۰

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہوویں

(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ
کسیکو اوس سے ضرر نہ پہنچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے

اگر حمال کے سر سے کچھ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اوز ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کوٹتے ہوے چنگاری کسی راہ رو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا

مادہ ۹۲۷) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکھنے کا یا کچھ بنانے کا بے حکم حاکم حق نہین ہی اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا ایسی ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتھر ڈالے اور یا اسباب عمارت لا کر ڈالا اور کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پھسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا۔

مادہ ۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان نہوگا پر جب دیوار گرنے کے لیے جھک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ اونکو تقدم کا حق حاصل ہی کہ اپنی دیوار اوتار لے کیونکہ وہ گرنے کو ہی اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تہا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہہ کا حق اوسکو ہی کہ جسکے گھر پر دیوار جھوکے ہوی ہی کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدم اور تنبیہہ اوسکو ہی کہ جو اس راہ مین گزرتے ہین (اطلاع کے لیے پیش قدمی کرنا) تقدم ہی اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہہ حاصل ہی۔

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنی ضرر پونہچانیکے بیان مین

(مادہ ۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان نہ دیگا دیکھو مادہ ۹۴ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھ رہا ہے کہ گھوڑا کسی کا ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل اور بیگتے والے کو اہل تقدم یعنی محلہ اور کانون والون نے کہا کہ اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کر اور بندہ نکی اور کسی کو بیل نے سینگ مار دیا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک مین گھوڑا اپنی اگلے ہاتون سے یا دم سے یا لات سے کیسا ضرر کرے تو ضمان نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا تو جو کچھ ضرر کہ گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گویا یہہ اوسی کی گھوڑے سے اوسکے ملک مین ہوا ہی اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا ضمان دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کھینچتا ہو یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسی کے ملک مین گھس گیا اور ضرر پونہچایا تو کسی پر ضمان نہین ہی۔

(مادہ ۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے راہ عام مین

جانے کا حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہونچا
کہ اوس سے بچنا ممکن نہ تہا ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار
اوٹھا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا
پانو مارا اور ضرر پونہچا ضمان نہوگا مگر جب سوار ہو تو ان سب باتون سے
سوار پر ضمان ہوگا۔

(مادہ ۹۳۳) کھینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکھتا ہے جس سے
سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر بھی ہوگا۔

(مادہ ۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گھوڑا کھڑا کرے
یا باندہ دے اسلیئے اگر راہ عام مین باندہا یا کھڑا کیا اور کسی کو اوسکی
لات سے یا اور طرح پر ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہہ گھوڑے
کے باندہنے یا کھڑا رکھنے کی مقرر ہے اوس مین یہ حکم نہین ہے

(مادہ ۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا باگ ڈور کھول کر راہ عام مین چھوڑ
دیا تو وہ اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۶) ایک شخص گھوڑے پر سوار تہا گھوڑے نے اپنی لات سے
یا اگلی پانون سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو جیسا نہ کھینچنے بہر حال
ضمان دیگا خواہ وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۷) اگر گھوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا ہے

تو اوسکے ضرر سے کچھ ضمان نہ آویگا

(مادہ ۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گھوڑا باندہا اور وہین
دوسرے نے بھی بے اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندہ دیا اب اس
طویلہ والے گھوڑے نے اوس گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے
اور اگر اوس گھوڑے نے اس طویلہ والے گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا

(مادہ ۹۳۹) ایسی جگہ مین اپنے اپنے گھوڑے باندہے کہ انکو اوس
جاے مین باندہنے کا حق ہے پہر دونو چھوٹ گئے اور ایک نے ایک کو
ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے مثلاً ایک گھر مین دو شریک ہین اونہون نے
اپنے اپنے گھوڑے باندہ دیئے۔

(مادہ ۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہہ باندہا کہ اوسکو
وہان حق نہ تہا اور پہر کسی اور نے بھی اوسی جگہہ باندہا اور اوسکو بھی حق
باندہنے کا نہ تہا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا تو
کچھ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین

(مادہ ۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین —

(مادہ ۹۴۲) اور جب حجر اوٹھا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین

مادہ ۹۴۳) جو لڑکا ایسا بے تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلاً جاے دس روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کہاے اور غبن یسیر مین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین —

مادہ ۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبھی مجنون ہو اور کبھی افاقہ ہو —

(مادہ ۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجھ کم ہو اور کلام اوسکا بگڑا ہوا ہو اور تدبیر اوسکی فاسد ہو —

مادہ ۹۴۶) سفیہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کر دے اور بہنے

مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ
لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنی بے وقوفی سے غافل
ہین اونکو بھی سفیہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو
اور سفاہت اور تبذیر سے محفوظ رہے —

مادہ ۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے
کرے جسے حق اور قابل کرنیکے نہو اکراہ کہتے ہین جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے
ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ
علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھہ
ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ
اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھہ اور رنج پیدا ہوتا ہے —

مادہ ۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا
شفعہ ہے —

مادہ ۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے —

مادہ ۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو
مشفوع کہتے ہین —

مادہ ۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اوسکے مالک
ہونے کے سبب سے مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہے —

مادہ ۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق
مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گہر مین پانی آتا ہے دوسرا بھی
اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہے
اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہے

مادہ ۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب
خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے

مادہ ۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سربستہ کے لئے ہو

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ ۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین —

مادہ ۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہہ کو بھی حجر کرے —

مادہ ۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر
قرض دار کو بھی حجر کرے —

مادہ ۹۶۰) محجور وہ ہے لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا
کہ اونکا تصرف قولی جاری نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ
لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنی بے وقوفی سے غافل
ہین اونکو بھی سفیہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو
اور سفاہت اور تبذیر سے محفوظ رہے —

مادہ ۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے
کرے جسکو حق اور قابل کرنیکے نہو اکراہ کہتے ہین جسپر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے
ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ
علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھہ
ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ
اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھہ اور رنج پیدا ہوتا ہے —

مادہ ۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا
شفعہ ہے —

مادہ ۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے —

مادہ ۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہوا ہے اوسکو
مشفوع کہتے ہین —

مادہ ۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اوسکے مالک
ہونے کے سبب سے مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہے —

مادہ ۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق
مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گھر مین پانی آتا ہے دوسرا بھی
اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہے
اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہے

مادہ ۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب
خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے

مادہ ۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سر بستہ کے لئے ہو

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل مین فصل اول مجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ ۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ مجور ہین —

مادہ ۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہہ کو بھی حجر کرے —

مادہ ۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر
قرض دار کو بھی حجر کرے —

مادہ ۹۶۰) مجور وہ ہے لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا
کہ اونکا تصرف قولی جاری نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

کہ کسی لڑکی بے تمیز نے جو کسی کا نقصان کردیا وہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۶۱) سفیہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہی اور اوسکا اعلان ہونا چاہئے —

(مادہ ۹۶۲) حاکم جنپر حجر کرنا چاہی تو ضرور نہین ہی کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہوسکتا ہی پر اوسکو خبر ہونا ضروری ہی جبتک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہی اور اوسکی سب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے —

(مادہ ۹۶۳) فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہین ہوسکتا ہی جبتک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہووے —

(مادہ ۹۶۴) بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کی حجر ہوسکتا ہی مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہی اور حجر تصرفات قولی سے روکنی کو کہتے ہین —

(مادہ ۹۶۵) سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کبھی کو یہہ کہین کہ اسکے سبب سے ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کروا دین —

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

(مادہ ۹۶۶) اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدی تو بھی تصرفات قولی

جایز نہین ہین —

مادہ ۹۶۷) جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جایز ہی اگرچہ ولی نے اذن ندیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کرلینا اور جسمین اوسکا ضرر ہوا وسمین اوسکا تصرف قولی جایز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دی اور اذن بھی دی مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہی اور ضرر بھی ہی وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنے ولی کو اختیار ہے کہ اگر اوس مین فایدہ دیکھے تو جایز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھ مال بیچا تو یہہ بیع عقود متردد مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہی گی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردد وہ جسمین نفع اور نقصان دونو متصور ہون)

مادہ ۹۶۸) ولی کو یہہ مناسب ہی کہ صبی مال مین سے تھوڑا اوسکو تجارت کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہی جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کردی —

مادہ ۹۶۹) اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کری کہ بیچو اور خرید و اوسکو عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خرید و تو یہہ خرید وفروخت کی اجازت ہے

کیونکہ اس سے مقصود فایدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک
کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جاکر فلان چیز خرید لاو
یا فلان چیز بیچ آو تو یہہ اجازت نہین ہی بلکہ اوسکو وکیل
کر کے اپنے کام کے واسطے بہیجا ہے کہ یہہ عادت جاری ہی۔

(مادہ ۹۷۰) اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور قسم بیع شرا کے ساتھ مقید اور
مخصوص نہین ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن
یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا
جب تک کہ ولی اوسکو محجور نکرے۔ اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان
بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرتے رہو تو بھی عام اجازت ہے

(مادہ ۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت
ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے
اور چپ ہوگیا اور منع نکیا اذن دلالت ہے۔

(مادہ ۹۷۲) جب ولی کے طرف سے صغیر کو اجازت ہوگئی
تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اسکے
سب عقود بیع و شرا معتبر ہونگے۔

(مادہ ۹۷۳) ولی صغیر کو اذن دیکر پہر محجور کر سکتا ہی اور اذن
باطل ہو جایگا اور شرط یہہ ہی کہ اذن جیسا عام ہوا تہا کہ بازار والو

جان لیا تہا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان
جائین نہ یہہ کہ اپنے گہر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین۔

(مادہ ۹۷۴) لڑکی کا ولی اول باپ ہی۔ دوم وہ شخص کہ اسکے
باپ نے اپنے زندگی مین وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ
اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا چوتہا دادا پانچوان وہ شخص کہ
اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو۔ چھٹا وہ شخص کہ اوسکو اس وصی نے
وصی مقرر کیا ہو۔ ساتوان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی
اور چچا اور قرابت والے ولی نہین ہین مگر وصی ہو سکتے ہین۔

(مادہ ۹۷۵) اگر ولی صغیر باتمیز کو اذن ندیوے تو حاکم دیسکتا ہے
بشرطیکہ صغیر کے حق مین مفید ہوا اور پہر اور ولی اوسکو حجر نہین کرسکتا ہے

(مادہ ۹۷۶) ولی جب مرگیا تو اوسنے جو اذن دیا وہ بھی باطل
ہوگیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے
سے اذن باطل نہوگا۔

(مادہ ۹۷۷) جس حاکم نے اذن دیا تہا وہ ہی حجر بھی کرسکتا ہی مگر
اوسکی باپ کو یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جایز نہین ہی کہ حاکم کے
مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کرسکین۔

(مادہ ۹۷۸) عقود صغیر ممیز کے حکم مین ہے۔

(مادہ ۹۷۹) مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۸۰) مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے بمنزلہ عاقل کے ہے —

(مادہ ۹۸۱) صغیر کے بالغ ہونے پر فورًا اوسکا مال ندیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہولیوے تب دیوین —

(مادہ ۹۸۲) اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال ندیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جبتک کہ رشد ثابت نہووے

(مادہ ۹۸۳) وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے پاس تلف ہو گیا یا اوسنے خود تلف کیا تو وصی ضمان دیگا

(مادہ ۹۸۴) صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اوسکو دیا پھر اوسکی سفاہت ظاہر ہوئی حاکم اوسکو حجر کر سکتا ہے —

(مادہ ۹۸۵) جب لڑکے کو احتلام ہوا یا اوسکی بیوی کو حمل رہی بالغ ہو جاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے —

(مادہ ۹۸۶) لڑکا بارہ برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے اور دونو پندرہ برس کی تمامی پر بالغ ہو سکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا اور

بالغ نہوا تو مراہق ہے جب تک کہ بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہو گئی اور بالغ نہوی تو مراہقہ ہے جب تک کہ بالغہ ہووے —

(مادہ ۹۸۷) جو سال بلوغ کو پہونچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہین دی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا —

(مادہ ۹۸۸) جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پہونچا اور بالغ ہونیکا دعوے کیا تو اوسکا دعوی قبول نہوگا —

(مادہ ۹۸۹) اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونیکا اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہونگی اور اونکا اقرار معتبر نہوگا اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت کرے تو اونکا اقرار مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونگی اور اسکے بعد اگر یہہ کہے کہ مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرارات کئے ہین وہ سب فسخ ہو جائین تو یہہ دعوی اوسکا قابل التفات نہوگا —

فصل سویم سفیہ محجور کے بیان مین

(مادہ ۹۹۰) سفیہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا یا اونکے وصی اوسکے ولی نہین ہین —

(مادہ ۹۹۱) حجر سے پہلے سفیہ کے معاملات تو ولی ایسی ہی ہین جیسے

سب لوگون کی اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

(مادہ ۹۹۲) سفیہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہی سفیہ کے مال مین سے دیا جاویگا۔

(مادہ ۹۹۳) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہی اگر حاکم اوسمین منفعت دیکھے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہین۔

(مادہ ۹۹۴) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کری صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہی یا اوسکے بعد جو زاید ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگون کے حقوق مجور کے مال مین سے ادا ہوتے رہین گے

(مادہ ۹۹۶) سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بحسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھیگا اور زیادہ کو باطل کریگا۔

(مادہ ۹۹۷) سفیہ جب صلاحیت پیدا کر لے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھا دیگا

فصل چہارم مدیون مجور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہی اور قرض خواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم

اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا نکری تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پر پہلے وہ مال نکلے کہ اوس سے ادای دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیوے پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے۔

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہی کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارت مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنے سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا بمقدار ضرورت اوسکے لئے کپڑے چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہی اور ہلکی قیمت کا کپڑہ بھی پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچکر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑہ بنا دیگا اور ایسا ہی اگر اوسکے بڑی حویلی ہی اور چھوٹے گھر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گھر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا۔

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاویگا جب تک کہ اوسپر حجر ہی۔

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی مال فروخت ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے

سب لوگون کی اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

(مادہ ۹۹۲) سفیہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہی سفیہ کے مال مین سے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۹۹۳) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہی اگر حاکم اوسمین منفعت دیکھے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہین۔

(مادہ ۹۹۴) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کری صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہی یا اوسکے بعد جو زاید ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگون کے حقوق محجور کے مال مین سے ادا ہوتے ہین گے

(مادہ ۹۹۶) سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بحسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھیے گا اور زیادہ کو باطل کرے گا۔

(مادہ ۹۹۷) سفیہ جب صلاحیت پیدا کرلے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھادیگا

فصل چہارم مدیون محجور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہی اور قرض خواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم

اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا نکری تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پر پہلے وہ مال نکلے کہ اوس سے ادای دین آسان ہو مثلا پہلے نقد دیوے پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے۔

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہی کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارت مین برباد کردے گا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنے سے منع کردی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا بمقدار ضرورت اوسکے لئے کپڑے چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہی اور ہلکی قیمت کا کپڑہ بھی پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچکر قرض مین دے گا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑہ بنا دیگا اور ایسا ہی اگر اوسکے بڑی حویلی ہی اور چھوٹے گھر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گھر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا۔

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاوے گا جب تک کہ اوسپر حجر ہی۔

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی حال (فرق ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے

پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فرق نہوگا۔

(مادہ ۱۰۰۲) قضیئے باتون سے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ ان سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہی اوسا دنسے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہین ہی اور جو مال کہ اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہی اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا جب حجر اوٹھ جاے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا۔ اور اسکا اقرار اس شرط پر بھی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کمائیگا اوسمین سے ادا کرے گا۔

باب سوم اکراہ کا بیان

(مادہ ۱۰۰۳) اکراہ اوس شخص کا معتبر ہی جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین۔

(مادہ ۱۰۰۴) اور یہہ شرط ہی کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہووی کہ اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرہ مجھپر وہ ضرر پونچاویگا کہ کہتا ہے۔

(مادہ ۱۰۰۵) مجبر جس کام کے کرنے کو کہتا ہی ضروری کہ مجبر کے یا مجبر

علاقہ والون کے سامنے مکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر غائب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تھا اپنی خوشی سے کیا یعنے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور پھر اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۰۰۶) بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کردے تو جایز ہو جاینگے۔

(مادہ ۱۰۰۷) اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کردے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کردونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر پر ضمان آوے گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کردے ورنہ تجکو مارونگا یا قید کرونگا اوسنے ویسا ہی کردیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا۔

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کی بیان مین

(مادہ ۱۰۰۸) شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس مبیع مین شریک ہونا
مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہووین دوسرے حق مبیع مین خلیط
ہون مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایک ایسا باغچہ
بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغچون مین ایک ہی نل سے پانی دیا جاتا ہے
اور اونکی ہمسائگی اس سے متصل ہو یا نہو اور اگر یہہ سب باغچے نہر سے
پانی لیتے ہین کہ اوس سے علی العموم پانی لیا جاتا ہی تو اونکو ایک دوسرے پر
حق شفعہ نہین ہی یا مثلاً بہت گہر ایسے ہین کہ ان سب کے دروازہ راہ
عام پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی سوم یہہ کہ ہمسایہ
متصل ہو —

(مادہ ۱۰۰۹) اب سب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہے
دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ ملاصق یعنے اگر اول شفعہ کا طالب
ہو تو اورون کو حق شفعہ نہین ہے اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو
حق شفعہ نہین ہے —

(مادہ ۱۰۱۰) اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کردیا ہے
تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا دعوے
ترک کرہی تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایک نے حویلی مین سے
اپنا حصہ شایع و مشترک بیچا تو دوسرا حصہ والا شفعہ بہ حصہ خریدیگا اور اگر

یہہ نہو یا اوسنے دعوی ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب
خاص شفعہ لیگا یا یہہ بہی نہو یا دعوی شفعہ سے دست بردار ہو تو ہمسایہ
ملاصق اور متصل کا حق ہے —

(مادہ ۱۰۱۱) اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک
شخص کا ہی تو یہہ دونو آپسمین ہمسایہ ملاصق ہین —

(مادہ ۱۰۱۲) حویلی کی دیوار مین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک
ہین اور اگر دیوار مین تو شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بانسہ دوسرے
گہر کی دیوار تک پہیلے ہوے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق ہین نہ شریک
اور نہ خلیط کیونکہ صرف بانسے کے سرے دوسرے کی دیوار پر ہونے سے
شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے —

(مادہ ۱۰۱۳) اگر ایک حویلی مین کئی شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور
دوسرے کا حصہ چہٹا ہی اور ایک کا حصہ ثلث ہی اب نصف حصہ والے نے
اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوس کو
خریدینگے نہ یہہ کہ ثلث والا ثلث لیگا اور سدس والا سدس لیگا —

(مادہ ۱۰۱۴) اگر دو قسم کے خلیط موجود ہون ایک وہ کہ اس باغچہ
مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر پانی لیتا ہی اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے
پانی لیتا ہی تو جو نل والے ہین اونکو استحقاق شفعہ حاصل ہی بہ نسبت اون لوگون

ہے کہ اس چھوٹے نہر مین سے پانی لیتے ہین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ
بیچا گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور سب
پانی لینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اوسکا
دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ مین سے
نکلا ہی تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ اور کوچے
کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ
نکلا ہی کوئی گھر بکا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین

(مادہ ۱۰۱۵) ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو
خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہی اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے

(مادہ ۱۰۱۶) حق الشرب حق طریق پر مقدم ہی اگر ایک باغچہ ہی کہ اوسکا
ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہی تو
حق الشرب والا مستحق شفعہ ہے —

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۰۱۷) شفعہ کے شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو —
(یعنی زمین) اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین
وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہو سکتا ہی —

(مادہ ۱۰۱۸) شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بھی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین

وقف شفیع نہوگا —

(مادہ ۱۰۱۹) زمین وقف اور زمین نزولی مین جو درخت لگائے
گئے ہین اور مکانات جو بنائے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے
ہین اسمین شفعہ جاری نہین ہی —

(مادہ ۱۰۲۰) جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے
بیچے جائے تو درخت اور مکانات بھی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط
عملہ اور درخت بیچے جائین تو شفعہ نہوگا —

(مادہ ۱۰۲۱) بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہو سکتا ہے —

(مادہ ۱۰۲۲) ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط
کے ساتھہ اپنا گھر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچھہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے
ہی اسپر دعوے شفعہ قایم ہوگا (کیونکہ یہہ ہبہ ابتداءً ہبہ ہی اور انتہاءً بیع ہے)

(مادہ ۱۰۲۳) جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اوسمین شفعہ نہین
ہے مثلاً ہبہ بے عوض کی گئی یا وصیتاً یا ورثتاً دی گئی —

(مادہ ۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً
نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہی تو اوسکا حق شفعہ
ساقط ہوگیا اوسکو دعوی شفعہ نہین ہے اور ایسی ہی ہے سنکر
کہ زمین بک گئی مشتری سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ

ساقط ہوگیا اور ایسا ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوادی تو اب اوسکو حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰)

مادہ ۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسے لئے جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض مین دی گئے تو خدمت حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہی جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کے گئے شفعہ نہین ہے

(مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہی کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہوجاوے اسیلئے بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہولے حق شفعہ نہین ہی اور بیع بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہی تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہی جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رؤیت شفعہ کا مانع نہین ہے —

(مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا اسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری نہین ہوسکتا ہی یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے —

فصل ثالث طلب کا بیان

(مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضروری ایک طلب مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک —

مادہ ۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جانے بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہی کہ گواہ کرلیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ مبیع کے پاس جاکر دو گواہون کو یہہ کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تونے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے کہ مبیع اوسکی قبضہ مین ہے کہ تونے اپنے زمین بیچی ہی اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بھی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا اور اگر شفیع دوری طلب تقریر و اشہاد ممکن نہین ہی تو کسی کو وکیل کرکر لکھہ بھیجے اور اگر کسی وکیل کو نہ پاوے تو خط لکھہ بیجے —

(مادہ ۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر اور اشہاد کی لازم ہی کہ حاکم کے یہان نالش کری اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین —

مادہ ۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچھہ دیر لگائے مثلاً عقد بیع کی سنتی کے وقت ایسے حالمین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کر رہا تہا یا بی طلب شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہوگیا حق شفعہ ساقط ہوگیا۔

ساقط ہوگیا اور ایسا ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوادی
تو اب اوسکو حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰)

مادہ ۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسلیئے
جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے
مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض مین دی گئے تو خدمت
حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہی جسکی عوض گہر
دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کے گئے شفعہ نہین ہے

(مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہی کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہوجاوی
اسیلئے بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہولے حق شفعہ
نہین ہی اور بیع بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہی تو حق شفعہ ہوگا اور اگر
بایع کو اختیار ہی جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار
عیب اور خیار رویت شفعہ کا مانع نہین ہے —

(مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا آپسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری
نہین ہوسکتا ہی لیئے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے —

فصل ثالث طلب کا بیان

(مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضروری ایک طلب
مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک —

مادہ ۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جلسے بیع کے خبر سنی فوراً
ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا
شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہی کہ گواہ
کرلیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ مبیع کے پاس جاکر دو گواہون کو
یہہ کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر
کہے کہ تو نے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے کہ مبیع اوسکی قبضہ
مین ہے کہ تو نے اپنی زمین بیچی ہی اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا
شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بھی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا
اور اگر شفیع دوری طلب تقریر و اشہاد ممکن نہین ہی تو کسی کو وکیل کرکر
لکھہ بہیجے اور اگر کسی وکیل کو نہ پاوے تو خط لکھہ بہیجے —

(مادہ ۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر اور اشہاد کی لازم ہی کہ حاکم کے یہان
نالش کری اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین —

مادہ ۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچھہ دیر لگائے مثلاً عقد بیع کی سستی
کے وقت ایسے حالین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس
مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کر رہا تہا یا بی طلب
شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہوگیا حق شفعہ ساقط ہوگیا —

(مادہ ۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت
تک تاخیر کیا کہ اوسمین اوسکا کرنا ممکن تہا بلکہ خط لکہنے مین
بھی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہو گیا۔

(مادہ ۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور اشہاد کے طلب خصومت
مین بے عذر شرعی ایک مہینے تک تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوا
مثلاً کہین دور و دراز سفر پر تہا۔

(مادہ ۱۰۳۵) مجورین کا ولی اونکی طرف سے حق شفعہ کا
طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہو گیا
بعد بلوغ اوسکو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

(مادہ ۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری کے رضامندی سے
یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرنے تو مالک ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری
ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداءً بیع و شرا مین
ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بھی ہونگے مثلاً خیار عیب و خیار
رویت۔

(مادہ ۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابھی نہ برضامندی مشتری

یا بحکم حاکم مر گیا تو حق شفعہ وارثون کو نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر و اشہاد کے
اپنا گہر بیچ ڈالا کہ جس کے سبب سے اس گہر بیچے ہوئے کا شفیع ہوا تہا تو حق شفعہ باطل ہو گیا

(مادہ ۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گہر کا مالک ہووے
اوسکے متصل دوسرا گہر بک گیا تو واسطے اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسلئے شفیع کو یہہ حق نہین ہے
کہ مبیع مین سے کچھ لیوے اور کچھ چہوڑ دیوے۔

(مادہ ۱۰۴۲) کئی شفیع اگر ہون تو کسیکو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنا حق شفعہ
دوسرے کو ہبہ کر دے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا

(مادہ ۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم
اپنا شفعہ چہوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد
ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے

(مادہ ۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھ چیز زیادہ کی تو
شفیع کو اختیار ہے چاہے چہوڑ دے چاہے قیمت اصل بنا کے اور قیمت
زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھ بنا کیا یا درخت لگائے تو
شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختونکے دیکر لیوے
اور یہہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکہاڑ لو۔

کتابِ دہم

شرکتونکا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور آٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحاتِ فقہیہ کے بیان مین

مادہ (١٠٤٥) باعتبار لغت کے کئی آدمیونکو یک چیز مین خصوصیت ہوجاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتی ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو اسلئے شرکت دو قسم ہے۔

قسمِ اوّل شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا۔

دوم شرکتِ عقد اور یہہ شریکونکے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکی تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمونکے سوا ایک شرکتِ اباحت بہی ہے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اسبات کی حاصل ہے کہ شے مباح پر اپنا قبضہ کرکر مالک ہوجاوے مثلاً کنوئی کا پانی

مادہ (١٠٤٦) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور اسکے بابمین اوسکا ذکر آئے گا۔

مادہ (١٠٤٧) حایط دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑیونسے بنائی جاتی ہے اسکے جمع حیطان ہے (یہہ مخصوص اوس ملک مین ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتہر کی بہی بنتی ہے)۔

مادہ (١٠٤٨) جو لوگ راہِ عام مین گزرین اونکو مارّہ کہتے ہین۔

مادہ (١٠٤٩) قنات تفیح قاف اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے۔

مادہ (١٠٥٠) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نونِ مشددہ وہ حد اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارن پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنیات ہے

مادہ (١٠٥١) احیا زمین گو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

مادہ (١٠٥٢) پتہر وغیرہ کا زمین پر حد بندی کے واسطے رکہنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کرسکے

مادہ (١٠٥٣) انفاقِ مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

مادہ (١٠٥٤) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ ہے کہ اپنے حوایج اور زندگی مین خرچ ہوتا ہے

مادہ (١٠٥٥) تقبل کسی کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

مادہ (١٠٥٦) متفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکون کو کہتی ہین۔

مادہ (١٠٥٧) راس المال سرمایہ ہے۔

مادہ (١٠٥٨) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے۔

مادہ (١٠٥٩) البضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فائدہ سب صاحبِ مال کا حق ہی راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع اور لینے والا مستبضع ہے۔

بابِ اوّل شرکتِ ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین۔

فصلِ اوّل شرکتِ ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنی ایک چیز کئی آدمیون کے
ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئی آدمیون نے ایک چیز کو ملکر خریدا
یا ہبہ قبول کیا یا وصیت لیا یا وارث ہوے یا اونہون نے اپنا مال ملا دیا یا
اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اوسمین تمیز نہین ہو سکتی ہے تو یہہ سب اوس مال مین
حصہ دار شریک ہونگی۔ ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اونکے گٹھریان
پھٹ کر اونمین کا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اونکا مال مشترک ہو گیا۔

مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمے کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے
کہ تمیز نہین ہو سکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہوئی گئے تو ایک دینار ان دو کا
مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے

مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرا جبری۔

مادہ (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے
مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا تھے ملا لینا۔

مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئے آدمی
ایک مال کے وارث ہوے یا کئے آدمیونکا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا۔

مادہ (۱۰۶۵) کئے آدمیونکا ودیعت کو شریک ہو کر لینا شرکت اختیاری ہے
اور آندہی سے کسے کا جبہ اوڑ کر ایک گھر مین جا پڑا کہ جسمین کئے آدمی شریک ہین
شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکے حفاظت کرینگے۔

مادہ (۱۰۶۶) پہر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دوم شرکت دین۔

مادہ (۱۰۶۷) شرکت عین ایک مال موجود و معین مین جو کئی مشترک ہون مثلاً
ایک بکری مین کئی حصہ دار ہین یا ایک زیور مین۔

مادہ (۱۰۶۸) شرکت دین۔ ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمی اپنی حصہ کے
موافق شریک ہو کر قرضدار ہو جائین۔

فصل دویم اعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۶۹) جب اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کر سکتا ہی سب
شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کر سکتے ہین۔

مادہ (۱۰۷۰) سب شرکا حویلی مشترک ہین ملکر رہ سکتے ہین اگر ایک شریک کسی اجنبی کو
اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کر سکتے ہین۔

مادہ (۱۰۷۱) ملک مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ دارونکے بالاستقلال
تصرف کر سکتا ہی بشرطیکہ اورون کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ ڈالے۔

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کر سکتا ہے کہ اپنا حصہ
میری ہاتھہ بیچ دے یا میرا حصہ خرید لے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے
اور حصہ دار غائب ہے نہو وین تو تقسیم کر سکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے
تو نہایو استعمال ہوگا کہ باب ثانی مین اسکا ذکر ہوگا۔

مادہ (۱۰۷۳) اموال مشترکہ کے منافع حصہ دارونین بقدر اونکے حصونکے

تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہہ کہی کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ماکے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر بر گیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتے کہایا تو انڈی اور بچہ کبوتری والے کے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر یک دوسریکا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جایز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنی حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر بہی اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتہہ متعلق ہے ۔ مثلاً شرکت گہوڑا یک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت دار کے پاس جاکر مر گیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا ۔ یا مدت تک اپنی ہی استعمال مین جو لایا تو دبلا ہو کر قیمت گہٹ گئے تو دوسریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلے مشترک مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا ۔ اور اوسکے بے تعدے اگر گہر جل جاویگا تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۱۰۷۶) اراضی مشترک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دوسر حصہ دار

محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار مالک زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہی مگر زراعت سے زمین کی قیمت گہٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا ۔

مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بہی کرایہ مین حصہ دیگا

مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہر نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکی رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے ۔

مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریک غایب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہو وے تو یہہ رضامندے پر دلالت کرتا ہے ۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریک غایب ایسا ہی کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غایب کے رضامندی نہوگی ۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہنا اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون چیزون مین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے

مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت سے تغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چہہ مہینے رہے اور چہہ مہینے چہوڑ دے یا باقی چہہ مہینے بہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے رضامندی دلالۃ نہوگی تو اوسکو رہنا جایز نہوگا

مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہو گئی تو ایک حصہ دار

دوسریکے حصہ مین بے اجازت اوسکی غیبت مین نہین رہ سکتاہی پر حاکم غایب کے حصہ کو کرایہ دیکر زرِ کرایہ بحفاظت رکہی گا۔

مادہ (۱۰۸۳) مہایاۃ بے نالش و بے حکمِ حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا ویساہی مین تیرے حصہ مین رہونگا مگر چاہین تو تقسیم کر سکتے ہین اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اگر رہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زرِ کرایہ مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوا اپنا حصہ لیگا۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضیٔ مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہوگا زراعت کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا۔ اور اگر یہہ جانے کہ ترکِ زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو اون دلاتا نہین ہے مگر شریک کلِ زمین مین زراعت نکریگا اور اپنی حصہ مین کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا ہے

اور سالِ آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کریگا نہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کلِ زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریک حاضر نے بی اطلاع حاکمِ زراعت نکی ہو تا عشر اور خراج ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غایب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریکِ غایب بیچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اگر اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسریکے پاس ودیعت ہے اسلئے اگر شریک نے اپنا سب مال مشترک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہوگیا تو دوسریکے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریکِ ثانی کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے ہاتہہ بے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے۔ دیکہو مادہ (۲۱۵) مگر اموالِ مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصلِ اول مین گزرا۔

ماده (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمین موروثے مین باجازت شرکا بالغین
اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل سب مشترک ہوگا اور اگر اپناہی دانے
غلہ بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اوسکا
ضمان دیگا۔ دیکھو مادہ (۹۰۷)

ماده (۱۰۹۰) بے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے
کچھہ روپیہ لے لیا اور تجارت کیے اوسمین نقصان آیا تو یہہ نقصان اوسکے ذات پر
ہوگا کہ جیسا نفع کا بہی وہی مستحق ہوگا اور وارثونکو اوسمین حق نہوگا۔

فصلِ ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان۔

ماده (۱۰۹۱) دو آدمیونکا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہی سبب سے ہے
تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگے اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا ابیان آتا ہے

ماده (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک
ہوتے ہین ویساہی دین بہی اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے۔

ماده (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا
تو اس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

ماده (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہ قرض
دونونکا مشترک ہوگا جب ہر ایکنے جداجدا قرض دیا تو یہہ قرض مشترک نہوگا
بلکہ ہر شخص جداجدا قرض خواہ رہی گا۔

ماده (۱۰۹۵) اگر ایک ہی صفقہ مین ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصہ کے
مذکور نہوئی تو زرِ ثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہریک حصہ الگ الگ بیان ہوا
کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسری کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شئی روپیہ
سکۂ خالص اور چوتہی کا حصہ اتنے روپیہ سکۂ غیر خالص تو زرِ ثمن مین سب حصہ دار
نہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہین گے۔

ماده (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گہوڑا اور دوسرے نے اپنی گہوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک ہی
قیمت سے بیچے تو زرِ قیمت دونونکا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایکنے اپنے
اپنے قیمت جداجدا بیان کر دے تو مشترک نہونگی بلکہ ہر یک شخص اپنے
اپنے قیمت کا جداجدا طالب رہیگا۔

ماده (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تہی اپنے مال مشترک
مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے۔

ماده (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصونکو کہا کہ میرا دین ادا کر دو اونہونے اپنے مال
مشترک مین سے دیدیا تو دونو اس شخص پر مشترک طالب رہینگے۔ اور اگر
ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہونگی۔

ماده (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور
جو کوئی اپنا دین کچھہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے۔

ماده (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کر سکتا ہے

اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کر کے
اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۱) دینِ مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورونکو
بہی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا
اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق
اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصونکا دین مشترک نصفا نصف ہے
ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کر لئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو دوسرا
حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک
متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک نہوگا مگر دوسرا حصہ
دار بمقدار اپنی حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر
دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دینِ مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑہ لیکر صلح کر لی
تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑو ثمن سے حصہ دیوے
یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوس مین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے یک حصہ دار نے کل دین یا خود دین وصول کر لیا

یا اپنی حصہ مین کچہہ مال خرید لیا یا مدیونسے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے
صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جائز رکہے
اور اپنا حصہ لیلیوے جیسا ابہی بیان ہوا اور جا ہی یہہ معاملہ جاری نہ رکہے
اور اپنا حصہ لیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ ہا تو
یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا
اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جائز نہ رکہا تہا تو اب
اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا
اور بے تعدے اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا
کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) یک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسے کام کے لئے
بمقدار اپنی حصہ کے مزدورے پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار
اسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیونسے کچہہ رہن لے لیا
اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار
ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دونونکے مشترک تہے ایک
شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسکا

نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو درہم اس حصہ دار سے لیلیگا

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسیکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنی حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین دوسرا حصہ دار بہی شریک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) یک حصہ دار اپنا حصہ مدیونکو ہبہ کردے یا ابرا کردے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سبب سے شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا۔

مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیونکا مال تلف کردیا اور مدیون نے اپنی مالکی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لی تو دوسرا شریک اپنی حصہ کے موافق اوس سے لیگا لیکن اگر یک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوکر دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے۔

مادہ (۱۱۱۲) یک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئی بے اجازت اور شریکوں کے مدت مقرر نہین کرسکتا ہے۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیونکے ہاتہہ اپنا کچہہ مال بیچا تو وہ شخص بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر یک دوسرے کے لئی کفیل نہین ہے۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین۔

فصل اوّل تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کردینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسے مقیاس کے ساتہہ مثل گز یا وزن یا کیل کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتی ہین۔

مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے یک یہہ کہ جتنی حصہ کہ ہر ہر فرد مین مشترک ہین انکو ایک ہی فرد مین جمع کرنا مثلاً تیس بکری مشترک کو تین دہائیوں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین۔ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک شے معین مین متعین کرنا مثلاً یک قطعہ زمین کو دو ٹکرون مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد ہی کہتے ہین

مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتہہ جو ہوتے ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ ایک کیل گیہون جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ نصفا نصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا یہ قسمۃ الطبع ایک کو ایک حصہ دینا اور دوسرے کو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کرکے اوسکے حصہ بدلے اوسکو دیا۔ ایسے ہی یکقطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر چیز مین نصف نصف حق ہے بہ قسمۃ تفریق دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو ایکحصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے۔

مادہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جائز ہے مگر جب تک کہ

حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلیوے یہہ تقسیم کامل نہوگی اسیلیے اگر غایب کا
حصہ تلف ہوگیا تو یہہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونونمین مشترک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۸) قیمتی چیزونمین غالبا قسمت مبادلہ ہوتی ہے اور مبادلہ بالتراضی ہوتا ہے
یا بحکم قاضی۔ تو بدون اجازت شریک غائب کے قیمیات مین تقسیم کرکے
اپنا حصہ لینا جایز نہین ہے۔

مادہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ
اور انڈے مثلیات مین اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور
موزونات متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جسمین جو ملے ہوئی ہین قیمتی ہین
یعنی ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح خلط ہوجاوے کہ تمیز نہوسکے تو قیمتی
ہوجائنگے اور گرے نانبی کی چیزین بیہ قیمتی ہین اور جازم اور شطرنجے جو
گزون کے حساب سے بکتی ہے اور ان مین تفاوت بہت نہین ہے
وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور وہ عددیات متفاوتہ جنکی قیمت مین
تفاوت بہت ہے تربوز وغیرہ سب قیمتی ہین اور قلمی کتابین قیمتی ہین اور
چہاپہ کے کتابین مثلی ہین۔

مادہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دونو دو دو قسم ہین قسمت الرضا
اور قسمت القضا۔

مادہ (۱۱۲۱) دونو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی ہوکر تقسیم

کرلین وہ قسمت الرضا ہے۔

مادہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب حصہ دارونکے بحکومت تقسیم کردے اسکو تقسیم قضا کہتے ہین

فصل ثانی تقسیم کے شرطونکا بیان۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے
پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چہوڑکر مرگیا تو
آپسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کرلیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث
لیوے اور فلانکے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح نہوگا اور اسیطرح ہر ایک
وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکہو فصل ثالث
باب اول۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے نے
کہا کہ گیہونکے اس ڈہیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگی

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسیلئے
اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوگی اور ایسی ہی
اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور
دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو
تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ
مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہے

کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے مثلاً قطعہ زمین ۱۶۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۲۰ گز زمین لیوے اور اگر دونو حصونمین سے کسے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہوگے اور اگر اس کا حصہ دوسریکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار رہوگا گویا اس ایک حصہ مین یک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک ہر بمقدار نقصان رجوع کرے ۔

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز نہوگا اگر اصل مالک یہہ کہے کہ تونے اچھا کیا اور اپنی حصون پر تصرفِ مالکانہ کیا یعنی اپنا حصہ بیچڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہوگے ۔

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر ہوا اور اسمین نقصان فاحش نہوا اسلئی غبنِ فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکون نے اپنا اپنا حصہ جدا کر کر اپنی قبضہ مین کر لیا دعوئ غبن مسموع نہوگا ۔

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسیلئے اگر ایک موجود نہو قسمت رضا صحیح نہوگے اور اگر انمین صغیر ہے کہ اوسکا ولی

وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولی ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسی ایک شخص وصی مقرر کر کر تقسیم کرا دیگا ۔

مادہ (۱۱۲۹) قسمت القضا مین دعوی کرنا شرط ہے یعنی جبتک حاکم کے یہان کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا ۔

مادہ (۱۱۳۰) اگر کئی حصے والے تقسیم کا دعوی کرین اور یک جاہی کہ تقسیم نہو تو اگر مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے

مادہ (۱۱۳۱) مال قابلِ القسم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود ہے بعد تقسیم کے بہی لے جاوے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے ۔

فصلِ سوم قسمت جمع کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمتِ القضا جاری ہو سکتی ہے یعنے حاکم یک شخص کو بلا کر تقسیم کر سکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی ۔

مادہ (۱۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و تفاوت بہی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہووے ہر شخص اپنا تمام حق لیکر مالک ہو سکتا ہے مثلاً کچھہ گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو انکا موافق حصونکے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے مالک مستقل ہو جاتا ہے اور اتنی درہم سونا گلا یا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندے گلائی ہوئی اور اتنی وزنکا تانبا اور لوہا یا اتنا کیر ۱۱ ادن کا یا اتنا کہر انراز ، کہ

یا اتنی انڈی سب قسم مثلیات ہین۔

مادہ (۱۱۳۴) قیمتی جنس والے چیزین اگرچہ اونکے افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جز جز ہونیکے قابل تقسیم نہین ہین مثلاً پانچسو کریان دو آدمیو نہین مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور سو گای۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہو گے یعنی جتنی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنی حاکم کو یہہ جایز نہین کہ یک شریک کے نالش پر قسمت جمع تقسیم جبراً کر دی مثلاً ایک شریک کو کسقدر گیہون دی دیوی اور دوسریکو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر جو دی دیوے اور تیسریکو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتہی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کر لین تو جایز ہے۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہوتے ہین

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چہوٹا جواہر اور چہوٹے موتے جنکے قیمت مین کچہہ تفاوت نہین ہے اور الماس متحد الجنس ہین۔

مادہ (۱۱۳۸) حویلیان اور دوکانین اور اسباب سب مختلف الجنس ہین بقسمہ جمع تقسیم نہین ہو سکتی ہین مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسریکو یک حویلی بقسمت قضا دیوین جایز نہین ہے بلکہ بوجہ قسمت تفریق دیسکتی ہین

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۳۹) جس شئے مشترک کے حصہ کرنمین کسیے شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جادین کہ ہر حصہ مین مکان بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہین یا کنوی کہودا جاسکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل مردانہ اور دوسرا زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر حصہ کو یک یک گہر بورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی مین قسمت قضا جاری ہو سکتی ہے یعنی اگر یک شریک تقسیم کا مدعی ہو اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا۔

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم مین یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین اسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہین ہے اور اول مدعی تقسیم ہے حکم تقسیم جبراً کرادیگا مثلاً ایک حویلی مین یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہو سکتا ہے اور دوسریکا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمین کچہہ آرام نہین ہو سکتا ہے

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہو سکیگی
مثلاً چکی اگر تقسیم ہووئی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلیئے اگر یک حصہ
دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہوکر تقسیم کر لین تو جائز ہے
اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چہوٹے کوٹہری اور دیوار
جو دو گہرونمین مشترک ہو تقسیم نہین ہو سکتی ہین اور ایسی ہی جو چیز بدون توڑنے
اور کاٹنی کے تقسیم نہو سکیگی اسکا بہی یہے حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین
اور گاڑی اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہوکر تقسیم نہین ہو سکتی ہے
ویسے ہی اوسکے جزجزا ور جلد جلد ہوکر تقسیم نہین ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور کسیکو
اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب التقسیم ہے اور ایک نہین تو
اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم
نہین ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور بہی ہے کہ وہ اسی
راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کر سکتی ہین۔

مادہ (۱۱۴۴) مسیل کا بہی یہہ ہی حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد
ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئی جدا جدا مل سکتی ہے یا اونکے
لئی سوائی اس نالے کے اور بہے نالیان پانی کے ہین تو تقسیم ہو سکتی ہی ورنہ نہین

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جائز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اوسمین
حق مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ بہی جائز ہے کہ دو شریک زمین
مشترک تقسیم کر لین اور رقبۂ زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسریکو فقط حق مرور
اوسمین ہے۔

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکونمین مشترک ہو سکتی ہے
ویسی ہی یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہووے۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان۔

مادہ (۱۱۴۷) مال مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور
عددیات شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزین گز سے تقسیم کرنا چاہین۔

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتے ہے مگر درخت اور بنا قیمتاً تقسیم ہوتے ہین

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم
قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کر کے قیمت پورے کے جاوی
تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہوکر جسقدر کم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت
لگی جائی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہئی۔

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتارلیں اور
سب زمین پیمایش کر لین اور عملہ کی قیمت الگ لین اور حصہ الگ الگ

اور برابر اسطرح کرلین کہ ایک کو دوسرے سے علاقہ نہ رہے اور حق الشرب
اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کرلین اور حصہ اول و دوم و سوم
مقرر کرلین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اول اور جسکا
نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اوسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے
اور علی ہذا القیاس۔

ماده (۱۱۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کے لئی ہے
تو اون پر برابر تقسیم ہونگے عورتون اور بچون کا نام دفتر مین درج نہین
ہوتا ہے اور اگر عمارات اور مکانات کی حفاظت کے لئی ہین تو جسقدر
کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ بہی ہوگا
دیکھو ماده ۸۷ الغرم بالغنم۔

فصل ششم خیارات کے بیان مین۔

ماده (۱۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت خیار عیب جاری ہوتا ہے
ویسا ہے تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً آپسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک کے
حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جو اور تیسرے کے اتنی
بکریان اور چوتہے کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کی کہ اتنی
دنکا ہمکو اختیار رہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین
اور ایسے ہی اگر بے دیکہی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم

قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے۔

ماده (۱۱۵۴) قیمیات متحدة الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار
عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے
کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین ادا کرین
اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکہی تہین تو دیکہنی پر اختیار ہے
اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونمین نکلا تو بہی اختیار ہے۔

ماده (۱۱۵۵) مثلیات متحدة الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین
ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو دعوے
خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگی۔

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان۔

ماده (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہوجاتی ہے۔

ماده (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہوچکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے۔

ماده (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضائی ہے
تو تقسیم کرنی سے رجوع کرسکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے۔

ماده (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرلین تو
جایز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کردین۔

ماده (۱۱۶۰) اگر تقسیم مین غبن فاحش واقع ہوا تو فسخ ہوکر دوبارہ تقسیم برابر ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرصدار مر گیا ہی تو تقسیم فسخ ہو گے یا سب وارثون نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہو انہے معاف اور ابرا کر دیا یا مورث نے اور مال بہے چھوڑا کہ دین اوس سے ادا ہو سکتا ہے تو تقسیم فسخ نہو گے

فصلِ ہشتم تقسیم کے احکام

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہو جاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچھہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کر سکتا ہے جیسا بابِ ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصونمین تقسیم ہو وئے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگاوی چاہے کنوا کہود ے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بناوی عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کر سکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے ۔

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچھہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی ۔

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامانکے تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہونگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہین گے خواہ تقسیم کے

وقت الفاظ عام مثل جمیع حقوقہا مذکور ہوون یا نہون ۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہر حال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہو ۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کے گئی کہ طریق اور مسیل دوسرے کے حصہ مین ہے تو شرط معتبر ہے ۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسیکے ساتہہ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف پہرا جا سکتا ہے ۔ تو پہرجائیگا وقتِ تقسیم کے لفظِ عام جمیع ہونا کہا گیا یا نکہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنے کے قابل نہین ہے اور وقتِ تقسیم کے لفظ جمیع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا ہی باقی رہیگا اور اگر وہ لفظِ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہو جائیگی اور مسیل کا حکم بہی یہہ ہے ۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلی مشترک ہے اور اوسمین دوسرے گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کر سکتا ہے مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنی دین گے جیسا تہا اور بیع اس حویلی کے مع اس راستہ کے کہ باتفاق ان تینون کے ہو سکیگی اگر یہہ طریق تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہو گے اور اگر رقبہ طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص اپنا اپنا حق دیگا او

زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جائی فاضل تو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلے والونکا حق ہے اور سیل مانند طریق کے ہے یعنے جب حق سیل حویلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہے ویسا ہے چھوڑا جائیگا۔

مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان مین کسے کا گھر کہ یہہ گھر والے اوسمین سے راستہ چلتی ہین حویلی والے چاہتی ہین کہ حویلی آپسمین تقسیم کرلین تو گھر والا اونکو منع نہین کرسکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گھر والے راستہ رکھین گے۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دونو حصونمین ایک دیوار مشترک ہے کہ یک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین اور دوسرے سرے اور دیوار پر ہین اگر وقتِ تقسیم کے یہہ قرار پایا تہا کہ یہہ کڑیان اوٹہائی جاوینگے تو اوٹہائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو حصہ والونکے درمیان یک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکہے ہوئی ہین اونکا بہی یہی حکم ہے

مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جہکے ہوتی ہین اگر وقتِ تقسیم یہہ ٹہرا تہا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین۔

مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حقِ مرور ہے اور حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریقِ خاص مین کہڑکی (کہنی) اور دروازہ بنا نکال سکتی ہین ار کوچہ والے اوسکو منع نہین کرسکتی ہین۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچہہ مکان بنایا

اب تقسیم کے وقت اگر بنانی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبراً توڑوادینگے

فصل نہم مہایاہ کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاہ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاہ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیزونمین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہین انتفاع ممکن ہوگا۔

مادہ (۱۱۷۶) مہایاہ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال۔ دویم مہایاۃِ مکانی۔ کہ دونو آپسمین ٹہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک یک جانب رہے اور دوسر جانب دوسرا یا گھرونمین سے ایک گھر مین ایک ہے اور دوسرا دوسرے گھر مین۔

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاہ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانونمین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوی

مادہ (۱۱۷۸) مہایاہ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ حصہ دار یکسال اس حویلے مین بعوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسیلئے ذکرِ مدت ضرور ہے۔

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃِ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاہ سے

ہر حصہ لے کو ہر ہر جزو مین حقِ منفعت ہے پس اسنی یک جانب اپنا حقِ منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حقِ منفعت جمع کر لیا اسلئی اسمین ذکر و تعینِ مدت لازم نہین ہے۔

مادہ (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جایز ہے کہ سالِ اوّل اوس مین کون رہے اور سالِ دویم کون رہے ہیسا ہے مہایاۃ مکانی مین ہے قرعہ ڈالنا جایز ہے کہ اِس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے۔

مادہ (۱۱۸۱) اگر اشیا متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے، اور اگر مختلف ہے تو نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ یک گہر مین رہون اور دوسرا دوسرے گہر مین تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے اور ایک چاہی کہ مین گہر مین رہون اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور مین حمام کا کرایہ لون تو بے تراضی جبراً مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۲) قابل تقسیم مین ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے تقسیم کا دعوی جاری ہوگا۔ اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہاں ہے اور دوسرا اوس سے ناراض ہے تو مہایاۃ جبراً ہو سکیگا۔

مادہ (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابلِ تقسیم نہین ہین اونمین مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۴) جو چیزین کہ عام منفعت اور عام آرام کے لئی بنائی گئی ہین

اور کرایہ پر جاری کی جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرتے رہین مثلاً کشتی چکی قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینی سے انکار کری تو مہایاۃ جبراً ہوگا کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دنکا دوسرا اور اگر ایک کی باری مین کرایہ زیادہ آوئی تو زیادہ سب مین شرکین یعنی بدام مساوی تقسیم کرینگے

مادہ (۱۱۸۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جایز ہے ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جایز ہے۔

مادہ (۱۱۸۶) اگر کوئی چیز ایسے ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنای گئی ہے مثلاً حویلی رہنی کے لالے اپنی اپنی باری کرایہ دینا ٹہرا اگر ایک کے باری مین کرایہ زیادہ آیا تو اوروں کو اوس زیادہ مین کچھ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۹۷) اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچھ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادے مین دوسرے کو حق نہوگا۔

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص یک درخت کا پہل لیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا مثلاً دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کری اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہو سکتا ہے مگر جبتک کہ ایک شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو بی انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہو سکتا ہے

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو بحکم حاکم ہوا اوسکو سب راضی ہو کر فسخ کرسکتی ہین تا ایک شخص

مادہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار بیع یا تقسیم کی لئی مہایاۃ فسخ کرسکتا ہے اور بی سبب اگر فسخ کرتا جائی تو حاکم اوسکے مدد نہ کریگا۔

مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب حصہ دار و نکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہو سکتا ہے۔

باب سویم جو مسایل کہ دیوارون اور ہمسایون سے متعلق ہین اوس مین چار فصلین ہین۔ فصل اوّل املاک کے احکام کے قواعد

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کرسکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہہ شخص مالک کو اوسمین تصرف کرنے سے منع کرسکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گھر ایک کا ہے بالاخانہ والے کو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے ورنہ بے اجازت بالاخانہ والے کے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے کیونکہ یہہ توڑ دیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پزیر ہوگا اور مکان زیرین والے کو اسپر یہہ حق ہے کہ چہت قایم رکہے تا بارش اور دہوپ سے محفوظ رہے۔

مادہ (۱۱۹۳) اگر دونو کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک آمد و رفت کرسکین گے ایک دوسرے کو منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سب کا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنائے یا اوپر مکان بنائے

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی مین ایک شخص نے کوٹھری بنائی تو اوسپر سائبان ایسا کہڑا کرکے کہ ہمسایہ کی ہوا روکدے اگر کہڑا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے ہے اوسقدر کاٹ دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختون کی ڈالیان دوسرے کے باغ یا گہر پر سایہ انداز ہین کہ اوس سے ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہولنے کیلئے ڈالیونکے کاٹنی یا اوٹہالینیکا حکم کرین گے اور اگر یہہ دعوے کرے کہ تیرے درختون کے سایہ مین میرے باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر ہے تو درخت نہین کاٹے جائین گے۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہووے مالک کو اوسکے ملک مین تصرف سے منع نہین کرسکتے ہین۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان۔

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھہ رکہنا یا بنانا جایز ہے جب تک کہ ہمسایہ کو ضرر فاحش نہووے

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو حوایج اور منافع اصلی مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہووے یا اسکے گہر کے بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش دفع کیا جاوے مثلاً ایک گہر کے پاس لوہار نے دوکان لگائی یا خراس یعنی چکی لگائی تو لوہا کوٹنی سے ا

چکی چلنی سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیلی نے کولہو کہڑا کیا ہے تیل کی بد بو کے
یا دہوین سے رہنا مشکل ہے۔ جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے۔ یا اپنے
زمین مین چکی کے لئے نہر لایا کہ ہمسایہ کی دیوار کو ضرر ہوا یا ہمسایہ کی دیوار کے
نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے
گہر کے پاس تندور بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوٹہتا ہے کہ رہنا مشکل ہے
اور یا تندور کے پاس مکان بلند بنایا کہ اوس سے اوسکے ہوا بند ہو گئی
تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کی بازار مین باورچی نے دوکان
لگائی کہ اوسکے دہوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہین یا اسکے گہر کے
نہر ٹوٹ گئی اور گہر مین پانی پہیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ
دعوا کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگے۔

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ حوایج اصلی نہین مثلاً ہوا
یا نظرگاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہین ہے اور اگر ایسے
بنا قایم کے کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہو گئی اور ایسا اندہیرا ہو گیا
کہ پڑہنا نہین ہو سکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جائیگی یہہ نہین کہہ سکتے
ہین کہ دروازہ کی روشنی کوٹہرے کے لئے کافی ہے کیونکہ کبہی سردی وغیرہ
کے لئے دروازہ کوٹہرے کا بند کیا جاتا ہے۔ اگر اس کوٹہرے کے
دو روشندان ہین اور ایک روشن دان اس بنا سے بند ہو گیا

تو ضرر فاحش نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنی گہر مین ایسی روشندان بنائی یا ایک بنا بلند بنائی
اور اوس مین روشندان رکہے کہ اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے
رہنی کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنوا دکہلائی دیتا ہے گو اوس مین کچہہ
فاصلہ بہی ہو تو بہی یہہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان
کے بند کرنے کے لئے جبر کرین گے تا زنانہ نہ دکہلائی دے مگر روشندان
بالکل بند نہوینگے مگر ٹٹے جو بنائی گئی اوسکے چہیدونمین سے اگر زنانہ
دکہلائی دیتا ہی تو چہیدون کو بند کر دینگے نہ یہہ کہ ٹٹی توڑ ڈالکر دیوار بنوائی جاوے
گے دیکہو مادہ (۲۲)۔

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قدِ آدم سے اونچے ہین اونکا اس خیال سے
بند کرنا کہ زینہ لگا کر زنانہ دیکہیگا نہین ہو سکتا ہے دیکہو مادہ (۲۴)۔

مادہ (۱۲۰۴) چمن زنانہ کے رہنی کی جائی نہین ہے اگر باغیچہ دکہائی
دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبہی کبہی مستورات اودہر آتے ہین تو اوسکا
نظرگاہ بند کیا جائے صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنی میوہ کی درخت پر چڑہتا ہے اور اس سے
ہمسایہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہو جاؤ
ورنہ بے آواز دئی اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے تو دونو
حصہ داردن پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کے بنائین۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گہر بنایا کہ حویلی قدیم سے
انکو ضرر پہنچا ہے تو اسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بندوبست کرے نہ یہہ
کہ حویلی قدیم والے پر کچہہ دعوے کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان مین
اونمین سے انکا زنانہ دکہلائی دینی لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے
اسی کو اپنا بندوبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کی پاس کسی نے
گہر بنایا تو اونکا یہہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنی سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہوگا
یا بہٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گہر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گہر مین دہوان
اور غبار آتا ہے اوسکے بہی موقوف نہ ہونگے وہ اپنا گہر خود اوٹہا لیوے۔

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوی ہین
اتفاقاً یہہ حویلی گرگئی۔ اب میدان والے نے میدان مین گہر بنایا اور
اسکے بعد حویلی اوسی طرح تیار ہوئی جیسی پہلے تہے اب اگر حویلی کے
روشندانون مین سی اس گہر کا زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو بند نہ کی جائینگے
بلکہ وہ اپنی گہر کا بندوبست کرلین کہ زنانہ نہ دکہائی دیوے۔

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ
دکہائی نہین دیتا ہے۔ ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب روشندانون مین

سے اسکا زنانہ دکہائی دینی لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کرے
مسموع نہوگا۔ بلکہ اپنا بندوبست خود ہی کرے۔

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو ایک حصہ دار بلند نکر سکیگا اور نہ یہہ کہ اوسپر
چڑہکر اپنی بالاخانہ مین جایا کرے اور نہ اوسکو کسیطرح تعمیر دے سکیگا
خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو۔ مگر شریک کو یہہ جایز ہے اگر مکان بناوے
تو اِس دیوار پر کڑیان رکہہ سکتا ہے اور جتنی کڑیان یہہ حصہ دار رکہیگا
اوتنی ہی دوسرا حصہ دار بہی رکہہ سکتا ہے یعنی جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف
ہر حصہ دار بوجہہ رکہہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکہیگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنی کڑیون کی جگہہ بدل دے
یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکہہ دے یا نیچے سے اوپر رکہہ دے
مگر اوپر سے نیچے رکہہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹہا کنوان ہے۔ دوسرے نے چاہا کہ اوسکے
پاس پیخانہ بناوے یا کہارے پانی کی نالی لاوے اوس سے خوف ہے
کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہوجاوے گا تو ضرر اوسکا ضرور دفع
کیا جاوے یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسی ہی اگر میٹہی پانی کی نالی کے
پاس کہارے پانی کی نالی لایا یا پیخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بے توڑے
دفع نہو سکے تو توڑوا دیا جائے۔

فصل ۳ سوم راستہ کا بیان ۔

مادہ (۱۲۱۳) راہِ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہین اب
یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چہتہ بنائے کہ اوسپر اوسکو راہ آمد و رفت
ہوجاوے حاکم منع کریگا۔ اگر بنا چکا اور راہ چلنی والونکو بہی ضرر نہو
تو توڑا نہ جائیگا مگر یہہ کسیکو حق نہین ہے کہ اپنی گہر سے نکل کر اوس چہتہ
مین اگر بیٹہا کرین یا پائخانہ پہرین اور اگر چہتہ گر گئی تو پہر نہ بناوینگے ۔
مادہ (۱۲۱۴) راہِ عام مین سے جو چیزین کہ مضرِ عام ہین گو قدیم ہوون اوٹہا دیے
جاوین ۔ مثلاً گہڑکے یا پاخانہ کہ بر وقت جارے ہو ۔
مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے عملہ اگر اپنی گہر کے بنانی کے لئی راہ مین ڈالا
تو حکم ہوگا کہ یک طرف ڈالو اور جلد کام مین لاؤ ۔
مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکی ملک چاہے بقیمت لیکر
راہِ عام مین لگادے۔ اور بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکہو مادہ (۲۶۲،۲۱۵)
مادہ (۱۲۱۷) راہِ عام کے علاقہ کی زمین بقیمتِ مثل خرید کر اپنی حویلی مین
شریک کرسکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنی مین عام ضرر اور ہرج نہووے ۔
مادہ (۱۲۱۸) راہِ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے ۔
مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے۔
مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب کوچہ والونکا مشترک ہے بے اجازت

اہلِ محلہ کی کوئی شخص نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو ۔
مادہ (۱۲۲۱) جس نے کوچہ خاص مین گہر بنایا وہ راستہ مین پرنالہ بے
اجازت اورونکے نہین نکالے گا ۔
مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہِ خاص مین اپنا دروازہ قدیم بند کردیا ہو وہ
یا اوسکا مشتری پہر جاری کرسکتا ہے کہ اوس کا حق ساقط نہین ہوا سکتا ہی
مادہ (۱۲۲۳) اگر راہِ عام پر ازدحام ہووے تو راہ خاص مین سے
گذر سکتی ہین اور راہِ خاص والے اوسکو متفق ہوکر نہ بیچ سکتی ہین
اور نہ تقسیم کرسکتی ہین اور نہ اوسکا شروع سے بند کرسکتی ہین ۔

فصل چہارم حقِ مرور اور حقِ مسیل کا بیان ۔

مادہ (۱۲۲۴) حقِ مرور اور مسیل اور مجرے جیسی قدیم سے ہین ویسے ہی
رہین گے ۔ دیکہو مادہ (۶) اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی
نو حادث ہونے) پر دلیل نہووے متغیر نہین ہوسکتی ہین ۔ اور جو قدیم
کہ خلافِ شرع ہوا اوسکا کچہہ اعتبار نہین ہے یعنی جو چیز کہ تعبہ کے خلاف
بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بہی ہے فوراً ازالہ کی جائی گے
دیکہو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہِ عام پر قدیم سے بہتا ہے
کہ لوگونکو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائی گا ۔
مادہ (۱۲۲۵) کسی کی زمین مین جو کسیکو حقِ مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۶) جس نے کوئی چیز ایک بار مباح کر دی تو اوسکو منع بہے کرسکتا ہے تکلیف اور ضرر کی اگر اجازت سہے ہوگئی ہو تو لازم نہین ہے۔ مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور تو نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک جب چاہے اوسکو منع کر دیگا۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والی نے اس حق والی سے اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا اس حق کا دعوے سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۵۱)۔

مادہ (۱۲۲۸) کسے کی زمین مین کسی کا پانی چہوٹی یا بڑی نالی مین قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہہ حق نہین ہے کہ یہہ کہے مین اب پانی اپنی زمین مین نہین آنے دونگا۔ اور جب اوسکی تعمیر اور صفائی کے ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا ورنہ یعنی بے اوسکے کہ زمین مین نالی داخل کی جائی درست نہین ہوسکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین مین نالی درست کر کے پانی لانے کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت ندیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین مین پانی آنے دے۔

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو یہہ گہر والا اب اوسکو منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گہر ونکے پرنالونکا پانی سڑک پر بہکر ایک شخص کی زمین پر قدیم سے پہونچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہین کرسکتا ہے اگر بند کر دیا تو حاکم بند توڑ دیگا اور بدستور قدیم رکہی گا۔

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اپنی نئی گہر کا پانی کسیکے گہر پر بہاوے۔

مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسیکے گہر مین سے قدیم سے بہتی ہے گہر والا بند نہین کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ گہر بک جاوے تو مشتری بہی بند نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہر گئی یا ٹوٹ گئی کہ گہر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحتہ کے بیانمین اوس مین سات فصلین ہین۔

فصل اوّل کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہین ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگون مین مشترک ہے۔

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہین ہے

مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودی ہوئی نہین ہین بلکہ قدیم سے ہر وارد و صادر کے آرام کے لئی بنائی گئی ہین سب مین مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑی بڑی تالاب مباح مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۸) جو نہرین کہ کسی کی ملک نہین ہین یعنی کسی کی زمین مین نہین بہتے ہین

وہ مباحِ عام ہین مثلاً دریا نیل اور فرات اور طونہ اور طونجہ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کے لئی مشترک ہین یعنی یہہ نہین ہے کہ سب سرکار کی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے۔ تو یہہ نہرین عام ہین ایسے کے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوس مین شفعہ نہین ہوگا اور دوم نہر خاص کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے۔ اگر اسمین کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جارے ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھہ کچھہ مٹی بہکر کسی کی زمین مین آگئی تو زمین والی کی ہے اور کسی کا حق نہین ہے۔

مادہ (۱۲۴۱) اگر گہاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کے زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہووے تو مشترک مباح ہے اور اگر زمین والے نے گہاس اوگنے کے لئی پانی دیا یا اوسکے لئی احاطہ کیا (رمنا بنایا) تو یہہ گہاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خود رو یعنی بے پانی دے گئے اوگتی ہے وہ سب گہاس ہے، نہ درخت کہ اوگائی جاتی ہین۔ اور نطر بھی گہاس ہے (نطر نبون وطاء ہوز قاموس مین نہین ہے شاید غلطی کاتب ہوگی نضر ضاد معجمہ جیسا دہکو گز کہتی ہین

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود رو ہین یعنی بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین۔

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین والے کے ہین اوس مین سے کوئی اور لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑے گا تو قیمت دیگا۔

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنی درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو پہل ہوگا جو کچھ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پہل پیوندی ہو وہ بہی درخت والے کا ہے۔

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہ ہی محاصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے۔

فصلِ ثانی اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہوسکتی ہین۔

مادہ (۱۲۴۸) ملک ہونے کے تین سبب ہین۔ ایک یہہ کہ ایک مالک کے ملک سے دوسرے کے ملک مین منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے۔ دوم خلف یعنی قایم مقام ہونے سے مثلاً وراثت۔ سوم احراز یعنی شئی مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے اپنی قبضہ مین گہیر لینا۔ اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت مین اپنا قبضہ کر لینا۔ یا حکمی ہے کہ سببِ ملک قایم کیا جاتا ہے

مثلاً اپنی برتن مین برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا۔

مادہ (۱۲۴۹) جس نے شے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا وہ اوسکا مالک ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنی برتن مین بھر لیا اب اور کوئی یہہ پانی نہین لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا تو قیمت دیگا۔

مادہ (۱۲۵۰) احراز کے لئی قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینے کے لئی برتن رکھا یا حوض اور تالاب بارش سے بھرنے کے لئی بنائی گئی ہین اوس مین بارش کا پانی بھر گیا تو احراز ہوگا ورنہ اگر خود بخود برتن بارش سے بھر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے دیکھو مادہ (۲)۔

مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کے لئی یہہ شرط ہے کہ جاری نہو اور جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محرز نہین ہے اگر ایسے کنوین مین سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا اور خرچ کیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض مین یک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے جانب سے آتا ہے محرز نہین ہے۔

مادہ (۱۲۵۲) گھانس کاٹ کر جمع کر لینی اور گٹھہ باندہ لینی سے احراز ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۳) پہاڑ و نمین سے لکڑیان جسطرح ہو سکے لینا جایز ہے

صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہین ہے۔

فصل سوم عام مباح چیزونکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنی کام مین اسطرح لا سکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو۔

مادہ (۱۲۵۵) شے مباح کے لینی سے کوئی کسی کو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کی گھاس کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص اپنی جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک مین گھاس جو بی سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے کہ اپنی ملک مین کسی کو نہ آنے دے۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و نمین کسی نے لکڑی جمع کی اور وہین چھوڑ آیا کوئی اور اگر لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلون اور رمنون مین سے کہ اونکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص میوہ توڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلئی مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیان جمع کر دے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدورے کا مستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی

ملک مین آنے سے اور آگ سیکنی سے منع کرسکتا ہے اور اگر جنگل مین آگ جلائی تو ہر شخص اس سے فائدہ لیگا اور اپنی کو سیکیگا اور اوسکی روشنی مین سی سکیگا اور اوس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا۔ اور کسیکو منع نکر سکیگا مگر بلی اجازت اوسکی اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصلِ چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنی جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گھاٹ پر پانی لینا حقِ الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور اور روشنی سے ہر شخص سود مند ہوتا ہے ویسا ہی دریا اور تالابون سے بہی ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب کرسکتا ہے۔ اور نہرِ عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنی کے لئی یا پنچکے کھڑا کرنی کے لئی ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہو جاوے کہ اور لوگونکے پانی لینی مین تاخیر ہونے لگی اور یا بالکل پانی سوکھ جائے اور یا کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جایگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر کہ کسی کا ملک نہین ہے حق الشفہ حاصل ہے۔

مادہ (۱۲۶۷) جس جس کے جائی مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ ہر ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگونکے لئی اوس نہر حق الشفہ حاصل ہے اور کسے کو یہہ حق تعین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوی سے جو خاص کسی کا ہے اپنی زمین سیراب کرسکی اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر چہوٹا یا بڑا ہو پانی پلا سکتی ہین اس شرط پر کہ گھاٹ اور نالیان ٹوٹنی نہ پاوین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گھر مین پانی سینچ کر لا سکے

مادہ (۱۲۶۸) پانی گو ایسا ہے کہ ہر شخص اوسپر وارد ہوسکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنی سے منع کرسکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اس مالک کو جبراً حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب لینی دیوے اور ہر شخص پانی کے لئی اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب نہونے پائے اور کنارہ ٹوٹنے نہ پائے

مادہ (۱۲۶۹) کسے شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہہ اختیار نہین ہے کہ چھوٹی نالی اپنی لئی نکال سکے۔ یا اپنا حق الشرب یعنی گھاٹ بدل دیوے یا دوسرے زمین مین کہ اوسکو اس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجاوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہر اونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کردین۔

فصلِ پنجم احیارِ موات کے بیان مین (یعنی زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا۔

مادہ (١٢٧٠) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکرسان ہے بلکہ آباد سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ کے باہر کہڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (١٢٧١) گانو اور قصبہ کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکرسان کے لئے چہوڑی جاتے ہے اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین۔

مادہ (١٢٧٢) اگر سلطان کی اجازت سے کسے نے زمین آباد کے تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کے اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کرسکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا پر مالکِ زمین نہوگا۔

مادہ (١٢٧٣) اگر کچھہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچھہ ترک کردیا تو جتنی زمین آباد کے ہے اتنی ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کے اور بیچ کا قطعہ ترک کیا تو یہہ بیچ کا قطعہ بہی اوسیکا ملک ہے۔

مادہ (١٢٧٤) ایک شخص نے احیارِ زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دنسی احیار کیا تو اوّل کے لئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہے گا۔

مادہ (١٢٧٥) جیسا تخم ریزی اور سنگ بست احیارِ زمین ہے ویسا ہے ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالے کہودنا احیار ہے۔

مادہ (١٢٧٦) زمین موات پر دیوار یا ڈہیسیل سے حفاظت کے لئے کہڑا کرنا احیار ہے۔

مادہ (١٢٧٧) سنگ بست کرنا یا خشک کاٹنون اور خشک ڈالیون سے اوسکے گرد پاڑ کہڑا کرنا یا تلاو کرنا یا کاٹونکا جلانا یا کنوا کہودنا احیار نہین ہے بلکہ یہہ حد بندے اور سنگ بست ہے۔

مادہ (١٢٧٨) ایسی ہے گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اوپر مٹی ڈالنا تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہی احیار نہین ہے یہہ بہی ڈول بندی ہے جب تک نالی پانی لانی کے درست نکر چکے۔

مادہ (١٢٧٩) جس نے زمین موات مین سے کسیقدر زمین لے تو یہہ پتھر لگاکر حد بست کی ہے شخص تین سال تک اوسکے احیار کا مستحق رہے گا اگر یہہ شخص تین سال تک احیار نکرے تو دوسرے کو احیار کے لئے دیدین گے۔

مادہ (١٢٨٠) زمین موات مین بحکم بادشاہ جو کنوا کہودے وہ اوس کنوے کا مالک ہوگا۔

فصلِ ششم بحکم بادشاہی زمین مواتین کنوی جو کہود گئی اور نہرین جو جاری کی گئین اور درخت لگائے گیے اون سب کا حریم (یعنی حق کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتی ہین اور زمین پر بہتی ہین اونکی حریم پانچسو گز ہے

مادہ (۱۲۸۳) نہر کبیر یعنی وہ نہر کہ کہودنے اور مٹی نکالنی کی حاجت نہین ہے ہر طرف اوسکی نصف حریم ہے یعنی جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر نصف نصف دونو طرف لین گے۔

مادہ (۱۲۸۴) چہوٹی نالی یا بڑے نالی جسکی مٹی نکالنی اور صاف کرنے کی حاجت اور ضرورت پڑتی ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ پتہر مٹی وغیرہ کہود کر دونو طرف ڈالدیا جاوے۔

مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا حریم ہر طرف پانچ سو گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوی ہین وہی اوسکے حریم کے بہی مالک ہین اور آدمی اوس مین کسی طرح تصرف نہین کرسکتا ہے اگر کسی نے کنوے کے حریم مین کنوا کہودا تو توڑ دیا جاوے اور یہی حکم نہروں اور نالیون اور چشمونکے حریم کا بہی حکم ہے۔

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس جگہ تنگ ہے اگر کسی نے کنوا کہودا تو اوسکی بہی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم مین داخل نہین ہوگی۔

مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنوا کہودا گیا اور اوس کنوے کا پانی دوسرے کنوے مین سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے پر کچہہ جرم نہین ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسرے دوکان لگائی گئی اسکے سبب سے پہلے دوکان کی تجارت گہٹ گئی تو دوکان لگانا موقوف ہوگیے

مادہ (۱۲۸۹) اراضی موات مین باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی تو اونکی حریم پانچ گز ہے اتنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہین لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین مین کسی کے پانی کی نالی ہے تو دوطرف اسقدر حریم چاہئے کہ پانی کسیطرف بہنی نہ پائی اور اگر دونو طرف بلند مین تو وہ اوس نہر والے کے ہین اور اگر بلند نہین کسیکا قبضہ بہی پایا نہین جاتا ہے بر کنویکہ دونو طرف درخت لگے ہوئی ہین تو یہہ دونو زمین والے کے ہین بر نہر والا جب نہر کہودیگا تو اوسکے مٹی وغیرہ اوسکے دونو طرف ڈالیگا۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نی جو اپنی ملک مین کنوا کہودا اوسکی حریم نہین ہے اور اوسکا ہمسایہ بہی اپنی ملک مین کنوا کہود سکتا ہے اور اول انکانے کو منع نہین کرسکتا ہے کہ میری کنوے کا پانی سونت جائیگا۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق اور تیر کے یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا

یا پرند جیسی چرخ وغیرہ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور کہ انسان سے وحشت کر کے بہاگے شکار ہے۔

مادہ (۱۲۹۴) جسے اہلی جانور یعنے بستی مین رہنے والے شکار نہین ہوتے ہین ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیونسے مانوس ہوگئی ہین شکار نہین ہونگے۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئی اور چرخ کہ اوسکے بالونمین جہانجن ہون یا ہرن کہ اوسکی گلے مین طوق ہو اونکا پکڑ لینا لقطہ ہے۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہہ ہے کہ جانور اپنی پانون سے بہاگ کر یا پرون سے اوڑ کر انسانکی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہین ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۶) جسنی شکار کو ایسا لاچار کر دیا کہ شکار ہونے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص نے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بہاگا پر ایسا نہین ہے کہ اپنی کو بچا سکے تو وہ ہے مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنی کو بچا سکی تو وہ اوسکا مالک نہین ہے بلکہ کوئی اور اسکو بندوق وغیرہ سے شکار کر کے مالک ہو سکتا ہے ایک شخص نے شکار کے تیر مارا

کہ تیر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیان مارین تو دونو کا مشترک نصف نصف ہوگا۔

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنی دو کتی برابر چہوڑے اور انہون نے برابر جاکر پکڑا دونو مین شکار مشترک رہیگا اور جو الگ الگ دونونے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنی اپنی شکار کا مالک ہے اگر دونو شخص نے دو کتی چہوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا اگر اوّل نے ایسا پکڑا تہا کہ اوسکی رہائی ممکن نہ تہی تو شکار شخص اول کا ہے

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر مین مچہلیان ہین کہ بے شکار کے پکڑی نہین جا سکتے ہین تو جائز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارہ پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوس مین مچہلیان گہر کر شکار ہو سکتے ہین اسمین اگر مچہلیان آجائین اور پانی اتنا کم ہوگیا کہ بے شکار کے مچہلیان پکڑ سکتا ہے تو وہ مچہلیان اوسی شخص کی ہین۔ دوسرا اونکو نہین پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچہلی نہین پکڑی جا سکتی ہے تو یہہ ہی شخص اوسکا مالک نہوگا پر تو شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گہر مین شکار گہس آیا اسنی دروازہ

اسطرح بند کرلیا کہ وہ گھر گیا تو وہ اسکا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر بہی
گھر سکتا ہو تو مالک نہوگا۔ ہر شخص پکڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے جالہ شکار کے لئے ڈالا اور اوس مین
شکار اگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جالہ سوکہانے کے لئے پہیلایا اتفاقاً
اوس مین شکار اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے جیسا کسی کے
گہر ہے مین کوئی جانور اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے ہر شخص اوسکو
پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑہا شکار ہی کے لئے کہودا گیا ہے تو گہرہی والا
مالک شکار کا ہے دیکہو مادہ (۱۲۵۰)۔

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ مین جانور نے انڈے یا بچہ دے
تو باغ والا اونکا مالک نہین ہے اگر کوئی اور لے لے گا تو باغ والا
اوس سے چہین نہین سکتا ہے اور اگر باغ اسے لئے بنایا ہے
کہ جانور اوس مین آکر انڈے بچہ دیتے رہین تو باغ والا ہی مالک ہوگا۔

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنی باغمین ایسی جگہہ بنادے کہ شہد کی
مکہی وہان آکر محال لگادے اور شہد ہو تو وہ ہی اوسکا مالک ہے
اور کوئی اور نہین لے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہد کا عشر بیت
المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد بہے باغ کے پیداوار ہے

مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندانمین محال لگا وہ ہے اوسکے

شہد کا مالک ہے۔

مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکہی اوسکے روشندانمین سے نکلکر کسی اور کے
گہر مین چلے گئی گہر والے نے اوسکو پکڑلیا تو روشندان والا
اوسکو گہر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اوّل مشترک چیزونکی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملکِ مشترک کی بروقتِ ضرورت کے سب حصہ دار
اپنی اپنی حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور مرمت کرتے رہین

مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت
ملکِ مشترک کی تعمیر اپنی پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے
موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب سے تو تعمیر کرنے والا حاکم سے
اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکمِ حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے
جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۱) اور اگر نہ شریک سے اجازت لی اور نہ حاکم سے ہے خود،
تعمیر کی تو یہہ متبرع ہے (یعنی احسان کرنے والا ہے) حصہ دار سے

خرچ واپس نہین لے سکیگا۔ خواہ وہ ملک قابلِ تقسیم ہے یا نہین ہے۔

مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملکِ مشترک قابلِ تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تھا تو تبرع ہوگا اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم یہی تعمیر کا حکم ندیگا بلکہ تقسیم کا حکم دیگا۔ اب بعد تقسیم کے اپنی حصہ پر جو چاہے سو کرے دیکھو مادہ (۲۵)۔

مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابلِ تقسیم نہین ہے مثلاً خراس چکی اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہووے اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازتِ حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اپنا زرِ تعمیر بقدرِ حصہ لے سکتا ہے کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے بروقتِ تعمیر یہہ دیکھین گے کہ اوس بنا کی اوس وقت کیا قیمت ہے اوسقدر قیمت کی بنا لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہو گیا تو ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے اور دوسرا نہین چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہین ہے بلکہ میدان تقسیم کر لین گے۔

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہو گیا جو شخص

اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا اوسکو منع نکر سکیگا اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنا دے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہہ بھی بنا دیگا اور جب تک کہ اوس سے زرِ تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوارِ مشترک جو گھر کے اوپر دونو اپنی اپنی کڑیان وغیرہ رکھتی تھی دونو تعمیر کرین اگر ایک نکرے تو دوسرا کر سکتا ہے اور جب تک اپنا زرِ تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نکرنے دیگا

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیون مین ایک دیوار مشترک تھی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکھائی دینے لگا۔ اب اس نے چاہا کہ دیوارِ مشترک بنا دین اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہین ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوارِ مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف گرنے کا ہے تو ایک چاہتا ہے کہ دیوار اوتروا لین اور دوسرا انکار کرتا ہے تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروا دی جائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیمون مین یا دو وقف مین مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی

تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنی دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مالِ یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا

مادہ (۱۳۳۰) ایک کہو (ا) مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تربیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچڈال یا تربیت مشترک کر۔

فصل دوم نہر کے کہودنے اور درست کرنے کا بیان۔

مادہ (۱۳۳۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہین ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال مین گنجایش نہو تو لوگون سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۳۲) جو لوگ نہر کے مالک ہین وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنی وہ لوگ کہ اوسمین حق الشرب رکہتے ہین نہ وہ کہ اسمین حق الشفعہ رکہتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتے ہین اور بعض انکار کرتے ہین اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر معہ سب شریکونکے درست اور صاف کرنے کے لئی جبر کیا جاویگا دیکہو مادہ (۲۶)۔ اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنے والے الحکم درست کرین اور انکار کرنے والا جب تک کہ اپنی حصہ کا خرچ ند یوین پانی نہین لے سکتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہین اور نہر عام نفع رسان ہے تو سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنی نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۱۳۳۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور راستہ نہین ہے تو زمین والا لوگون کو نہر پر آمد و رفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکر سکیگا۔ اور اوس کے زمین پر سے عام آمد و رفت رہے گی نہر عام ہو گو کسی کی ملک ہو یا نہو

مادہ (۱۳۳۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوس مین شریک رہینگے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکہو مادہ (۸۷) الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر مین دس آدمی شریک ہین شروع کے حصہ مین کے سب صفائی شریک رہین گے اور وہ حصہ جب صاف ہو جائیگا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کے درستی مین نو آدمی شریک رہینگے اسی طرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخر والا کریگا اسی لئے سب سے کم محنت و خرچ شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط (اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے) اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کھارے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور
جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائی وہ اوپر کی محنت سے
بری ہوتا جائیگا اسلئے آخر کے مین سب حصہ درجہ دار شریک
ہونگی اور شروع کی درستی صرف وہ کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے۔
مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بھی درست کیا جاوے
مدخل سے یعنی جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور جہان تک
تمام ہوگا اپنی اپنی گھر تک سب صاف کرینگے جو اپنی گھر تک
صاف کر چکی وہ آگے سے بری ہے۔ اسلئی شروع مین
سب شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گھر وہان واقع ہے۔

باب ششم شرکتِ عقد کا بیان اوس مین چھہ فصل ہین —

فصل اوّل شرکتِ عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان —

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹھہرے کہ راس المال اور
اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتی ہین —
مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب وقبول ہے لفظاً
ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مین نے یہہ قرش دیکر تجکو
شریک کیا تو لیتا رہو دیتا رہو اوس نے جواب مین کہا کہ مین نے
قبول کیا یہہ شرکتِ عقد بایجاب وقبول لفظاً منعقد ہوگے۔

یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایک ہزار قرش دیکر کہا کہ یہہ لے اور
خرید فروخت کر وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہہ شرکت بقبول معنی منعقد ہوگی
مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم پر ہے ایک یہہ کہ دونوں نے اپنی
شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین لائی کہ راس المال ہوسکتے
ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اسکو
شرکتِ مفاوضہ کہتی ہین۔ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اوسکی اولاد
جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملاکر راس المال
ٹھہرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور رنج بھی برابر ٹھہرایا
اوسکو مفاوضہ کہتی ہین مگر یہہ شرکتِ مفاوضہ بہت نادر واقع ہوتی
ہے دویم یہہ کہ شرکت مین برابرے کی شرط نہ ٹھہرے اوسکو
شرکتِ عنان کہتی ہین —
مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت
مال ہو یا شرکتِ عمل ہو یا شرکتِ وجوہ و وجاہت ہو — یعنی
جب شرکت اسطرح ہووے کہ ہر شخص بمقدار معین ومعلوم
اپنا اپنا مال ملاکر باہم متفق ہوکر یا الگ الگ کام کرین اور
جو رنج ہو اسمین مشترک رہین یہہ شرکتِ اموال ہے اور جب
شرکت اسطرح ٹھہرے ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام باجرۃ لاوے

اور جو اجرہ کہ حاصل ہووے وہ سب مین مشترک رہے اسکو شرکت اعمال اور شرکتِ ابدان اور شرکتِ صنایع اور شرکت تقبل کہتی ہین مثلاً دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئی اور یا اسطرح شرکت ٹہری کہ اونکا مال تو نہین ہے پر اپنی اپنی وجہ و وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لائین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فائدہ ملے وہ اپسمین مشترک ہو اسکو شرکتِ وجوہ کہتی ہین ۔

فصل ثانی شرکتِ العقد کے عام شرائط کا بیان ۔

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچھہ خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہہ شرط ہے کہ وکیل اور موکل عاقل و ممیز ہوویں ایسی شریک بہی عاقل و ممیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بہی ہوتا ہے جو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے وہ ہی اوس شرکت مین بہی ضرور ہے ۔

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور بے شرط اور بے ذکر کفیل نہین ہوسکتا ہے اسیلے جیسے ماذون بہی شرکت عنان کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کے تقسیم کا ذکر وقتِ عقد ضرور ہے

اور اگر اوس مین حصہ ربح مبہم اور مجہول رہے اور یہہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہہ شرکتِ فاسد ہے

مادہ (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع چاہیے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسریکا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنی قرش دوسرے کے تو یہہ شرکت باطل ہے

فصل سوم شرکتِ اموال مین جو شرائط خاص ہین ۔

مادہ (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے ۔

مادہ (۱۳۳۹) جس سکہ مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج بہی ہے تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے

مادہ (۱۳۴۰) سونہ اور چاندے کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اوسکا رواج ہے تو وہ بہی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کی ہین

مادہ (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونو اوسکو اپنا راس المال کرکے کوئی شرکتِ عقد کرین یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونو ملاکر راس المال ٹہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے

راس المال نہین ہوسکتا ہے۔ مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرلین
مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھہ بیچ دے تو اب یہہ دونو
اوس ایک مال مین شریک ہوگئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملا لیوین۔
اب راس المال مشترک ہوگیا شرکتِ عقد ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۳۴۳) مثلاً ایک کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور
دونو بشرکتِ کرایہ دینے لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا
کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجرِ مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۴) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسریکا اسباب۔ اب
یہہ شرکت ٹہری کہ یہہ اسباب گہوڑے پر لاد کر بیچین اور ربح
دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگے اور زرِ ربح اسباب والے کا ہے
اور گہوڑے والا اجرِ مثل لیگا اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے
دوکان مین رکہے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب
والے کا ہے اور دوکان والا اجرِ مثل لیگا۔

فصل چہارم شرکتِ عقد کے قواعدِ کلیہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۴۵) کبہی عمل اور کام کی قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت
عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بہی کرتے ہین مگر چونکہ
ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے تو جایز ہے

کہ اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حقِ ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کام کا ضامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا
بہی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت مین ضامن بہی حقدار
ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہین ہے
اس لئے ایک واقفِ کار نے اپنی دوکان مین اوسکو بٹہلایا اور لوگون
سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگے
بسبب اپنی ذمہ داری کے اوس مین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور
دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان ہے اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً
مضاربہ مین رب المال اپنی مالک کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی
سبب سے ربح کے مستحق ہین کبہی صرف ضمانت اور ذمہ دارے سے
بہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب
لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگونکا کام جو اوستاد کے
پاس آتا ہے شاگرد دے اپنی ذمہ داری سے کرواتا ہے اوسے نے
اوستاد دے اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہو جاوے مستحق ہوگا
دیکھو مادہ (۸۵) مگر یہہ مادہ (۵۸) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزون مین سے کوئی چیز نہو کچہہ استحقاق

ربح کا نہوگا مثلاً نہ مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے
مثلاً ایک شخص کو یہہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا
وہ مشترک ہوگا تو اسصورتمین جو ربح ہوگا وہ صاحبِ مال کا ہے
اس شخص کو اوس مین کچھہ حق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاقِ ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے
جو عقد شرکت مین مذکور ہووے نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو
سو شریک گو عمل نکرے پر عقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تہا
گویا عامل قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکتِ صحیحہ
مین یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونو کام کرتے رہین گے پر ایک تو عمل
کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بعذر کام نکیا تو بہی ربح اون دونو
مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح
کی شرکت آپس مین ٹہر گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسریکا امانت دار ہے مال شرکت
ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے
قصور مال تلف ہوگیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضمان نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکتِ اموال مین دونو شریک کا
مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زاید جب ایک کا راس المال ہوا

و دوسریکا صرف عمل ہے ٹہرے اور یہہ بہی گفتگو ہووے کہ ربح دونو کا
مشترک ہے تو یہہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص
اوسکا ذکر ہوگا۔ اور اگر یہہ ٹہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے
تو اوسکو قرض کہتی ہین اور اگر ربح صرف راس المال والے کا
ٹہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے
کہ وہ وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے

مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مرجائی یا مجنون مطبق ہوجاوے تو
شرکت فسخ ہوجائیگی اور اگر کئی آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہین
تو صرف متوفی اور مجنون کے حق مین شرکت فسخ ہوگی اور اون کے
حق مین قایم رہیگی۔

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بہی شرکت فسخ ہوجاتی ہے
مگر شریکِ ثانی کو فسخ کا علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی

مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کر دیا اور یہہ قصہ اوٹہا
کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک لیوے اور جتنا لوگون پر قرض ہے
وہ دوسرا لیوے تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھہ موجود ہے اور جو قرض ہے
وہ سب دونو مین مشترک رہیگا دیکھو مادہ (۱۱۲۳)۔

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت مین سے کچھہ لیلیا

اور تجارت کرلئے کرتے بے تفصیل حساب مجہول چہوڑکر مرگیا تو اوسکے
ترکہ مین سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکہو مادہ (۸۰۱) -

فصل پنجم شرکتِ مفاوضہ کا بیان -

مادہ (۱۳۵۶) دونو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہین جیسا
فصل ثانی مین مذکور ہوا تو جیسا اقرار ایک کے حق مین جاری
ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق مین بہی جاری ہوگا اسیلئے قرض
خواہ جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع وشرا
واجارہ وغیرہ کا ایک پر مرتب ہووے وہ دوسرے پر بہی مرتب
ہوگا جو اس شرکت مین پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک
چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بخیار عیب واپس ہوسکے گی اور جو ایک
شریک نے خریدی تو دوسرا بخیار عیب واپس کرسکتا ہے -

مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھہ اپنی اور اپنی عیال کے لئے
کہانے اور پہنے اور سب حاجتونکے واسطے لیوے تو دوسرے کو
اس مین کچھہ حق نہین ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے
بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے -

مادہ (۱۳۵۸) دونو مفاوض کا جب راس المال اور ربح مین مساوی
ہونا شرط ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زاید نہووے گو راس المال

ہونے کے لایق ہو جیسی نقود مادہ مال کہ نقود کے حکم مین ہے مگر جب ایسا
مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونے کے لایق نہین ہے جیسی اسباب
اور مکان اور قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاوضہ مین کچھہ
خلل نہین ہوتا ہے -

مادہ (۱۳۵۹) شرکتِ اعمال کے دونو شریک نے جب یہہ عقد کیا
کہ دونو مین سے جو کوئی جو کام قبول کرلے تو وہ دونو پر برابر ہوگا
یعنی ضمان و ذمہ دارے مین اور کام کرتے ہین اور فایدہ اور ضرر مین
دونو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھہ کام لازم ہووے اور دوسرا
اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہوجائے گے اور اس صورت مین
جو اجرت مزدوری کی یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہے مطالبہ کیا جاوے
اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے
اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے -

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین
اور مال جو خریدا ہے اوسکی قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف
نصف ہوگا اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہین گے تو یہہ بہی شرکت
مفاوضہ شرکتِ وجوہ ہوگے -

مادہ (۱۳۶۱) شرکتِ مفاوضہ مین لفظِ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر

کرنا شرط ہے اور عقد اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے ۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط مقرر نہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان ہوگے مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبۃً پوہنچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے جیسی نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی ۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا ۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنی شرطین عنان کے صحت کے لئی لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کے لئی بہی لازم ہین ۔

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکون کو جو جو تصرف شرکت عنان مین جایز ہی وہ سب مفاوضہ مین بہی جایز ہے ۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین

بحث اول ۔ جو امور کہ شرکت اموال سی متعلق ہین ۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید اور دوسریکا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل کر دے بلکہ جتنا چاہے نقد یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگا دے سو ممکن ہے کہ

ہر شخص کے نے سوا اس راس المال کے اور بہی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونے کے قابل ہووے ۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جایز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کی جاوے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے ۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کے لئی جو شرط ٹہر جاوے وہی واجب العمل ہونگے ۔

مادہ (۱۳۶۸) شرکت فائدہ مین بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا اور جو شریک اپنی لئی زیادہ ٹہرائی اوسکا اعتبار نہین ہے ۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بہی بلحاظ راس المال دونو پر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جایز نہوگا ۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے ٹہرالین گو کسی کا راس المال زاید ہووے یا کم تو اسی اعتبار پر ربح تقسیم ہوگا ۔ گو عمل کرنا دونو کا ٹہرا ہو یا ایک ہی کا مگر جب یہہ راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال اس دوسریکا پاس بضاعۃ ہے ۔

مادہ (۱۳۷۱) باوجودیکہ راس المال دونو کا برابر ہے ایک کے لئی ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دو ثلث اور دوسریکا حصہ

ایک ثلث مقرر ہووے اور دونو کا عمل بہی مقرر کیا جاوے تو صحیح اور جایز ہے اور شرط بہی مقبول دیکہو مادہ (۱۳۴۵) - اور جبکا ربح مین حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بہی شرط کیا گیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور شرط منظور - کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح ہے اور عمل کے عوض حصہ زاید ہے - اگر راس المال دوسری شریک کے قبضہ مین ہووے تو یہہ عقد مضاربہ ہے - اور اگر عمل کم حصہ والے پر ٹہرے تو صحیح نہوگا - اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا - کیونکہ تقسیم ربح بمقابلۂ مال کے ہے یا بمقابلہ عمل کے ہے یا بمقابلۂ ضمان وذمہ دارے کے ہے - اور بیان جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے تو نہ اوسکا مال ہے او نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکہو مادہ (۱۳۴۷) واور مادہ (۱۳۴۸) -

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑ لاکہہ قرش اور دوسریکا کم ہے مثلاً ایک لاکہہ قرش مین زیادہ والے کا حصہ ربح مین زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹہرانا جایز ہے جیسا باوجود برابر ہونے راس المال کے ایک کا حصہ زیادہ اور ایک کا کم ہونا جایز ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ دونو عمل کرتے رہین یا وہی عمل کیا کرے کہ جبکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بہی جایز ہے

اور شرط مقبول - اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ راس المال زیادہ ہو اور حصہ ربح کم تو جایز نہ ہوگا بلکہ ربح دونو مین بمقدار راس المال تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۷۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض پر یا کم پر یا زیادہ پر -

مادہ (۱۳۷۴) جسکی پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر خریدارے کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ مال شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۵) جسکے پاس راس المال نہو اوسکو خریداری جایز نہین ہے اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدے کہ تجارتی نہین ہے تو وہ اوسکی ذاتی ہے شریک کو اس مین کچہہ حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسی کوئی شے تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدے تو مال شرکت مین شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گہوڑی خریدے اور شرکت بزازی کی سوداگرے مین ٹہرے تہی تو یہہ گہوڑی اوسکے ذاتی ہے اور اگر کپڑا ہی خریدا تو شرکت مین داخل ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کے لئی خریدتا ہون نہ شرکت کے

لئی اس مین شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت سے
مین شمار ہوگا اور شریک کو بہی اوس مین حقِ شرکت رہیگا۔

مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین
یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت بہی دی تو اوسی پر لازم ہوگا
یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر پڑیگا نہ شریک پر اور
ایسی ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بہی اسیکا کام ہے۔ اگر ایک
شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کر لیا تو بمقدار اوسکی حصہ کے
مشتری زرِ ثمن سے بری ہو گیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے
مال بیچا اور کسی اور کو زرِ ثمن وصول کرنے کے لئی وکیل کیا تو دوسرا
شریک اس وکیل کو موقوف نہین کر سکتا ہے۔ اور اگر بیع یا شرا
یا اجارہ دینی مین یعنی اصلِ تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو
وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا
نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہی مشتری اوسی کو بخیار عیب
واپس دیگا نہ شریک کو۔

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت
اور بضاعت اور مضاربت دی سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت

کی حفاظت کے لئی دوکان کرایہ لینا اور کسیکو نوکر رکھنا جایز ہے اور
یہہ جایز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتھہ اوسکی بہی حفاظت کری یا بے
اذن شریک کے کسی اور کے ساتھہ عقد شرکت کرے۔ اگر کریگا اور
ضایع ہوگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہہ جایز نہین ہے کہ مال شرکت بے اذنِ
شریک قرض دیوے پر شرکت کے معاملہ کے لئی قرض لینا جایز ہے
اور دوسرے شریک پر بہی دین بالاشتراک لازم آیگا۔

مادہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کے لئی سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی رای پر سونپ دیے
کہ تو اپنی رای مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہو۔ تو جو جو کچھ کہ تجارت کے
لئی لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھ مال
رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنی مال کے ساتھہ مال
شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھہ شرکت عقد کرنا۔ مگر تلف کرنا اور کسی کو
بے عوض دینا بے اذن صریح جایز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے
یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت
لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا اور اوسنی اوسکی خلاف کیا

یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا وہ سب اوسکی ذمہ پڑیگا۔

مادہ (۱۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسیکے قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا اگر یہہ اقرار کیا کہ یہہ قرض ہم دونو کے معاملہ سے واقع ہوا تہا تو اسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اسپر کچہہ لازم نہوگا۔

مبحثِ دوم وہ مسایل کہ شرکتِ اعمال سے متعلق ہین

مادہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپسمین بشرکت قبول کرین یعنی دو اجیر اور دو مزدور جو آپسمین شریک ہون یعنی کام اور مزدوری اپنی اوپر لازم کرتے ہین جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ اپنی اپنی ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہون یا ایک زیادہ اور ایک کم۔ اور ایسی ہی عمل بہی ایکسا کا کام دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث۔

مادہ (۱۳۸۶) ہر ایک شریک کو جایز ہے کہ کام کام والون کے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہہ بہی جایز ہے کہ دو درزے اپنی کام مین شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا ہے

مادہ (۱۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کے لئے وکیل ہے

جو کام کہ ایک قبول کرکے لاوے اوسپر بہی اور اوسکی شریک پر بہی عمل کرنا لازم ہے پس عنانِ شرکتِ اعمال بسبب ضمان اور ذمہ واری ہر ایک کے شرکتِ مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنیکا تقاضا کرسکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا کام پورا کریگا کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تہا مین اوسکی ساتہہ موافقت نہین کرتا ہون۔

مادہ (۱۳۸۸) عنانِ شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بہی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرتِ کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائی گا۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا اوسپر جبر نہوگا کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اوسکو جایز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے اور سے کام نہ لے سکیگا دیکہو مادہ (۵۷۱)۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ ربح کی تقسیم آپسمین ٹہرے تہی اوسی شرط پر تقسیم ہوگا یعنی اگر برابر ٹہرے تہی تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر یہہ ٹہری تہی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنی ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا۔

ماده (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط
کرین تو جایز ہے مثلاً یہہ شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایک کو
زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جایز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی
ہنر مین زیادہ ماہر اور مشاق ہے اور دوسرا کم ہے ۔

ماده (۱۳۹۲) جب دونو شریک ضامن ہون تو دونو اجرت کے
مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہو گیا
یا اور جگہ چلا گیا یا بیکار بیٹھا رہا تو بہی موافق شرط کے ربح تقسیم ہو گا

ماده (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہو گیا یا عیب دار
ہو گیا تو شریک ثانی کے ساتھ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے
چاہی ضمان لے لیگا اور خسارہ دونو پر بمقدار ضمان اویگا مثلاً
شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹھہری تہی تو خسارہ بہی نصف
نصف ہو گا اور اگر یہہ ٹھہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث
ہو گا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہی گا ۔

ماده (۱۳۹۴) دو حمال بہی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے ۔

ماده (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان
ہو اور دوسرے کی اوزار ہون اور سامان ہو ۔

ماده (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنایع ہو سکتی ہے کہ ایک کے

دوکان ہو اور دوسرے کا صرف کام ہو دیکھو ماده (۱۳۸۶) ۔

ماده (۱۳۹۷) جب شرکت اعمال اسطرح ٹھہرے کہ ایک کا خچر ہو
اور دوسریکا اونٹ ہو اور دونو بار برداری برابر کرتے رہین
تو یہہ بہی جایز ہے اور اجرت دونو مین برابر تقسیم ہو گی اور یہہ
لحاظ نہو گا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹہاتا ہے کیونکہ اس شرکت مین
اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے ۔ پر جب
شرکت تو عقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ کیے گئی اور یہہ شرط
ہووے کہ کرایہ آپسمین تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے
اور اجرت خچر کی خچر والے کو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی
اور ایک دوسریکی اگر لادنے اور اٹہانے مین مدد کرتا رہیگا تو
ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہو گا ۔

ماده (۱۳۹۸) جب ایک کام مین ایک شخص کاریگر ٹہرا اور وہ اسکا
بیٹا جو اوسکی پرورش مین ہے ملکر کام کرتے مین تو اجرت اوسکے
ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت
لگانی مین اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے
اور اوسکا بیٹا اوس مین شریک نہو گا ۔

مبحث سویم شرکت وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر لاوین برابر ہو
ویسا ہی یہہ بھی جائز کہ ایک دو ثلث خرید کر لاوے اور دوسرا
ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہین ہے۔

مادہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق شرکت وجوہ مین بلحاظ ضمان
وذمہ داری کے ہے۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان وذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے

مادہ (۱۴۰۲) ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار اوس مال کے ہے
جو یہہ خرید کر لائی ہین نصف نصف ہو تو ربح بھی نصف نصف
ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہی اور دوسرا ایک ثلث تو
ربح بھی اوسطرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئی شرط
کیا گیا ہے نامعتبر و نامقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب
تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک
ثلث تو یہہ شرط نامقبول ہے بلکہ ربح بھی نصف نصف تقسیم ہوگا

مادہ (۱۴۰۳) نقصان اور خسارہ بمقدار اپنی اپنی حصہ مال کے
ہے جو خرید کر لائی ہین خواہ دونو ملکر خریدی ہون یا ایک ہی
خرید کی لایا ہے۔ اگر نصف نصف مال لائی ہین تو خسارہ بھی نصف
نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث

لایا تو خسارہ بھی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین۔

فصل اوّل مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۴۰۴) جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسریکا
عمل ہو اوسکو مضاربت کہتی ہین اور مال والا رب المال اور
عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ (۱۴۰۵) مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے۔
مثلاً رب المال نی کہا کہ یہہ روپیہ مضاربۃً لو اور اپنی رائی کے
موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک
ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹہراو اور ربح
ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت
منعقد ہوگی۔

مادہ (۱۴۰۶) مضاربت دو قسم پر ہے ایک مطلق دوم مقید۔

مادہ (۱۴۰۷) جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع
اور مشتری متعین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو
کہ اتنی دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ ہے قسم خاص تجارت
یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثانی مضاربت کی شرطونکا بیان۔

مادہ (١٤٠٨) شرط یہہ ہے کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

مادہ (١٤٠٩) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور لوگون کے ذمہ پر جو قرض ہے راس المال نہین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زرِ ثمن راس المال کرکے مضاربت کر لو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان کے ذمہ پر جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنی قرش ہین اور مضاربت کرو تو بھی صحیح ہوگا

مادہ (١٤١٠) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سپرد دیا جاوے۔

مادہ (١٤١١) جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بھی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو۔ اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا۔

مادہ (١٤١٢) جب ان شرطون مین سے کوئی شرط بھی نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہہ ٹھہرا کہ اتنی قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے

فصل سوم مضاربت کی احکام

مادہ (١٤١٣) مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکی پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بھی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بھی ہے۔

مادہ (١٤١٤) باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہو سکے تجارت کری اور جتنی امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجا لائیگا اور ربح حاصل کرنے کے لئی خرید و فروخت کرتا رہیگا۔ لیکن غبن فاحش اگر خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل نہوگا۔

دوم جائز ہے کہ مال بیچتا رہی نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجر و نمین معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بھی دیگا نہ مہلتِ دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے۔

سوم جو مال کہ بیچا ہے اوسکی زرِ ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے

چہارم کسی اور کو بیع اور شرا کے لئی وکیل بھی کر سکتا ہے

پنجم مال مضاربت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم اپنی لینی اور دینی کے لئی سفر بہی کرنا جایز ہے۔

مادہ (۱۴۱۵) مضاربت مطلقہ مین یہہ جایز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوی اگر سب مضاربت والونکے عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتی ہین تو یہہ بہی مجاز ہوگا۔

مادہ (۱۴۱۶) اگر مضاربت مطلقہ مین رب المال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی راے پر جو مناسب ہو کرتے رہو تو اپنی مال کے ساتہہ مال مضاربت ملا بہی دیگا اور اور کسی کو مضاربت بہی دیگا۔ اور رہن کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا۔

مادہ (۱۴۱۷) اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونوکو ملا لیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونو آپسمین حسب قرارداد باہمی تقسیم کرینگے۔

مادہ (۱۴۱۸) مضاربنے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (۱۴۱۹) مضارب کو مضاربت کے لئی اگر کچہہ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا۔

مادہ (۱۴۲۰) جو شرط کہ رب المال نے مضاربت مین مقرر کی اوسکے رعایت ضرور ہے

مادہ (۱۴۲۱) مضاربنے اگر شرط کے خلاف کیا اور مجاز نرہا تو غاصب متصور ہوگا۔ اسی لئی فایدہ اور خسارہ جو بیعی اور دنی مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا۔ اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا

مادہ (۱۴۲۲) رب المال نے منع کردیا تہا کہ مال مضاربت فلان جا نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اسنی اوسکا خلاف کیا کہ اوس جاے لے گیا یا قرض بیچا۔ اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۴۲۳) رب المال نی جو مدت مضاربت کی مقرر کی تہی اوسکے گذرتے ہی مضاربت فسخ ہوجاتی گی۔

مادہ (۱۴۲۴) رب المال نی جب مضارب کو موقوف کردیا تو ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بہی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اسکو اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکی جایز ہونگے اور بعد اطلاع کے اوسکو جایز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کرے اور جو نقد موجود ہے اوس مین کچہہ تصرف نکرے۔

مادہ (۱۴۲۵) مضارب اپنی عمل کے عوض حقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کبہی متقوم ہوتا ہے اسی لے جو حصہ کہ مضاربنے ٹہرالیا تہا وہ اوسی کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۴۲۶) رب المال بسبب اپنی مال کے ربح کا مستحق ہے

اسی لئی مضاربتِ فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب
اجرِ مثل پاتی گا مگر اوس مقدار سے کہ وقتِ عقد قرار پا یا تہا زیادہ
نہ لے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل نہوگا تو کچہہ نہ پائیگا۔

مادہ (۱۴۲۷) اگر مالِ مضاربت مین نقصان ہوا تو پہلے ربح مین اوسکے
تکمیل کیجاوے نہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو
اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ
کچہہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ (۱۴۲۸) بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے
اگر یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونو بردارد ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے

مادہ (۱۴۲۹) جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت
فسخ ہوجائی گے۔

مادہ (۱۴۳۰) اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے
ترکہ پر ضمان ہوگا دیکہو مادہ (۸۰۱ و ۱۳۵۵)۔

باب ہشتم مزارعت اور مساقاتکی بیانمین اسمین دو فصل مین،

فصل اوّل مزارعت کا بیان۔

مادہ (۱۴۳۱) ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اس مین
کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونو کی مشترک اسکو شرکت

مزارعت و زراعت کہتی ہین۔

مادہ (۱۴۳۲) شرکتِ مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین والے نے
کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجکو یہہ زمین زراعت کے لئی دی پیداوار مین
سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا
یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے
یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجکو اپنی زمین زراعت کے لیے
دی کہ مین اوس مین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا
تو عقد مزارعت منعقد ہوگے۔

مادہ (۱۴۳۳) دونو کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے
اسی لئی تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۴۳۴) شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم
متعین ہوجائی یا تعمیم رہی کہ جو چاہے سو بوئی۔

مادہ (۱۴۳۵) یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ شائع مثل
نصف و ربع وغیرہ متعین ہوجائی اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا
کہ سوائی محاصل کے اور کچہہ دیوین گے یا محاصل مین سے اتنی
سیر دین گے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے۔

مادہ (۱۴۳۶) شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو

اور زمین کاشتکار کو سونپ دی جائی۔

مادہ (۱۴۳۷) اگر شروطِ مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جائی تو عقد فاسد ہوگا۔

مادہ (۱۴۳۸) عقد صحیح مین جو شرط اپس مین ٹھر گئی ہو اوسی پر محاصل تقیسم ہوگا۔

مادہ (۱۴۳۹) عقدِ فاسد مین کلِ محاصل تخم والی کا ہے اور شخص ثانی اگر صاحبِ زمین ہے تو زمین کی اجرتِ مثل اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجرتِ مثل پاویگا۔

مادہ (۱۴۴۰) زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کہ کھیتی تیار ہوی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہی گا اوسکے وارث منع نکر سکین گے۔ اور اگر کاشتکار مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہین گے زمین والا اونکو منع نکریگا۔

فصلِ دوم مساقات یعنی درختونکی سبز رکھنی اور پانی دینی کے بیان مین۔

مادہ (۱۴۴۱) ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر اونکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹھہرا کہ محاصل دونو مین مشترک ہوگا تو یہہ شرکت مساقات ہے۔

مادہ (۱۴۴۲) عقد مساقات مین ایجاب و قبول رکن ہے درخت والی نے کہا کہ یہہ درخت مین نے تجکو مساقات کیلئی دی اوس مین جو پہل ہوگا اتنا حصہ تیرا ہے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو مساقات منعقد ہوگی۔

مادہ (۱۴۴۳) شرط یہہ ہے کہ دونو عاقد عاقل ہون۔

مادہ (۱۴۴۴) جیسا مزارعت مین حصہ مشاع شرط ہے ایسا ہی اس مین بہی شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۵) درختون کا عامل کو سونپ دینا شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۶) حسب شرطِ باہمی پہل تقسیم ہونگے۔

مادہ (۱۴۴۷) عقدِ فاسد مین تمام پہل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجرِ مثل۔

مادہ (۱۴۴۸) اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ پہل پک چکے بدستور کام کرتا رہے گا اوسکے وارث منع نکر سکین گے اگر عامل مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین تو بجائے اوسکے کام کرتے رہین درخت والا انکو منع نکر سکیگا۔

کتاب یازدہم وکالت کا بیان - اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین -

(مادہ ۱۴۴۹) کسی کو اپنے قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اوسکو سپرد کردینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے -

(مادہ ۱۴۵۰) کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بہیجنا رسالت ہے اور اس مین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بہیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بہیجا ہے وہ رسول ہے اور جسکے پاس پہنچایا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے

باب اول - وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

(مادہ ۱۴۵۱) رکن وکالت ایجاب وقبول ہے - موکل نے کہا کہ مین نے تجکو خاص اس کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی اور کلام کہا جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نہ کہا بلکہ جس کام کیلئے وکیل کیا وہ کام کرنے لگا تو یہہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی - اور اگر ایجاب کے جواب مین اوس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون - اور یا کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہ ہوگی - اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا تو جایز نہ ہوگا -

(مادہ ۱۴۵۲) کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینی حکم

دینا وکیل کرنا ہے

(مادہ ۱۴۵۳) کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے بے اطلاع وبے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اوسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی -

(مادہ ۱۴۵۴) رسالت وکالت نہین ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بہیجا کہ اوس سے اسقدر قرض لاوے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل - اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہہ پیغام دیکر بہیجا کہ فلان شخص فلان گہوڑا خریدتا ہے - دلال نے کہا کہ مین نے وہ گہوڑا اوسکے ہاتھ بیچا تو یہہ گہوڑا اوسکو پہنچا دے - اس نے یہہ گہوڑا اوسکو پہنچا دیا اور جو کچھ دلال نے کہا تھا وہ بھی کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی - اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل - اور ایسا ہی ایک شخص نے قسائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اوسکے ہاتھ اتنا گوشت بہیجدیا کر قسائی ہر روز گوشت اوسکے ہاتھ بہیجنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل -

(مادہ ۱۴۵۵) آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لا تو یہہ وکالت ہے

اور اگر آقا نے خود خریدا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آؤ تو یہہ

صرف رسالت ہے۔

(مادہ ۱۴۵۶) وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اوس مین کوئی کام

خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً

ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آئیگا تو اوسکے ہاتھ یہہ

گھوڑا میرا بیچنا تو یہہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین

یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرے جانور بیچنا تو اوسی مہینے مین

بیچیگا نہ بعد اسکے اور نہ قبل اوسکے۔ اور ایسے ہی ہوسکتا ہے کہ قیمت

متعین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا۔ اتنے ہی کو بیچ سکیگا نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۴۵۷) شرط یہہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے

وہ خود بھی اوسکے کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ ایسے ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون

کسی کو وکیل نہین کرسکتے ہین۔ اور تمیز دار لڑکا اگر ایسے کامون مین کسی کو

وکیل کرے کہ اوسکے حق مین ضرر نہ ہون۔ مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی بھی

اجازت دی تو جائز نہین ہے۔ اور اگر نفع کے کامون مین کسی کو وکیل کیا

مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دی تو بھی جائز ہے اور اگر

ایسے کام مین کہ اسمین نفع اور ضرر دونو متصور ہین مثلاً بیع وشرا۔ اگر

لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہے تو وکالت جائز ہے ورنہ بے اجازت

ولی کے وکیل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۸) یہہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل با تمیز ہو اور بالغ ہونا

اوسکا شرط نہین ہے۔ اسلئے لڑکا جو با تمیز ہو وکیل ہوسکتا ہے گو ماذون نہو

اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہونگے نہ اوس لڑکے پر۔

(مادہ ۱۴۵۹) جتنے کام کہ خود کرسکتا ہے سبمین دوسرے کو وکیل

کرسکتا ہے یعنی بیع وشرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو رکھنے مین

اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کرنے مین

اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین اور ابراء مین (یعنی معاف کرنے مین)

اور نالش کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین۔ اور ترکہ وغیرہ تقسیم

کرنے مین اور قرض ادا کرنے مین اور قرض کے لینے مین اور مال قبضہ

کرنے مین۔ پر شرط یہہ ہے کہ جس کام پر کسی کو وکیل کرے وہ کام

متعین اور معلوم ہوے

باب سوم وکالت کے احکام اور اسمین چھہ فصل ہین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

(مادہ ۱۴۶۰) لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور

قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل

موکل کے ساتھہ متعلق کرے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۶۱) بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح مین بھہ شرط نہین ہے کہ موکل کے ساتھہ انکو متعلق کرے۔ بلکہ وکیل اپنی ہی ساتھہ متعلق کرسکتا ہے (یعنی یھہ کہے کہ مین نے خریدا) تو صحیح ہے۔ اور ان دونون صورتون مین ملک تو موکل کی ہی رہیگی۔ اگر وکیل نے موکل کے ساتھہ عقد متعلق نکی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے۔ اور موکل کیطرف اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام عقد وارد ہونگے۔ اور وکیل اسصورت مین صرف رسول رہیگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھہ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جاویگا کہ مبیع مشتری کو پونہچا دے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لے لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لیگا۔ اور اگر وکیل نے کچھہ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بائع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زر قیمت نہین دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا۔ اور یھہ مال عیب دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا۔ اگر وکیل نے کہا کہ مین نے یھہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے۔ اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

(مادہ ۱۴۶۲) رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہین نہ رسول پر

(مادہ ۱۴۶۳) بیع اور شرا اور ایفاء اور استیفاء دین اور قبضہ مال مین وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا۔ اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے۔

(مادہ ۱۴۶۴) قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی اس تک پونہچا بھی نہ تھا کہ راستہ مین تلف ہوگیا تو یھہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی قرض لینے کے لئے بھیجا اور اوسکے پاس سے تلف ہوگیا تو قرضخواہ کا مال گیا نہ قرضدار کا۔ قرضدار بری ہوگیا۔

(مادہ ۱۴۶۵) ایک شخص نے دو آدمیونکو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کرسکیگا۔ پر عدالت مین نالش یا ادا ء دین یا ودیعت ان دونون مین سے جو کوئی کر دیگا تو صحیح ہو جائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسر یکو آغاز پر وکیل کیا تو ان مین سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۶) بے اجازت موکل کے وکیل دوسریکو وکیل نہین کرسکتا ہے اگر صریح اجازت دے۔ یا یھہ کہا کہ تیری رای مین جو آوے وہ کرتا رہو۔ آگے دوسریکو وکیل کیا تو یھہ شخص وکیل اصل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف کرنے سے یا اوسکے مرنے سے یھہ وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۷) اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا۔ اور اگر اجرت قرار نہین پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہین ہے تو اجرت

نہ پاویگا بلکہ متبرع ہوگا۔

فصل دویم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خریدنیکا وکیل کرین

(مادہ ۱۴۶۸) جب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ لازم ہے کہ کار وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہو سکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لا سکتا ہے۔ ایسی ہی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اوسکے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی نہو اوسکے بہت قسم ہین تو لازم ہے ایک نوع اور اوسکی قیمت بیان کردین۔ اور اگر جنس بھی بیان نہووے یا بیان ہووے پر انواع بہت مختلف ہین اور نوع بھی متعین نہو اور قیمت بھی بیان نہووے تو وکالت صحیح نہوگی پر اسوقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید دو تو یہہ وکالت صحیح ہے اور جو کہا کہ کپڑا خرید دو تو ضرور ہے کہ اوسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا۔ اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا کہ ایک جانور چارپایہ لا دو یا کپڑہ یا اطلس لا دو اور نہ نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح نہین ہے اور اگر یہہ کہا کپڑہ یا اطلس جو تیری رای مین آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑہ چاہے خریدے۔

(مادہ ۱۴۶۹) جب اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی اور شے ہے اور کتان اور شے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہین۔ اور ایسے جب مقصد جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ

اوس سے موزے وغیرہ بنائے جاتے ہین۔ اور سان سے غالیچہ وغیرہ مختلف بنائے جاتے ہین۔ اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس ہین اور رومی اور جنس ہین۔ گو یہہ سب اونکے ہین مگر ساخت ہر ملک کے جدا جدا ہے۔

(مادہ ۱۴۷۰) اگر وکیل نے اپنے خلاف حکم موکل کیا یعنی موکل نے کہا کہ فلان جنس ہین سے خریدنا اور اس نے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا نہین کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑیگا اگرچہ اسمین فائدہ زیادہ ہووے

(مادہ ۱۴۷۱) موکل نے کہا کہ مجھکو ایک مینڈھا لا دو اوس نے بھیڑ خریدی موکل کے لئے نہ ہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

(مادہ ۱۴۷۲) موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خریدے کہ اوسپر مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ مین حویلی خرید دو وکیل وہی احاطہ مین حویلی خریدیگا۔

(مادہ ۱۴۷۳) اگر کہا کہ میرے لئے دودھ خرید دو اور یہہ بیان نکیا کہ کس جانور کا دودھ لاؤ تو جو دودھ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا۔

(مادہ ۱۴۷۴) موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاؤ تو وکیل بازار مین سے جو چاول اوسکو ہاتھ آئینگے لے لیگا۔

(مادہ ۱۴۷۵) حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ صحیح نہین ہوگا

(مادہ ۱۴۷۶) جبتک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نہ کرے وکالت صحیح نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۴۷۷) جو چیزین کہ مقدار پر خریدی جاتی ہین اونکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنی کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۷۸) کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلے یا ادنی یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اوسکے موافق خریدنا چاہئے نہ مین ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا خرید لائے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(مادہ ۱۴۷۹) موکل نے جو قید لگائے اوسکے خلاف نہ کیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر۔ بجز اوس صورت مین کہ فائدہ اوسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل ہی کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید و اوس نے کچھ زیادہ پر خریدا تو جائز نہ ہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید و اوس نے نقد پر خریدا جائز نہ ہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید و اوس نے قرض پر خریدا تو جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۰) اگر کہا کہ فلان چیز خرید لادو وہ آدھی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقہ خرید و اوس نے

آدھا لیا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر کہا چھ کیل گیہون خرید و وہ تین کیل لایا جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۱) موکل نے کہا کہ جبہ کیلئے کپڑا لادو وہ ایسا اونی کپڑا لایا کہ جبہ کے قابل نہین ہے جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۲) جیسا قیمت مثل کے ساتھ لینے کیلئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزون کا نرخ بندھا ہوا ہے اون مین غبن قلیل بھی جائز نہین ہے۔ اور غبن فاحش پر تو کسی حال خریدنا جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۳) اگر وکالت کیوقت قیمت کا بیان نہ ہوا تو نقدی دینا لازم ہوگا۔ مثلاً وکیل نے بیع مقائضہ کی یعنی کوئی چیز مبیع کے قیمت مین دیگی تو موکل کے لئے خریداری نہ ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

(مادہ ۱۴۸۴) اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اوسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خرید و تو ظاہر ہے کہ جاڑے کیلئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما مین خریدیگا تو جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۵) جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اوسکو اپنے لئے نہین خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اوس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(مادہ ١٤٨٦) موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلان گھوڑا خرید لاؤ
وکیل نے کچھ نہ کہا نہ ہان نہ نہین اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنیکے
موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اوسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا
مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیب دار ہونے سے پہلے کہا کہ یہہ مال
موکل کا ہے اوسکا یہہ قول صحیح و معتبر ہوگا اور تلف اور عیب دار ہونیکے بعد
کہا کہ یہہ موکل کا گھوڑا ہے تو معتبر نہوگا۔

(مادہ ١٤٨٧) ایک شخص کو دو شخصون نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے
مال خرید لو۔ اب وقت خریدنے کے جسکے نام پر خریدا ہوگا اوسکا ہوگا۔

(مادہ ١٤٨٨) وکیل بالشراء نے اپنا ہی مال موکل کے ہاتھ بیچا یہ صحیح نہین ہے

(مادہ ١٤٨٩) وکیل نے جو مال خریدا ابھی موکل کو نہ دیا تھا کہ اوس مین
عیب نکلا تو وکیل خود ہے واپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کے کچھہ حاجت نہین،
اور اگر موکل کو دیچکا تھا تو بے حکم موکل واپس نہ کر سکیگا۔

(مادہ ١٤٩٠) وکیل نے اگر قرض پر مال خریدا ہے تو موکل پر قرض ہوگا
وکیل اوس سے فوراً نہ لے سکیگا اور اگر وکیل نے نقد پر خریدا تھا پھر بایع نے
مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو فوراً لے سکتا ہے۔

(مادہ ١٤٩١) وکیل بالشراء نے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر
قبضہ کر لیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے۔ بلکہ جبتک کہ موکل سے

قیمت نہ لے لے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نہ کی ہے۔

(مادہ ١٤٩٢) وکیل کے پاس قضا من عند اللہ مال تلف ہو گیا تو موکل کا
مال گیا قیمت کامل دینا ہوگا۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے
مال روکا اور تلف ہو گیا تو وکیل قیمت دیگا۔

(مادہ ١٤٩٣) وکیل بالشراء بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہین ہے۔

فصل ثالث۔ وکالت بالبیع کا بیان یعنی جب کسی کو مال بیچنے کا وکیل کریں۔

(مادہ ١٤٩٤) مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا (کہ اوس مین کچھہ
تفصیل قیمت وغیرہ کے نہین ہے) تو اوسکو اختیار ہے جسطرح مناسب جانے بیچے
قیمت قلیل ہو یا بہت ہو۔

(مادہ ١٤٩٥) جو قیمت موکل نے مقرر کر دے اوس سے کم بیچنا جایز نہین ہے اگر
بیچا تو موکل کے اجازت پہ موقوف رہیگا اور اگر مال مشتری کو دیدیا تو بیع منعقد ہوگئی یا
نہ ہوگی اور موکل اپنا زر نقصان وکیل سے لیگا۔

(مادہ ١٤٩٦) وکیل بالبیع اپنے لئے وہ مال نہین خرید سکتا کہ جسکی بیع کا وکیل ہوا ہے

(مادہ ١٤٩٧) اور اون کے ہاتھ بیچنا درست نہین ہے کہ جنکی گواہی اوسکے
حق مین مقبول نہ ہو۔ پر قیمت زاید سے جایز ہے اگر موکل نے یہہ کہا کہ تجکو اختیار ہے
جسکے ہاتھ چاہے بیچدے اوس نے ان ہی لوگون کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچدیا تو جایز ہے۔

(مادہ ١٤٩٨) وکیل مطلق نقد یا اور قرض بیچ سکتا ہے مگر قرض کے وہ

مدت ہوگی جو سوداگرون مین دستور ہے نہ اوس سے زیادہ ۔ اور اگر موکل نے کہدیا کہ نقد پر بیچنا یا میرا مال نقد بیچکر میرا قرض ادا کر دو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے ۔

(مادہ ١٤٩٩) جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اوسکا نصف نہین بیچ سکتا ہے کیونکہ اوسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہ ہوگا تو نصف بیچنا بھی جایز ہے ۔

(مادہ ١٥٠٠) وکیل نے اگر قرض پر کچھ مال بیچا تو اس زرثمن کے عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہی اور اگر رہن تلف ہو گیا یا کفیل مفلس ہو گیا تو وکیل ضامن نہوگا

(مادہ ١٥٠١) جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہی کہ بے رہن اور بے کفیل لئے نہ بیچے ۔

(مادہ ١٥٠٢) جب تک کہ مشتری زرثمن ادا نہ کر دے وکیل بایع اپنی پاس سے ادا نہ کریگا ۔

(مادہ ١٥٠٣) موکل بھی زرثمن مشتری سے لے سکتا ہی اگرچہ یہہ کام وکیل کا تہا

(مادہ ١٥٠٤) جب وکیل بے اجرت ہو تو اوسپر ضرور نہین ہے کہ زرثمن وصول کرکے موکل کو پہونچادیوے ۔ بلکہ موکل کو اپنی طرف سے وکیل کر دے کہ اپنا زرثمن وصول کر لے اور اگر وکیل ایسا شخص ہی کہ بے اجرت کام نہین کر سکتا ہے مثلاً دلال تو بالضرور زرثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پہونچادیگا ۔

(مادہ ١٥٠٥) وکیل بایع بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کر سکتا ہی مگر اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یہہ اقالہ موکل پر جاری نہ ہوگا ۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھ متعلق ہین ۔

جو شخص حکم کرے وہ آمر ہی اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہی اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے ۔

(مادہ ١٥٠٦) آمر نے مامور کو کہا کہ میرا اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا قرض ہی وہ ادا کر دو مامور نے اگر دین ادا کر دیا تو اوس سے لیگا اوس نے یہہ کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجھہ سے لینا یہلے تم میرا دین دو تو مین تمکو دے دونگا

(مادہ ١٥٠٧) آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کھوٹے درہم ہین وہ ادا کر دو مامور نے خالص درہم ادا کئے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہین ادا کر دو اوس نے کھوٹے درہم دیدئے تو دونو صورتون مین مامور آمر سے کھوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچدیا اور زرقیمت دین مین مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہی لیگا ۔ اور اگر ثمن مثل سے زیادہ کو بیچا تو آمر کو یہہ اختیار نہین ہے کہ صرف قیمت مامور کو دیدے اور زیادتی اپنے دین مین مجرا دیوے ۔

(مادہ ١٥٠٨) آمر نے مامور کو حکم دیا کہ مجھکو یا میرے اہل و عیال کو خرچ روز مرہ پہونچاتا رہے تو پھر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہی لے لیگا مگر بحسب عادت اور رواج کے موافق ہوگا خواہ شرط واپسی کی ہوئی یا نہ کی ہو ۔ اور ایسی ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنا دے تو موافق رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا ۔ گو شرط خرچ لینیکی ہوئی ہو یا نہوئی ہو

(مادہ ۱۵۰۹) آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ دیدے کہ پھر مین تمکو دونگا اگر اوس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگر یہہ شرط نہ ٹہری کہ پھر دیگا وہ واپس لیگا یا مین ادا کر دونگا تو مامور کو حق واپسی نہین ہوگا۔ اور اگر جسپر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہو کہ آمر کے عیال مین ہے یا اوسکے شریک کے عیال مین ہے تو یہہ خرچ حسب رواج و عادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نہ کیگئی ہو دیکھو مادہ ۳۶

(مادہ ۱۵۱۰) آمر کا حکم اوسکی ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہہ مال دریا مین پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور وہ یہہ جانتا ہے کہ یہہ مال اسکا نہین ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب کہ آمر مامور پر مجبر ہو۔

(مادہ ۱۵۱۱) آمر نے مامور سے کہا کہ مجھپر جو کسی کا اسقدر قرض ہے اپنی پاس سے ادا کردے اوس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف بلحاظ اوسکے وعدہ کے جبر نکیا جاویگا

(مادہ ۱۵۱۲) مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد ودیعت ہے آمر نے اوسکو کہا کہ مجھپر کسی کا قرض ہے تو ادا کردے تو مامور پر ادا دین کیلئے جبر ہوگا۔ اور اگر آمر نے کہا کہ میرا فلان مال بیچکر قرض ادا کردے اگر وکیل متبرع بے اجرت ہے تو اوسپر جبر نہ ہوگا اور اگر اجرت والا ہے تو اوس سے جبراً کام لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۱۳) قرضدار نے کچھ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ کو دے آو تو اور قرضخواہ اسمین سے کچھ نہ لے سکین گے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ کو

اوسمین سے دیگا صرف اوسی کو دیگا کہ قرضدار نے اوسکا نام لیا ہے۔

(مادہ ۱۵۱۴) آمر نے کچھ درہم مامور کو دی کہ فلان کو بابت قرض کے پہونچا دے مامور کے پہونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مر گیا تو یہہ دراہم ترکہ مین شامل ہونگے قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا۔

(مادہ ۱۵۱۵) آمر نے مامور کو کچھ درہم دی کہ فلان کو پہونچا دے مگر مگر جبتک کہ میری دستاویز کے پشت پر جو اوسکے پاس ہے وصول نہ ڈلواوے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اوسکو یہہ درہم نہ دینا۔ مامور نے نہ دستاویز کے پشت پر وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدی اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار سے دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لیگا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان (یعنی جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو)

(مادہ ۱۵۱۶) مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہین اور یہہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہووے

(مادہ ۱۵۱۷) وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جایز ہے ورنہ نہین یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہ ہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا

(مادہ ۱۵۱۸) مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا تو اوسکا اقرار صحیح نہ ہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جایز نہوگا اور وکالت سے موقوف ہوجائیگا دیکھو مادہ ۱۵۲۶ کا اخیر

(مادہ ۱۵۱۹) وکیل بالخصومت وکیل بالقبض یعنی مدعا بہ کے لینے کا مجاز نہین ہے جب تک صراحۃً اجازت نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۲۰) ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہین ہوسکتا ہے

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

(مادہ ۱۵۲۱) موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کردے مگر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہوگیا تو موقوف نہ کرسکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور بعقد رہن کے وقت اوسکے بعد مدیون نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر بیچکر زر رہن ادا کردینا راہن بی اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نہ کرسکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت مین مدعا علیہ اوسکو موقوف نہین کرسکتا ہے

(مادہ ۱۵۲۲) وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اوسکے ادا کیلئے لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۳) موکل نے جب وکیل کو موقوف کردیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہووے اوسکا تصرف جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۵۲۴) وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کردے ورنہ جبتک وکالت قایم رہیگی

(مادہ ۱۵۲۵) وکیل بقبض الدین اطلاع مدیون کے بے موقوف ہوسکتا ہے اگر مدیونکو حیلا کر وکیل کیا گیا تو بے اوسکے اطلاع کے موقوف نہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اوسکے موقوفی کے بےخبر ہو تو دین سے بری ہوجائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۶) کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہوگیا اور وکالت تمام ہوگئی۔

(مادہ ۱۵۲۷) موکل کے مرتے ہی وکیل موقوف ہوگیا پر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ ۷۶۰

(مادہ ۱۵۲۸) وکیل وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہوجاتا ہے دیکھو مادہ ۱۴۶۶۔

(مادہ ۱۵۲۹) وکالت میراث نہین ہے کہ جب وکیل مرجاے تو اوسکا وارث بھی اوسکے قایم مقام وکیل ہوگا۔

(مادہ ۱۵۳۰) موکل یا وکیل مجنون ہوگیا تو وکالت باطل ہوگی۔

کتاب دوازدہم صلح اور ابراء کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہیں۔

(مقدمہ وہ مصطلحات فقہیہ جو صلح و ابراء سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۵۳۱) جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے

(مادہ ۱۵۳۲) جو شخص بھیہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

(مادہ ۱۵۳۳) جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۴) جس مال یا جس حق کے بابت صلح کرین وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۵) صلح تین قسم ہے۔ اول صلح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ مدعی علیہ کو دعوی کا اقرار ہو اور پھر بھی آپس مین صلح کرلین۔ دوم صلح عن الانکار یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور اوسپر بھی صلح کرنا سوم صلح عن السکوت یعنی نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار بلکہ سکوت ہے تو بھی صلح کرلینا

(مادہ ۱۵۳۶) ابراء دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفاء اول وہ ہے کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب مین اسی قسم ابراء سے بحث ہے دوم اپنے حق کے وصول کرلینے کا اقرار کرنا کہ مین نے اپنا حق جو فلان پر تھا لیلیا یہ قسم اقرار مین شامل ہے۔

(مادہ ۱۵۳۷) اپنی کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے۔

(مادہ ۱۵۳۸) اپنی جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے

باب اول کون کون صلح اور ابراء کرسکتا ہے

(مادہ ۱۵۳۹) شرط یہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہ ہو اسلئے مجنون اور مغلوب الحواس اور نا تمیز لڑکے کی صلح صحیح نہین اور صبی ماذون کی وہ صلح کہ اوس مین

ضرر نہ ہو صحیح ہے مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھ دعوی کیا اور اوس نے اوسکا اقرار کرکے صلح کرلی صحیح ہے۔ اور صبی ماذون نے اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح کرسکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہین تو کچھ کم مقدار پر صلح نہین کرسکتا ہے اور اگر اوسکے پاس گواہ نہین ہین اور مدعی علیہ غالباً حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۰) اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اوسکے پاس گواہ ہین تو اوسکا باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اوسکے مال مین سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہین ہین تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہون اور اوسکا ولی اوسکے دعوی مین سے کچھ کم کرکے مدعی علیہ سے صلح کرے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر گواہ نہین ہین اور یقین ہے کہ مدعی علیہ حلف کرجائیگا تو جس مقدار پر کہ ہوسکے ولی صلح کرسکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرے کہ اوسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہے تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہو،

(مادہ ۱۵۴۱) صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جائز نہیں۔

(مادہ ۱۵۴۲) وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہین ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کرلیگا تو جائز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۴۳) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھپر جو نالش ہوئی ہے اوسمین صلح کرلو۔ اگر اوس نے صلح کرلی تو صحیح ہے اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل بھی زر صلح دیگا اگر وکیل نے صلح عن اقرار اسطور کی گویا

آپ ہی صلح کرتا ہے تو وکیل سے ہی زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

(مادہ ۱۵۴۴) ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کر لے (۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن بھی ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے مال پر صلح ہے۔ (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اوسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں نے اوسپر صلح کی۔ (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پر صلح کی بلکہ مطلق صلح کے اور زر صلح دیدیا تو ان چاروں صورتوں میں صلح صحیح ہے اور یہہ شخص فضولی تبرع ہے اور اس چوتھی صورت میں اگر زر صلح نہیں دیا ہے تو صلح موقوف رہیگی اہل مقدمہ جایز کرینگے تو صحیح ہوگی ورنہ بعض یعنی صلح باطل اور دعوی بدستور قایم رہیگا

باب دوم مصالح علیہ و مصالح عنہ کے احوال اور شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۵۴۵) مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجای مبیع کے ہے اور اگر دین ہے تو بجای ثمن کے ہے اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہوسکتی ہے جو بیع میں مبیع ہوسکتی ہے یا ثمن

(مادہ ۱۵۴۶) مصالح علیہ مصالح کا مال و ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح میں دیگا تو صلح جایز نہوگی

(مادہ ۱۵۴۷) مصالح علیہ اور مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہوویں بشرطیکہ وہ ایسا مال ہو کہ جسمیں قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہیں مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور اس مدعی علیہ نے اوسپر باغیچہ کا دعوی کیا اب صلح اسپر ہوئی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوے سے دستبردار ہو جایز نہیں ہے اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور

مدعی علیہ نے اوسکو کچھہ دیکر صلح کر لیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعی علیہ کو کچھہ دیکر صلح کرے کہ وہ مکان اوسکو دیدے تو یہہ صلح جایز نہوگی۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان اسمین دو فصل ہیں۔

فصل اول مال موجود و متعین کے بابت صلح کرنا

(مادہ ۱۵۴۸) دعوی مال معین میں اگر اقرار ہوا اور مال معین پر صلح عن اقرار ٹھہری تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح عنہ میں خیار عیب اور خیار شرط اور خیار رؤیت جاری ہوتے ہیں اور اگر زمین ہے تو شفعہ بھی جاری ہوگا۔ اور مصالح عنہ میں اگر کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو جتنا مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اوسقدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ میں سے دیگا اور اگر مصالح علیہ میں کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعی علیہ سے مدعی اوسقدر لیگا مثلاً مدعی نے گھر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گھر مدعی کا ہے اور اوسپر کچھہ روپیہ دیکر صلح کر لی اور مدعی علیہ کے پاس گھر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھہ بیچ کیا ہے اور سب احکام بیع کے اوس میں جاری ہونگے۔

(مادہ ۱۵۴۹) اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغیچہ کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کرکے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گھر میں مدعی سکونت پذیر رہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کے عوض اوسکا گھر کرایہ لیا۔

(مادہ ۱۵۵۰) صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق میں معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق میں حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے اسلئے زمین

مصالح علیہ مین دعوی شفعہ ہوگا۔ اور زمین مصالح عنہ مین دعوی شفعہ نہ ہوگا۔ اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر اپنا دعوی کل یا جز دائر کریگا

(مادہ ۱۵۵۱) اگر کل دعوی سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعوی کیا اور نصف پر صلح کرکے اپنی قبضہ مین لے لیا تو گویا باقی دعوی سے دست بردار ہوا اور اپنا حق ترک کر دیا گیا

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنی مطالبات اور حقوق سے صلح کرنا

(مادہ ۱۵۵۲) ایک شخص نے اپنی کسی حق کا دعوی کیا اور ایک مقدار پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کچھ حق اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

(مادہ ۱۵۵۳) اگر کسی حق کے لئے مدت مقرر نہو فوراً لے سکتا ہے اور یہہ صلح ہوئی کہ ایک مدت پر لیگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۴) سکہ خالصہ کے بدلے اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جایز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۵) دعوی حقوق مثل حق الشرب و حق المسرور وغیرہ مین بھی صلح جایز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہیگا۔

باب چہارم صلح اور ابراء کے احکام اور اس مین دو فصل ہین۔

فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۵۶) جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اوس سے رجوع نکر سکیگا یعنی مدعی صرف

زر صلح کا مالک ہوگا اور اوسکا دعوی بالکل زایل ہوجایگا۔ اور مدعا علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۵۷) جب دونون مین سے کوئی مرجاوے تو اوسکے وارث کو فسخ صلح کا اختیار نہین ہے

(مادہ ۱۵۵۸) جب صلح بمعنی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضاے باہمی دونو اقالہ اور فسخ کے مجاز ہین اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ و فسخ نہین ہے دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۵۹) جب مدعا علیہ نے زر صلح اسلئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۶۰) بدل صلح ابھی مدعی کو نہ دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ مین تلف ہوگیا اور وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنی نقود نہو کہ نقود متعین نہین ہو سکتے ہین اگر یہہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جز مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۴۸) اور (۱۵۵۰) اور اگر بدل صلح دین ہے کہ باوجود تعین کے متعین نہین ہو سکتا ہے تو صلح مین کچھ خلل نہ ہوگا۔ بلکہ مدعا علیہ جسقدر زر تلف ہوا ہے اوسقدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراء سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۶۱) جب مدعی نے یہہ کہدیا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہین ہے یا اوسپر میرا کچھ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر تھا اوس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کر دیا اوسپر میرا کچھ حق باقی نہین ہے یا مین نے اوس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعا علیہ بری ہوگیا۔

(مادہ ۱۵۶۲) جب اسطرح مدعا علیہ کو بری کردیا تو کچھہ حق مدعی کو نہ ثابت ساقط ہوگیا دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۳) ابراء کیوقت تک جو جو امور و حقوق تھے اون سے بری ہوگیا اور ابراء کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اون سے ابراء نہ ہوگا

(مادہ ۱۵۶۴) جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اوس سے ہی بری ہوگا اور اسکے بابتہ دعوی نہ سنا جائیگا اور اسکے سوا اور حق سے بری نہ ہوگا اگر مکان کے دعوی سے بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے۔

(مادہ ۱۵۶۵) جب یہہ کہا کہ سب دعووں سے فلان کو بری کیا یا اوسپر کوئی حق ہمیشہ نہ ہوگا تو یہہ ابراء عام ہے کہ اوسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہ ہوگا۔ بلکہ یہان تک کہ ایک شخص کو ابراء عام کرکے یہہ دعوی کرے تو ابراء سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جسکو مین نے ابراء عام کیا اوسکے ابراء سے پہلے تو اوسکا کفیل تھا تو یہہ سب دعوی مسموع نہونگے دیکھو مادہ (۶۶۲)

(مادہ ۱۵۶۶) بایع نے کچھہ مال بیچکر زرثمن مشتری سے لے لیا پھر مشتری نے جملہ حقوق جو بیع اور ثمن سے متعلق ہین بایع کو بری کردیا اور ایسی ہی بایع نے سب دعووں سے جو ثمن سے متعلق ہین اوسکو بری کردیا اور ایک دوسرے نے دستاویز آپس مین لکھہ دی اور بیع کا کوئی حقدار نکلا تو بایع کے ابراء کا کچھہ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری بایع سے زرثمن لے لیگا دیکھو مادہ (۵۲)

(مادہ ۱۵۶۷) جسکو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہون اگر یہہ کہا کہ مین نے سب مدیونوں کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھہ حق نہین رہا تو یہہ ابراء صحیح نہ ہوگا اسلئے

اگر کہا کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص متعین ہین تو ابراء صحیح ہے۔

(مادہ ۱۵۶۸) ابراء کیلئے قبول شرط نہین ہے مگر مجلس ابراء مین اگر مدعا علیہ ابراء رد کردے کہ مین ابراء اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابراء نہ ہوگا اور اگر پہلے تو قبول کرلیا اور پھر رد کردیا معتبر نہ ہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محال لہ اگر محال علیہ کو یا مکفول لہ کفیل کو بری کیا اور انہون نے رد کردیا تو بری نہ ہونگے۔

(مادہ ۱۵۶۹) میت کو قرضخواہ بری کرسکتا ہے

(مادہ ۱۵۷۰) اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے صحیح نہ ہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۱) اگر بیمار کا ترکہ اوسکے دین مین مستغرق ہے اور اوسنے بیماری مین اپنے ایک قرضدار کو بری کردیا صحیح نہین ہوگا۔

کتاب سیزدہم اقرار کے بیان مین اس مین چار باب ہین

باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۷۲) جب کوئی شخص کہے کہ مجھپر فلان کا یہہ حق ہی تو یہہ کہنا اقرار ہی اور یہہ کہنیوالا مقر (بکسر قاف) اور جسکا حق بیان کیا وہ مقر لہ (بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)

(مادہ ۱۵۷۳) مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہے اسلیئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ کا اقرار صحیح نہین اور نہ انکے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے ان مین اوسکا اقرار بھی صحیح ہی۔

(مادہ ۱۵۷۴) مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص نے صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے۔

(مادہ ۱۵۷۵) مقر جو اپنے رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اسلیئے اقرار جبر اکراہ صحیح نہین ہے دیکھو مادہ (۱۰۰۶)

(مادہ ۱۵۷۶) مقر مجبور نہو دیکھو کتاب حجر کے فصل دوم و سوم و چہارم

(مادہ ۱۵۷۷) شرط ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً ولیالڑکا کہ جنہ اوسکی تصدیق نکرے اگر یہہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۸) مقر لہ مجہول نہو یعنی ایسا شخص نہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہو کہ تعین ہو سکتا ہی تو مثلاً کہا کہ یہہ مال جو میرا قبضہ مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہی یہہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہین ہو سکتا ہے اور اگر کہا کہ ان

دونون شخصون مین ایک کا ہے یا فلان محلہ مین ایک کا ہی اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہین تو اسصورت مین تعین ہو سکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونونکا یہہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونونکو دین اگر متفق ہین تو دونون مشترک رہینگے اور اگر متفق نہین ہین تو یہہ دونون مقر سے حلف لین کہ یہہ مال اوسکا نہین ہے اگر اوس نے دونونکی حلف سے نکول کیا تو دونون آپس مین یہہ مال مشترک رہیگا ورنہ جس کے حلف کا نکول کریگا اوسکا مال ہوگا اور اگر دونون کے لئے حلف کرگیا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہوگیا اور مال مقر بہا اسی کے پاس رہیگا۔

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

(مادہ ۱۵۷۹) جیسا اقرار معلوم صحیح ہی اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ بجہالت صحیح ہے اوس مین اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرے پاس امانت ہے یا مین نے چورایا ہے یا مین نے غصب کیا ہی تو عقد امانت اور سرقہ اور غصب مین اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ بجہالت صحیح نہین ہی اس مین اقرار مجہول بھی صحیح نہین ہی مثلاً اقرار کیا کہ مین نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہین ہے یہہ اقرار بھی صحیح نہین ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہین ہے اسلیئے یہہ اقرار بھی صحیح نہین ہے اسی لئے مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تفسیر کرے

(مادہ ۱۵۸۰) مقر لہ کا قبول کرنا ضرور نہین ہے پر اوسکے غلط کرنے سے رد ہوجائیگا اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچھہ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی مین اقرار صحیح ہوگا

(مادہ ۱۵۸۱) مقر اور مقر لہ نے سبب اقرار مین خلاف کیا تو صحت اقرار مین کچھہ خلل نہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال ہی تو بہر حال اقرار صحیح ہے۔

(مادہ ۱۵۸۲) کسی ایک کے مال معین لینا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوے سے صلح کرنا اقرار دعوی نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مجھپر میرا ایک ہزار روپیہ ہیں اوس نے کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ پر صلح کرلے۔ تو یہہ ہزار روپیہ کا اقرار ہوئے۔ اور اگر اوس ایک ہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوس نے کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ صلح کرلے تو یہہ اقرار بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے اسلئے کہ کبھی صلح دعوے سے اسلئے ہوتی ہے کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے فرار ہے

(مادہ ۱۵۸۳) ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہہ مال میرے ہاتھہ بیچ یا مجکو کرایہ دیا عاریت دیا ہبہ کردے یا ودیعت دیا اوس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھو اور اوس نے قبول بھی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً یہہ کہا کہ فلانے شہر مین تو آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکی ادائے مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ (۴۰)

(مادہ ۱۵۸۵) حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین نصف یا ثلث فلان کا ہے اور مقر لہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے پہلے مر گیا ہو یعنی شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۶) گونگا آدمی جو اشارہ سے اقرار کرے صحیح ہے۔ اور زبان والے سے کسی نے کہا کہ تجکو فلان کے اتنے روپیہ دینے ہین اوس نے سر ہلایا تو یہہ اقرار صحیح نہ ہوگا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان جس مین تین فصل ہین

(فصل اول احکام عامہ کا بیان)

(مادہ ۱۵۸۷) حسب مادہ (۷۹) کے مقر اپنے اقرار پر ملزم ہوتا ہے مگر جبکہ حاکم تکذیب اوسکی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا کچھہ اعتبار نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوس نے میرے ہاتھہ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت مین اپنا دعوی ثابت کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوایا۔ پس مشتری اپنا زرثمن بایع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے بحکم عدالت باطل ہو گیا اوسکا کچھہ اثر باقی نہ رہیگا

(مادہ ۱۵۸۸) بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پھر اوس سے پھر جانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا مجھپر اتنا قرض ہے پھر کہے کہ مجھپر اوسکا قرض نہین ہے وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۸۹) اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تھا تو مقر لہ کو قسم دینگے کہ مقر جھوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پھر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا گو تمسک لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ مقر اپنے اقرار مین کاذب نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۹۰) مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے اور بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اوسکی تصدیق کی تو خالد کا وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید پر جبر کرینگے کہ خالد کو

(مادہ ۱۵۸۲) کسی ایک کے مال کی بیع کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوے سے صلح کرنا اقرار دعوی نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مجھپر میرا ہزار روپیہ ہیں اوس نے کہا کہ ساڑھے ساتسو روپیہ پر صلح کرلے۔ تو یہہ ہزار روپیہ کا اقرار ہے۔ اور اگر اوس ایک ہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوس نے کہا کہ ساڑھے ساتسو روپیہ صلح کرلے تو یہہ اقرار بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے اسلئے کہ کبھی صلح دعوے سے اسلئے ہوتی ہے کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ رہے

(مادہ ۱۵۸۳) ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہہ مال میرے ہاتھ بیچدے یا مجھکو کرایہ دے یا عاریت دے یا ہبہ کردے یا ودیعت دے یا اوس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھو اور اوس نے قبول بھی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے

(مادہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً یہہ کہا کہ فلان شہر مین تو آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکے ادا کی مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ (۴۰)

(مادہ ۱۵۸۵) حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین نصف یا ثلث فلان کا ہے اور مقرلہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے پہلے مر گیا ہو یعنی شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۶) گونگا آدمی جو اشارہ سے اقرار کرے صحیح ہے۔ اور زبان والے کسی نے کہا کہ تجھکو فلان کے اتنے روپیہ دینے ہین اوس نے سر ہلایا تو یہہ اقرار صحیح نہ ہوگا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان تین فصل مین

(فصل اول احکام عام کا بیان)

(مادہ ۱۵۸۷) حسب مادہ (۷۹) کے مقر اپنے اقرار پر ملزم ہوتا ہے مگر جبکہ حاکم کا حکم تکذیب اوسکی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اور وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوس نے میرے ہاتھہ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار بنکا اور عدالت مین اپنا دعوی ثابت کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوایا پس مشتری اپنا زر ثمن بایع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے بحکم عدالت باطل ہوگیا اوسکا کچھ اثر باقی نہ رہیگا

(مادہ ۱۵۸۸) بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پھر اوس سے پھر جانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا مجھپر اتنا قرض ہے پھر کہا کہ مجھپر اوسکا قرض نہین ہے اور وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۸۹) اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تھا تو مقرلہ کو قسم دینگے کہ مقر جھوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پھر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا کو تمسک لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ مقر اپنے اقرار مین کاذب نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۹۰) مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے اور بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اوسکی تصدیق کی تو خالد کا ہے وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید پر جبر کرینگے کہ خالد کو

روپیہ ادا کردے زید نے اگر برضامندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پھر بکر تقاضا نکریگا بلکہ زید بری الذمہ ہوجاوے گا۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا

یعنی مال سے اپنی ملک کے نفی کرنا کیونکر ہوسکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے۔

(مادہ ۱۵۹۱) ایک شخص نے یہہ کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو یہہ اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس میں قبضہ اور تسلیم ضروری ہے ورنہ ہبہ تمام و کامل نہ ہوگا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال جو مجھ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس میں کچھ علاقہ نہیں ہے تو اسصورت میں اس نے اپنی ملک اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا بتلاتے ہیں وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکے طرف منسوب کرتے ہیں سب مقرلہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے زائل ہے اور اوسکے بعد جو مال کہ مقر کے پاس آویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقرلہ کو اوس میں کچھ حق نہ ہوگا اسصورت میں اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک ہے جو اس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت میں اوس مال کا مالک مقرلہ ہے اسصورت میں ملک مستعار کے نفی کیگئی۔

(مادہ ۱۵۹۲) اگر ایک دوکان کا قبالہ خریدا کہ جسمین نام مقر کا ہے مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ میں میرا نام مستعار لکھا گیا تھا در زر قیمت بھی تیرا ہی مال تھا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقرلہ کی ہے نہ مقر کی۔

(مادہ ۱۵۹۳) اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ زر تمسک تیرا ہی ہے اور میرا نام قرضی مستعار لکھا گیا تھا تو یہہ اقرار ہے کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقرلہ ہی ہے ان دونون صورتون میں نام مستعار کے نفی کیگئی۔

(مادہ ۱۵۹۴) یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہے صحیح و معتبر ہے۔ اس مقر کے مرنیکے بعد اسکی وارثون کو اسمین کچھ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار بہ نفی ملک اور بہ نفی اسم مرض موت میں کریگا تو اوسکا حکم اس فصل میں مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

(مادہ ۱۵۹۵) جس مرض میں غالباً موت کا ڈر ہو۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گھر باہر چل کے اپنے کام ضروری درست نکر سکے اور عورت اپنے گھر میں رہکر اپنے کار ضروری درست نہ کرسکے اور ایک سال کے اندر مرجاوے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اوٹھنے اور چلنے پھرنے کی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال متغیر نہ ہو مثل تندرستون کے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر مرض موت شمار ہوگا

(مادہ ۱۵۹۶) اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہی ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہون نے ایسی مرض موت میں یہہ اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہے یا زوج کا ہے تو یہہ اقرار صحیح ہے اور داروغہ بیت المال کو اوس میں کچھ تعرض نہین پہونچتا ہے۔ اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلان کا ہے تو

یہہ وصیت ہے، اوس مین وارث وغیرہ بیت المال تعرض نہ کر سکیگا۔

(مادہ ١٥٩٧) مرض مین اپنے وارث کیلئے اگر کچھ اقرار کیا اور پہر تندرست ہو گیا تو یہہ اقرار صحیح ومعتبر ہوگا۔

(مادہ ١٥٩٨) مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مر گیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جائز رکہا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو ہو جائیگا اقضا اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تہی تو اوسکے بعد رجوع نہین کر سکتے ہین اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکہا تہا لیلیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تہا تلف ہو گیا تو یہہ اقرار بہر حال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرا قرض جو فلان پر تہا ہیے فلان فرزند نے وصول کر کے مجہی پونہچا دیا تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسی ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کے مہر جو میرے پاس امانت تہی یا عاریت تہی مین نے بیچکر پانچ ہزار روپیہ اوسکی قیمت کے خرچ کر ڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کئے جاوینگے

(مادہ ١٥٩٩) وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر وقت اقرار وارث نہ ہو مثلاً ایک اجنبی عورت کیلئے اقرار کیا اور پہر اوسکی ساتہہ نکاح کر کے مرگیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگر چہ وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ تہی یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تہا اور جب سبب زائل ہو گیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہو گئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ اسلئے مقر کے بہائی محروم ہین اب قضاء فرزند مر گیا تو وہ اقرار کہ

بہائی کیلئے کیا گیا جاری نہ ہوگا کیونکہ بہائی بہر حال وراثت کی قوت رکہتا ہے دیکہو مادہ (٢٤)

(مادہ ١٦٠٠) جس کام کو مرض موت مین ظاہر کرے کہ مین یہہ کام حالت صحت مین کر چکا ہون مثلاً مرض موت مین اقرار کرے کہ مین نے اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت صحت مین لے چکا ہون تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بے اجازت اور وارثون کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا۔ اور ایسی ہی اگر مقر نے مرض مین کہا کہ مین اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت مین ہبہ کر چکا تہا تو جبتک کہ گواہون سے ثابت نہو یا اور وارث قبول نکرین یہہ اقرار جاری نہ ہوگا۔

(مادہ ١٦٠١) مرض موت مین اجنبی کیلئے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکی لئے اقرار کر دے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار اسطرح جہوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقر لہ مقر کو وراثتاً ملا تہا یا اوس نے خریدا تہا یا کسی نے اسکو ہبہ کیا تہا تو لحاظ کیا جاے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تہا یا نہ تہا اگر نہ تہا تو یہہ اقرار ہبہ ہے اگر اور قبضہ شرط ہی۔ اور اگر تہا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونون صورتون مین یہہ اقرار ثلث مال مین جاری ہوگا

(مادہ ١٦٠٢) دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت مین یا حالت مرض مین بسبب تصرفات بیع وشرا وغیرہ کے لازم ہوے اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوسکا ترکہ کچھ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقرار سے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت مین کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بہی یہی حکم ہے کہ پہلے ادا ہے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

(مادہ ١٦٠٣) مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تہا

وصول کر چکا ہون اگر یہ قرض حالت مرض مین ذمہ پر اجنبی کے لازم ہوا تھا یہ اقرار صحیح ہے پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے۔ اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو بہرحال صحیح ہے خواہ اوس پر کسی حالت صحت کا قرض ہو یا نہ ہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان اجنبی کے ہاتھہ مرض مین بیچا تھا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہ اقرار صحیح ہے اور اسکے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرسکینگے اور اگر یہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین قیمت لی تو بھی صحیح ہے اور حالت صحت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرینگے۔

(مادہ ۱۶۰۴) مریض مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہونکو نہ دے اور اگر مرض مین کچھہ خریدا ہے یا قرض لیا ہے وہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۰۵) کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ وصیت کے ہے اسلئے اگر مریض ایک وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہ کفالت جاری نہ ہوگی اور اگر اجنبی کا کفیل ہوا تو ثلث مال مین جائز ہوگا۔ اور اگر مرض موت مین یہ اقرار کیا کہ مین کفیل ہوا تھا تو ہر حال معتبر ہے قرض صحت قرض مرض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنے کا بیان

(مادہ ۱۶۰۶) بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو مادہ (۶۹)

(مادہ ۱۶۰۷) ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرے اقرار سے دستاویز لکہدے کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجھپر قرض مین اور اوسپر اپنی مہر کردی تو یہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنی ہاتھہ سے لکہہ دیا ہے

(مادہ ۱۶۰۸) سوداگرون کے دفتر (بہی کہاتہ) مین یہ لکہا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے بجای اقرار بالمشافہہ ہے

(مادہ ۱۶۰۹) خود لکہا یا کسی سے لکہوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم وعادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکہا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدین اور قبض الوصول لکہے جاتے ہین بجای اقرار کے ہین

(مادہ ۱۶۱۰) باوجودیکہ یہ دستاویز لکہدی اور مہر بھی کردی پھر بھی انکار کریگا تو معتبر نہ ہوگا۔ اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اوسکا خط ہی اور اوسکی مہر ہی کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہ انکار معتبر نہ ہوگا۔ اور اگر خط اوسکا معروف نہ ہو تو اوس سے کچھہ عبارت لکہوائینگے اور دونو خط اہل فن کے ماہرونکو دکہلاوینگے اونہون نے یہ کہا کہ یہ دونو ایک ہی شخص کے ہاتہہ کے ہین تو انکار معتبر نہ ہوگا اور قرض لازم ہوگا بہرحال جس دستاویز مین شبہ جہوٹ اور جعل کا نہ ہو اوسپر عمل کیا جائیگا اور اگر دستاویز مین شبہ جعل ہے اور وہ بھی دستاویز لکہنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی کا ہی تو اوس سے حلف لی جائیگی کہ نہ یہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون

(مادہ ۱۶۱۱) جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتھہ درست ہے اور دستاویز والا مرگیا اور اوسکے وارث بھی اسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جبتک کہ خط و مہر متوفی کے دستاویز کے معلوم معروف نہ ہون اوسپر عمل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۱۲) متوفی کے ترکہ مین ایک تھیلی نکلی کہ اوس مین کچھہ نقد بہرا ہوا اور اوسپر اوسکے خط سے یہ لکہا ہوا ہے کہ فلان کا یہ مال ہے میرے پاس امانت ہے تو مال والا لیلیگا اور کچھہ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہ ہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوے کا بیان اس میں ایک مقدمہ اور دو باب ہیں

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو دعوی سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۶۱۳) حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

(مادہ ۱۶۱۴) مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہیں اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۶۱۵) مدعی سے پہلے ایسا کلام صادر ہونا کہ اس دعوے کے خلاف ہو اوسکو تناقض کہتے ہیں۔

باب اول

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنیکا بیان۔ اس میں چار فصل ہیں

فصل اول دعوی کے صحت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۶۱۶) مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور بے تمیز لڑکا مدعی نہیں ہوسکتا ہے مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہیں۔

(مادہ ۱۶۱۷) مدعا علیہ کا متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہ کہے کہ اس گانون میں ایک شخص پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہیں ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۱۸) مدعا علیہ کا عدالت میں حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے تو اوسپر جو حکم ہے کتاب القضا میں مذکور ہوگا

(مادہ ۱۶۱۹) مدعا بہ کا معلوم و معین ہونا شرط ہے اگر دعوی مجہول ہوگا تو صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۰) مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان

مثلاً شئے منقول اگر عدالت میں موجود ہے تو اشارہ کافی ہے۔ اور اگر عدالت میں موجود نہیں ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا اور قیمت بتلانا ضرور ہے جسکو وصف و تعریف کہتے ہیں اور اگر زمین اور مکان ہے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار او جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون میں اوسکا ذکر ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۱) عدالت میں جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہہ کہنا کہ یہہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے میں اوسکا طالب ہوں کافی ہے۔ اور اگر موجود نہو اور بلا صرف اوسکو عدالت میں حاضر کرسکتے ہیں تو ضرور ہے کہ عدالت میں حاضر کریں تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے۔ اور اگر بی صرف زر عدالت میں آنا ممکن نہیں ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کرے۔ مگر دعوی غصب اور رہن میں بیان قیمت ضرور نہیں ہے مثلاً یہہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۶۲۲) اگر چند چیزون کا دعوی کیا جو سب مختلف ہیں تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہیں ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۲۳) اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکے چار یا تین حد بھی ذکر ہون اور اون حدود کے مالکونکا اور اونکے باپ دادا کا نام بھی مذکور ہو۔ اور شخص نامور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہیں ہے اور ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہیں ہے نہ دعوی میں نہ شہادت میں اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ میز

اوس جای کا مدعی ہون کہ جسکے حدود اوس قبالہ مین درج ہین۔

(مادہ ۱۶۲۴) اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوی صحیح ہے

(مادہ ۱۶۲۵) ضرور ہے کہ دعوی نقد مین جنس یعنی سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ آل عثمان یا سکہ انگریزی اور وصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کھوٹا۔ اور مقدار مثلاً ایک ہزار بیان کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی اگر ایک ہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی صحیح ہے۔ اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو اوسپر دعوی مسموع ہوگا

(مادہ ۱۶۲۷) اگر دعوی کسی شے معین کا ہے تو یہہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے۔ اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دین ہے تو کس سبب سے ہے۔

(مادہ ۱۶۲۸) اقرار سے شی مقر بہ ملک پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے ثابت ہوا اقرار اوسکی ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے یہہ نہین ہے کہ اقرار ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنی ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تہا کہ یہہ شے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے۔ اور اگر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بہی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہہ کہا کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میرا قرض اوسپر ہے کیونکہ اوس نے اقرار کیا تہا تو دعوی صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۹) وہ دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بہی ہو ورنہ محال کا دعوی

مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح اور اپنے سے بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا

(مادہ ۱۶۳۰) یہہ بہی ضرور ہے کہ دعوی ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا وکیل کرے اسپر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے یہہ مال مجکو ہی عاریت دیوے کہ مین اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ صورت مین ایسا حکم نہین ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہو سکے

فصل دوم دفع دعوی یعنی جوابدہی کا بیان

(مادہ ۱۶۳۱) دفع دعوی یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی بیان کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہو جاے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اتنے قرش فلان پر میرے قرض ہین اوسنے کہا کہ مین تو ادا کر چکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تہا یا ہم دونو آپس مین صلح کر چکے ہین یا یہہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیرے ہاتہہ اپنا مال بیچا تہا اوسکی قیمت تجہپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجہسے فلان پر حوالہ لیا تہا تو نے زر مطالبہ ادا بہی کر دیا ہے تو یہہ جواب دافع دعوی ہو گیا یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا۔ اوس نے یہہ کہا کہ اصل مدیون میرا قرض دے چکا ہے تو یہہ بہی دفع دعوی ہے۔ اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ یہہ مال جو تیرے پاس ہے میرا ہے اوس نے کہا کہ اسی مال کا دعوی جو مین نے فلان پر کیا تہا تو تو نے گواہی دی تہی کہ یہہ مال میرا ہے تو یہہ بہی دفع دعوی ہے۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار

اوس جای کا مدعی ہون کہ جسکے حدود اِس قبالہ مین درج ہین۔

(مادہ ۱۶۲۴) اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوی صحیح ہے

(مادہ ۱۶۲۵) ضرور ہے کہ دعوی نقد مین جنس یعنی سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ آل عثمان یا سکہ انگریزی اور وصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کھوٹا۔ اور مقدار مثلاً ایک ہزار بیان کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی اگر ایک ہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی صحیح ہوگا۔ اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو اوسپر دعوی مسموع ہوگا

(مادہ ۱۶۲۶) اگر دعوی کسی شے معین کا ہے تو یہہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے۔ اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دین ہے تو کس سبب ہے۔

(مادہ ۱۶۲۸) اقرار سے نئی ملکیت پیدا نہین ہوتی ہے اور جو حق کہ پہلے سے ثابت ہو اقرار اوسکی ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہہ نہین ہے کہ اقرار سے ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنی ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تھا کہ یہہ شے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے۔ اور اگر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بھی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہہ کہا کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میرا قرض اوسپر ہے کیونکہ اوسنے اقرار کیا تھا تو دعوی صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۹) وہ دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بھی ہو ورنہ محال کا دعوی

مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح ہے اور اپنے سے بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا

(مادہ ۱۶۳۰) یہہ بھی ضرور ہے کہ دعوے ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا وکیل کرے اسپر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے یہہ مال مجکو ہی عاریت دیوے کہ مین اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوے صحیح نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ایسا حکم نہین ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہو سکے

فصل دوم دفع دعوی یعنی جوابدہی کا بیان

(مادہ ۱۶۳۱) دفع دعوی یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی بیان کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہو جاے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اتنی قرش فلان پر میرے قرض ہین اور مدعا علیہ نے کہا کہ مین تو ادا کر چکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تھا یا ہم دونو آپس مین صلح کر چکے ہین یا یہہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیرے ہاتھ اپنا مال بیچا تھا اوسکی قیمت تجہپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجہسے فلان پر حوالہ لیا تھا تو نے زر مطالبہ ادا بھی کر دیا ہے تو یہہ جواب دافع اوسکے دعوی کے ہو گئے یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تھا۔ اوسنے یہہ کہا کہ اصل مدیون میرا قرض دے چکا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے۔ اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ یہہ مال جو تیرے پاس ہے میرا ہے۔ اوسنے کہا کہ اس مال کا دعوی جو مین نے فلان پر کیا تھا تو تو نے گواہی دی تھی کہ یہہ مال میرا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار

کیا پہر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہہ قرض دیچکا تہا تو یہہ دفع دعوی ہوگا

(مادہ ۱۶۳۲) مدعا علیہ نے دفع دعوی (یعنی اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوی دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکر سکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہے تو مدعی حلف کریگا۔ اگر مدعی نے حلف کر لی تو اوسکا دعوی قایم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہوگیا

(مادہ ۱۶۳۳) مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا تہا کہ تم دونو قبول ہی کر چکے تہے اور محال علیہ بہی موجود ہے تو دفع دعوی ہوگیا اور اگر موجود نہین ہے تو اوسکے موجود ہوئے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہوسکتا ہی اور کون کون نہین۔

(مادہ ۱۶۳۴) مدعی کا دعوی اگر ایسا ہی کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہوسکتا ہے تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہوسکتا ہی۔ اور اگر دعوی ایسا ہی کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہین ہوسکتا ہے تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لیگیا ہی اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور اوسی پر حکم ادا نہین ہوتا۔ (کیونکہ رسول صرف واسطہ ہے اوسکو معاملہ سے کچہہ علاقہ نہین ہے معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے) اسصورت مین مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا + اور اگر یہہ دعوی کرے کہ تیرا فلان وکیل مال معول لیگیا ہی اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار ہی کرتا تو اوسپر حکم وارد نہین ہوسکتا ہی (کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور وقف کا متولی اس قاعدہ سے مستثنی ہین کیونکہ یتیم کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور مال وقف پر

اقرار نہین کر سکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوسپر مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے۔ جو معاملہ کہ انہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچہہ مال بیچا بالضرور اوسکا اقرار کریگا۔

(مادہ ۱۶۳۵) مدعا علیہ وہ شخص ہی کہ جسکی پاس مدعا بہ ہو مثلاً ایک شخص نے کسیکا گہوڑا غصب کرکے کسی اور کے ہاتہہ بیچ ڈالا تو گہوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے۔ اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا۔

(مادہ ۱۶۳۶) جو مال کہ کسی کے ہاتہہ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل حقدار اوسی پر نالش کریگا اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بایع پر باعتبار قبضہ کے دعوی کیا جایگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے۔

(مادہ ۱۶۳۷) ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکہنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنے والا اور رکہنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور ماجور کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور موجر غاصب پر دعوی کرینگے۔ پر اسوقت اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنی اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کر سکتا ہے جبتک کہ یہہ لوگ بہی عدالت مین نہ آئین۔

(مادہ ۱۶۳۸) ایک شخص دعوی کرتا ہے یہہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہی اور قابض کہتا ہی کہ اوسی فلان نے یہہ حویلی میرے پاس امانت رکہی ہی تو اوسکا دعوی مسموع نہ ہوگا اور کچہ

ضرورت اثبات کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کی جاے - اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے
کہا کہ ہان سچ ہے تیری پاس امانت ہے مگر مالک نے میری ہاتھہ بیچکر مجھکو وکیل کرکے بھیجا ہے کہ تجھہ سے
مین یہہ حویلی اپنے قبضہ مین کر لون اور یہہ دعوی ثابت بھی کر دیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا -

(مادہ ۱۶۳۹) ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اور اوسکا قرضخواہ امانت دار پر
اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوسکے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہ ہوگا - پر مالک پر
اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اسکی زر امانت سے ادا ہوگا دیکھو مادہ (۷۹۹)

(مادہ ۱۶۴۰) مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضدار ہے
وہ اور کا قرضدار ہے - یہہ قرضدار اگر مرگیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار سے دعوی نکر سکیگا -

(مادہ ۱۶۴۱) ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتھہ بیچا
اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجھکو دیدی
جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لون مال اپنے قبضہ مین رکھونگا تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا -

(مادہ ۱۶۴۲) مدعی یا مدعا علیہ مر جاے تو اوسکا کوئی بھی وارث اوسکے قایم مقام
ہو سکتا ہے - اور وہی وارث مدعی علیہ ہو سکیگا جسکی قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکی
قبضہ مین مال مدعی بہ نہین ہے وہ مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے
مورث کے قرضہ کا دعوی کرسکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ سب وارثون کی حق مین دیسکتا ہے
اور یہہ وارث جو مدعی ہوا ہے اپنا ہی حصہ لیگا نہ اورونکا - ایسے ہی اگر کسی کے ترکہ پر دین کا
دعوی ہو تو کسی ایک وارث پر دعوی کرسکتا ہے اوسکے قبضہ مین متروکہ ہو یا نہ ہو - اور اگر

بھی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق نہ قرض دیگا چنانچہ اوسکا اقرار اورون پر موثر
نہ ہوگا - اور اگر اوس نے اقرار نکیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین ادا کرینگے
اور یہہ نہ کہہ سکینگے کہ ہمپر دعوی جداگانہ دایر کرکے اپنا دعوی ثابت کر بلکہ اونکو یہہ
اختیار ہے کہ جوابدہی یعنی دفع دعوی کرسکتے ہین - اور یہہ دعوی کہ یہہ گھوڑا جو ایک ہی وارث کے
پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکھا تھا صرف ایسی ایک وارث پر مسموع ہوگا کہ وہ
ذوالید یعنی قبضہ والا ہے نہ اورونپر اور یہہ ذوالید اقرار کریگا تو اسی کی موافق اسکی حصہ کی
فیصلہ دیا جایگا نہ اورونپر - اور اگر اوس نے انکار کیا اور مدعی نے اپنا دعوی ثابت کیا تو حکم
سب وارثون پر صادر ہوگا دیکھو (مادہ ۷۸)

(مادہ ۱۶۴۳) سواے وراثت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین
ہو سکتا ہے کہ ایک شریک سب کے طرف سے مدعا علیہ ہو جاے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ ہوگا
اور اوسکے مقابلہ مین دعوی ثابت ہو جاے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ صادر ہوگا نہ
اون شریکون پر - مثلاً چند آدمیون نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر دعوی دایر ہوا کہ یہہ حویلی
مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہو گیا تو یہہ فیصلہ اور شریکون پر جاری نہوگا اوسی پر ہوگا

(مادہ ۱۶۴۴) جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوس مین کوئی امر
ضرر رسان اور مانع نفع عام قایم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہین ہے -

(مادہ ۱۶۴۵) دو گانون مین رستہ اور نہر مشترک ہے اگر اونکے ساکنین بہت ہین شمار
اور حصر نہین ہو سکتے ہین تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر اشخاص معلوم و معین ہین تو

اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۴۶) ایک سو سے زیادہ اگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین۔

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

(مادہ ۱۶۴۷) ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعوی کیا کہ یہہ میرا مال ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچہہ حق نہین ہے اور پہر کچہہ دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ مین نے اسقدر روپیہ تجکو دیا تہا کہ فلان کو پہنچا دے تو نے نہین پہنچایا مجکو واپس دے۔ اور گواہ قایم کی اور دعوی ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین تو روپیہ اوسکو پہنچا چکا ہون تو یہہ دفع اور جواب مسموع نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے کہا کہ ہان تیری تہی پر تو میرے ہاتہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تہی اسلئے بیع نہین ہوئی تہی اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴۸) جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہہ مال فلان کا ہے اور پہر یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہین کر سکتا ہے کہ یہہ مال اوسکا ہے۔

(مادہ ۱۶۴۹) اگر کسی کو ابرا عام کیا کہ اوس پر میرا کچہہ حق اور دعوی نہین ہے تو اب اپنے لئے کسی قسم کا دعوی نہ کر سکیگا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی کر سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۰) پہلے ایک مال کا دعوی کسی اور کیلئے کیا پہر اوسی مال کا دعوی اپنے لئے

کیا صحیح نہین ہے لیکن پہلے تو اپنے لئے دعوی کیا پہر کسی اور کیلئے دعوی کر سکتا ہے کیونکہ وکیل کسی کے معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہی مگر اپنی ملک کو دوسرے کے طرف نہین لگا سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۱) جیسا ایک حق دو شخصون سے جدا جدا تمام وکامل وصول نہین ہو سکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہے دو شخصون پر جدا جدا نہین ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۵۲) وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہین مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ مین دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہین ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۳) مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی نے ایک ہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پہر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کر لیا تو دعوی مسموع ہوگا اور تناقض مرفوع

(مادہ ۱۶۵۴) جب عدالت مین ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان کا ہے مین نے اوس سے خریدا ہے مدعی نے عدالت مین اپنا دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا۔ تو مدعی علیہ کا یہہ دعوی کہ یہہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم زایل ہو چکا اسلئے مدعا علیہ بایع سے اپنا زرثمن لے سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۵) جس تناقض کا مدعی کو علم نہ ہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہین تہی کہ اوسکے باپ نے یہہ گہر خریدا تہا کیونکہ جب وہ سفر مین تہا سفر سے آکر بیع کیا اب اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے۔

(مادہ ۱۶۵۶) ایک چیز کے تقسیم کیلئے کوشش کرنا اس دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے

اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہہ شئی میری ملک ہے قبول نہ ہوگا مثلاً پہلے تو مکان
تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہے کہ مین خرید چکا تہا یا مجکو ہبہ ہوا تہا قبول نہ ہوگا اور اگر یہہ دعوی
کرے کہ مین وقت ہبہ کے صغیر تہا وقت تقسیم مجکو ہبہ کا علم نہ تہا اب مجکو علم ہوا ہے تو یہہ تناقض مقبول ہوگا

(مادہ ۱۶۵۷) اگر کلام متناقض کسی طرح موافق ہوجاے اور مدعی اوسکی موافقت
بیان کردے تو جایز ہے مثلاً ایک گہر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہہ گہر میرا ہے کیونکہ مین خرید چکا
ہون تو یہہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ نے
انکار کیا اور کہا کہ مین نے تجہہ سے کبہی قرض نہ لیا تہا مین تجکو جانتا بہی نہین - پہر جب مدعی نے
ثابت کر دیا تو کہا کہ مین ادا کر چکا ہون تو یہہ دفع یعنی یہہ جوابدہی بسبب تناقض کے قابل سماعت
نہین - اور اگر یہہ جواب دیا کہ مین تیرا مدیون نہین ہوا اور مدعی نے ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ
مین ادا کر چکا ہون یا تو مجکو بری کر چکا ہے تو یہہ تناقض نہین ہے اور ایسے ہی مدعی نے
ودیعت کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا تو نے میرے پاس کبہی کچھہ ودیعت نہین رکہا تہا پہر جب
مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ مین دیچکا ہون یہہ دفع قبول نہوگا اگر ودیعت
موجود ہے تو مدعی لیگا ورنہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے
کہا میرے پاس تیری کوئی ودیعت نہین ہے مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ مین دیچکا ہون تو یہہ سنا جاے گا

(مادہ ۱۶۵۸) پہلے تو کہا کہ یہہ عقد بیع بات ہوئی ہے اور قبالہ بہی نکالا پہر کہا عقد وفا
تہی یا بیع بالوفا ہی تو یہہ قول قبول نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۰۰)

(مادہ ۱۶۵۹) اگر ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس مجلس مین ایک اور شخص بہی

موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے یہہ شخص
اگر بایع کا رشتہ دار ہے یا بایعہ کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوی مسموع نہوگا - اور اگر اجنبی ہے تو
دعوی مسموع ہوگا - اور اگر علاوہ اس خرید و فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے
تصرف مالکانہ اور یہہ دیکہتا رہا منع نکیا پہر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا

باب دوم - مرور زمانہ کا بیان -

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہو سکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہین ہو سکتا ہے
چونکہ یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب مین ضبط کیا گیا ہے اور اسمین میعاد سماعت دعاوی کی
مقرر کیگئی ہے - اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا
یہہ ہے کہ حقوق تمادی ایام و تقادم الزمان ساقط نہین ہوتے ہین - اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے
شرعی نہین ہے بلکہ سلطان نے اپنی عہد مین انتظام اور اہتمام کیلئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے
کہین پندرہ سال کہین تیس سال اور کہین چھتیس سال اور کہین کچھہ اور کہین کچھہ - اسلئے
حقوق کے دعاوی کیلئے میعاد مقرر ہونا مفتی بہ نہین بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے،
چنانچہ اسکی تفصیل علی بزودی نے اپنی کشف مین خوب ارقام فرمائی ہے - رحمۃ اللہ علیہ - مگر حقوق
اللہ تعالی یعنی حدود مین بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اوسکی تفصیل باعث تطویل
بیفائدہ ہے چنانچہ (مادہ ۱۶۷۴) قابل ملاحظہ ہے)

(مادہ ۱۶۶۰) دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہونگے - دین ودیعت
ملک میراث اور وہ دعوی کہ اون مین حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہ ہو دیکہو مادہ (۱۶۷۵)

اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہ ہوں یعنی زمین وقفی یا وہ دعوے کہ اجارہ کے دونوں قسم سے متعلق ہیں دیکھو (مادہ ۱۲۱۴) اور وہ دعوی کہ تولیت و شروط الخ سے متعلق ہوں اور وہ دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہوں کہ انکا بیان اس مادہ (۱۶۶۱) میں ہے،

(مادہ ۱۶۶۱) وقف کے متولی کا دعوی اور اون لوگوں کا دعوی جنکو وقف میں سے رزق ملتا ہے ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک مکان کی آمدنی کہاتا رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہ آمدنی میرے وقف کی ہے،

(مادہ ۱۶۶۲) پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور پانی زمین سکنے میں پانی لینے کے حق کا دعوی مسموع نہ ہوگا۔ اور زمین وقف میں پانی کا دعوی جسمیں ۳۶ برس کے بعد مسموع ہوگا۔ اور نزولی زمین میں طریق خاص اور حق مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۶۳) اس باب میں انقضائی میعاد سماعت مذکور سے متعلق ہے یعنی اگر بلا عذر اس مدت تک دعوی نکیا تو پہر مسموع نہ ہوگا ورنہ اگر بعذر شرع دعوی نکیا مثلاً صغیر تہا یا مجنون تہا یا مغلوب الحواس تھا اور ولی تہا یا نہ تھا یا کہیں سفر میں تھا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور صاحب حکومت تھا۔ تو بعد اس مدت کے دعوی ہو سکتا ہے۔ اور یہہ مدت روز بلوغ یا روز زوال تغلب اور حکومت سے شمار ہوگی۔

(مادہ ۱۶۶۴) سفر کم سے کم تین دن کا ہے، اور دن اٹھارہ گہنٹہ کا مفر ہے جسمین چلنا معتدل یعنی درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ

(مادہ ۱۶۶۵) دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر میں کہ جہاں عدالت ہے اکٹہے ہوں تو

بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۶) عدالت میں ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہانتک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہہ انقضاء مدت مانع سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر عدالت میں تو دعوے دائر نہ ہوا ہو بلکہ ہر جگہ جہگڑتے رہے ہوں اور مدت مذکور گذر جائے تو دعوی سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۶۷) جسوقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہوئے مدت مذکورہ شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہیں ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تہا اوسکی قیمت کی ادائی کیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تھا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بارہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط الخدمت مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنی یہہ نہ ہوگا کہ بطناً بعد بطن اوسکا دعوے ہو سکیگا۔ کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہیں ہے پس بطن ثانی کو جب سے حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر مؤجل بھی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۶۶۸) جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس ہا اور پہر دعوی کرتا ہے کہ اس سے پہلے میں نے تجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک مفلس ہا لہذا میں دعوی نکر سکا اب مجکو قدرت ادائے دین کی ہے تو یہہ دعوی مسموع ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۹) جس شخص کا دعوی بسبب انقضائی مدت کے اوسکی زندگی میں مسموع نہ ہوگا

اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بھی دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۰) کچھہ مدت تک مورث نے دعوی نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۱) بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارث کے ہین مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس سے متصرف ہے اور اوسکے پاس جو حویلی والا ہے وہ اوسپر کچھہ متعرض نہ ہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ زمین مین مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسے ہی کچھہ مدت بایع اور کچھہ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہوے تو پہر دعوے مشتری کا سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۷۲) چند وارثون کیلئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کیلئے صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہین تو یہہ شخص دعوی کرسکتا ہے اور اپنا حصہ پاسکتا ہے اور یہہ فیصلہ اورونکے لئے مفید نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۳) جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اوسکا اسکو ہمیشہ اقرار ہے تو پندرہ برس کے بعد دعوی ملک نہین کرسکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل مالک یہہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی زمین ملکو کہ بہت برس سے تجکو کرایہ دیا تہا اور مین زر کرایہ لیتا رہا ہون اور لوگ بھی اوسکے کرایہ داری سے واقف ہین تو اس مدت کے بعد دعوی سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۴) بسبب انقضای زمانہ دراز کے ساقط نہین ہوتا ہے ایسے ہی

اگر مدعا علیہ نے عدالت مین مدعی کے دعوی کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا اور اس مدت کے گذرنیکا کچھہ اعتبار نہ ہوگا۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہان تو نہ ہو بلکہ اور کسی جگہہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار مین دعوی مسموع نہ ہوگا ویسا ہی اب بھی نہ ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعا علیہ مسموع ہوگا جبکہ روز تحریر سے مدت نہ گذری ہو

(مادہ ۱۶۷۵) جن اشیا کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس تک بند رکھی تو بہر حال دعوی ہوسکیگا۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اس مین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷۶) بینہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

(مادہ ۱۶۷۷) تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دیوے اور اونکا جھوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

(مادہ ۱۶۷۸) ملک مطلق وہ ہے کہ جس مین ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہ ہوا ور جسمین سبب ہو، مثلاً یہہ کہے کہ مین بہ سبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے،

(مادہ ۱۶۷۹) ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۰) خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۱) تحلیف دونو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۲) تحالیف۔ دونو متخاصمین کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۳) حال ظاہر کا یعنی جو اب حیثیت موجود ہو اوسکو حکم گردانا یعنی اوسپر لحاظ کر کے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہو اور اوسکے نہ ہونے کا گمان ہی نہو یعنی یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہہ استصحاب ہے

باب اول گواہی کا بیان۔ اسمین آٹھ فصل ہین

فصل اول شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کا بیان

(یعنی کم سے کم کسقدر گواہون جو ثبوت کیلئے دلیل کافی ہو)

(مادہ ۱۶۸۴) بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد (یعنی بلفظ گواہی دیتا ہون) عدالت مین متخاصمین کے روبرو یہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ پر ہے اوسکو شہادت کہتے ہین خبر دینے والا شاہد ہے اور جسکی حق کی خبر دیتے ہین مشہود لہ ہے اور جسکے مقابلہ مین خبر دیتے ہین وہ مشہود علیہ ہے (اور جس امر کی گواہی دیتے ہین وہ مشہود بہ ہے)

(مادہ ۱۶۸۵) حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے، اور جن امور مین کہ مردونکو اطلاع نہین ہو سکتی ہے صرف عورتونکی گواہی قبول ہوگی۔

(مادہ ۱۶۸۶) گونگہ کی اور اندہے کی گواہی قبول نہین ہے۔

فصل دوم۔ گواہی کیونکر دیجاوے

(مادہ ۱۶۸۷) عدالت کے باہر گواہی قبول نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۸۸) لازم ہے کہ مشہود بہ گواہون نے معاینہ کی ہو۔ اور اگر گواہ یہہ کہین کہ مین گواہی سماعی دیتا ہون یعنی مین نے لوگون سے سنا ہے تو قبول نہین ہے لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنی یہہ کہے کہ مین نے معتبر سے سنا ہے تو جایز ہے۔ اور ولایت کی یعنی یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنی یہہ کہ فلان روز فلان شخص مرگیا اور نسب کی یعنی فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دیگا اوس مین لفظ سماع نہو یعنی یہہ نہو کہ مین نے سنا ہے۔ بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت مین اوسکو سنے سے علم ہوا ہو

اور معاینہ ہوا ہے اگرچہ گواہ کی عمر بہی اتنی ہو کہ معاینہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی۔ اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا ہی بلکہ یہہ کہا کہ مین نے معاینہ نہین کیا ہی اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بہی گواہی قبول ہے۔

(مادہ ۱۶۸۹) اگر اوسنے یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہتا مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہ ہوگی۔ اور حاکم نے یہہ پوچہا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا کہ ہان تو گواہی ادا ہو جاویگی۔ اور اگر کسی امر ماہر و واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور انہون نے بلفظ گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حالی کی خبر دیتا ہے۔

(مادہ ۱۶۹۰) جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود و معلوم صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور موکل اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا۔ اور اگر مدعی یا مدعا علیہ یا دونو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے ہی تمیز حاصل ہوتی ہے اور کچہ حاجت باپ دادا کے نام کے نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۹۱) گواہ پر لازم ہی کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہہ کہے مین حدود نہین جانتا ہون مگر جای پر جاکر حدود وغیرہ بتلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی بابتہ دیکہ لیوے

(مادہ ۱۶۹۲) مدعی نے دعوی کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور گواہون نے بہی یہی کہا کہ اس قبالہ مین جو حدود درج ہین وہ زمین مدعی کی ہی

صحیح ہے دیکہو مادہ (۱۶۲۳)

(مادہ ۱۶۹۳) مدعی نے دعوی کیا کہ فلان پر میرے مورث کی اتنے روپیہ لینے ہین اور گواہون نے بہی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہی اوسپر ہین کافی ہے یہہ ضرور نہین ہی کہ یہہ بہی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہی یا متوفی کے دین کا یہہ وارث ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میرے مورث کا جو فلان کے قبضہ مین ہی اور گواہ بہی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوی کرتا ہی متوفی کا ہی اور فلان کے قبضہ مین ہی۔ کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۹۴) مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہی اور گواہ نے بہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہی لینا ہے کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہی کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال متعین کے ہی تو بہی یہی حال ہے،

(مادہ ۱۶۹۵) مدعی نے کسی پر قرض کا دعوی کیا اور گواہون نے بہی کہا کہ مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے، کافی ہے، اگر مدعا علیہ نے گواہون سے پوچہا کہ یہہ بہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہپر قرض ہی، گواہون نے کہا ہم نہین جانتے ہین گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۶۹۶) حقوق مین شہادت دینے کی یہہ شرط ہی کہ مقدمہ پہلے واقع ہو چکا ہو۔

(مادہ ۱۶۹۷) جو امر کہ محسوس ہو اوسکے خلاف گواہی قبول نہین ہو سکتی ہی ایک شخص کہ زندہ ہی اوسکے مرنے پر گواہی دیجاوے یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکی ویران ہونے پر گواہی بیجا و قبول نہوگی

(مادہ ۱۶۹۸) امر متواتر کے خلاف سے گواہی قبول نہین ہو سکتی ہی

(مادہ ۱۶۹۹) شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کرین۔ اسی لئے نفی محض گواہی نہین ہوسکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلان نے یہہ کام نہین کیا۔ اور فلان چیز فلان کی نہین ہے۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین ہے۔ اگر نفی متواتر مقبول ہے مثلاً مدعی یہہ کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پونچایا۔ اور مدعا علیہ گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہ تہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول ہوگی اور دعوی مدعی کا مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۰۰) جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوس مین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنی گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی قبول نہین ہے۔ اسی لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے لئے اور اسی لئے گواہی ما اور نانی کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہین ہے۔ اور ایسی ہی زوج زوجہ کیلئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہ نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اور قرابتدارونکی ایک ایک دوسرے کیلئے گواہی قبول ہے کہ اوس مین امید وراثت ومنفعت نہین ہے۔ اور ایسی ہی اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہے اور گواہ اجیر خاص کی متاجر کیلئے جایز نہین ہے اور گواہی شریک کی گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کی گواہی مکفول لہ کے لئے کہ مکفول بہ ادا کردیکا ہے جایز نہین ہے مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۱) دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے مرتبہ کو پہونچ کہ ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہے تو گواہی ایکسے کی دوسرے کی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۲) شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ مین دنیوی عداوت نہ ہو۔ اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

(مادہ ۱۷۰۳) جو شخص کہ مدعی ہوسکتا ہے وہ شاہد نہین ہوسکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہین ہوسکتے ہین کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ مین مدعی بہی ہونگے۔

(مادہ ۱۷۰۴) شہادت کسی شخص کی اپنی کام پر مقبول نہین ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہین دے سکتے ہین کہ ہم نے یہہ مال بیچا تہا اور حاکم جو ایک کے حکومت سے معزول ہوگیا وہ یہہ گواہی نہین دے سکتا ہے کہ مین نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تہا۔ اور یہہ گواہی دے سکتا ہے کہ فلان شخص نے میرے روبرو میرے موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۰۵) شرط یہہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس سے آبرو اور حیا زایل ہوجاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسی شخص کے گواہی مقبول نہین ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتھہ موافق ہونا

(مادہ ۱۷۰۶) شہادت دعوی کی اگر موافق ہے تو مقبول ہے ورنہ نہین اور صرف لفظی مطابقت ضرور نہین ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونوں ایک معنی ہونا ضرور ہے۔ مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلان کے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہے اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی قبول ہے اور ایسے ہی قرضدار مدعی ہے کہ مین قرض ادا کرچکا ہون اور گواہون نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کرچکا ہے تو گواہی مقبول ہے۔

(مادہ ۱۷۰۷) موافق ہونا گواہی کا دعوی کیلئے دو طرح سے ہے یا مقدار دونوں میں
برابر ہو یا گواہی میں بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ میں دو برس سے اس مال کا مالک
ہوں اور گواہ دو برس یا ایک برس سے بتلا دیں تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایک ہزار روپیہ کا
دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی
(مادہ ۱۷۰۸) مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت میں گواہی
مقبول نہ ہوگی کیونکہ دونوں میں اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جاوے تو
قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہیں کہ تین برس سے
ہے تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہوں نے
ایک ہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی قبول نہیں ہے مگر مدعی نے یہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ
قرض تھی اور مدعا علیہ پانچ سو ادا کر چکا ہے کہ گواہوں کو اوسکی خبر نہیں ہے تو یہ گواہی قبول ہوگی
(مادہ ۱۷۰۹) مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہ باغ میرا ہے اور گواہوں نے ملک
مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی نے خریدا ہے حاکم نے مدعی سے پوچھا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہے
اوس نے کہا ہاں تو قبول ہے (کیونکہ دونوں میں مطابقت پیدا ہوگی) اور اگر مدعی نے کہا کہ
اور سبب سے جس کا میں مدعی ہوا ہوں یا یہ کہا کہ میں بسبب خریداری کے مدعی نہیں ہوں تو گواہی
بہ سبب اختلاف کے مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۰) مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ میں نے خریدا ہے
اور بایع کا نام نہ لیا یا کہا کہ میں نے کسی سے خریدا ہے اور گواہوں میں مطلق بیان کیا کہ یہ باغ

مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور جو بایع کا ذکر نہیں ہے بمنزلہ ملک مطلق کی ہے
اور اگر مدعی نے نام لیا اور کہا کہ یہ باغ میں نے فلان سے خریدا ہے اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہیں
تو گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی میں تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اوس پہلے وقت کا
بھی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوئی تھی اور ملک مقید میں تاریخ خریداری سے باغ کا مالک
ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس صورت میں گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے
زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۱) گواہی جو دعوی سے مخالف ہے مقبول نہیں ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے
ہزار روپیہ مانگتا ہے اور گواہ کہتا ہے کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہ مال میرے
باپ کا ترکہ ہے میں وارث ہوں اور گواہ کہتا ہے کہ ماں کا ترکہ ہے تو اس اختلاف کے سبب سے
گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل پنجم خود گواہوں میں اختلاف کا بیان

(مادہ ۱۷۱۲) جب گواہ آپس میں مختلف ہوں ایک کہے کہ ہزار قرش ہونے کے اور دوسرا
کہے چاندی کی تو یہ گواہی قبول نہیں ہے۔

(مادہ ۱۷۱۳) قاعدہ یہ ہے کہ فعل ایک ہی جا اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہے یہ نہیں
ہو سکتا ہے کہ ایک کام دو جا یا دو وقت واقع ہووے تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہوگا
اور دوسرے جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا) جو گواہی ایسے امر میں مختلف ہے کہ اوس سے
اصل فعل میں اختلاف ہوتا ہے قبول نہ ہوگی مثلاً غصب اور ادا دین ایک گواہ کہتا ہے کہ یہ مال

فلان وقت اور فلان جا چھپا تھا اور دوسرا گواہ او ر وقت اور اور جگہہ بتلاتا ہے تو گواہی قبول
ہوگی کیونکہ ایک مال کا چھین لینا دو جگہہ نہین ہو سکتا ہی بلکہ وہ غصب اور ہے اور یہہ غصب اور ہے
اور ایسی ہی ادا دین ورنہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہو مگر مشہود بہ ایسا ہو کہ انکی اختلاف سے
اوس مین فرق نہین ہوتا ہے کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول معتبر ہین یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو
چار جگہہ صادر ہو سکتا ہی مثلاً ایک گواہ کہے کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصیت
کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہہ تبلاتا ہی تو یہہ گواہی مقبول ہی کیونکہ ممکن ہی کہ دونون جگہ ذکر وصیت
آیا ہو مثلاً بیع اور شرا اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور
قرض سے بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷۱۴) رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی یعنی ایک گواہ
کہے کہ سفید رنگ کی گای تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہی یا ایک گواہ کہتا ہی کہ بیل تھا
دوسرا کہتا ہے کہ گائی تھی تو یہہ گواہی قبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۵) جب قیمت مین اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تھا
اور دوسرا کہتا ہی کہ تین سو روپیہ کو بکا تھا تو گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل ششم گواہون کے تزکیہ کا بیان

(یعنی یہہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ اور متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین)

(مادہ ۱۷۱۶) جب گواہ گواہی دیچکین تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھے اس گواہی کے بابت
کیا کہتا ہی یہہ دونو سچ ہین یا نہین اگر اوس نے کہا کہ یہہ سچے ہین اور عادل ہین گویا اقرار کرلیا

اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا کہ یہہ جھوٹے ہین یا عادل ہین مگر اپنی گواہی مین
خطا کی یا مقدمہ بھول گئے یا عادل ہین مگر مدعا بہ کو نہین پہچانتے ہین تو حاکم فیصلہ نہ دیگا بلکہ
گواہون کا عادل ہونا یا نہ ہونا خفیۃً اور علانیہ دریافت کریگا۔

(مادہ ۱۷۱۷) گواہ جس گروہ کا ہی اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا
حال مدرسہ کے مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچھا جاوے
اور اگر منشی ہی تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال
اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانون والون سے پوچھا جاے

(مادہ ۱۷۱۸) تزکیہ سرّاً یہہ ہی کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی
اور مدعا علیہ کا نام اور دعوی اور گواہون کا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی
جای سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہے سب
لکھے اور اوسپر اپنی مہر لگا وے اور بند کرکے اونکے پاس کہ مزکی مقرر ہوے ہین بھیجے اور وہ اونکو
کھول کر پڑھین گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول و مقبول الشہادۃ ہین تو عدول نہ غیر عدول
لکھدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگا کر حاکم پاس واپس بھیجدین

(مادہ ۱۷۱۹) اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہون کا نہین لکھا گیا ہے
بلکہ ایسا کلام لکھا ہی جو صراحۃً یا دلالۃً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا ہم اونکا حال نہین
جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچھہ بھی نہ لکھا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہین ہے اور اگر
یہہ لکھا گیا ہی کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادۃ ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا

(مادہ ۱۷۲۰) علانیہ تزکیہ یہہ ہی کہ مزکی عدالت مین بلائے جائین اور اہل مقدمہ کے روبرو اونکی گواہون کا تزکیہ کیا جاوے یا نایب کو مع اہل مقدمہ اور گواہون کے مزکی کے پاس بہیجدیا جاوے کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کردین۔

(مادہ ۱۷۲۱) احتیاطًا دو مزکی ہووین ورنہ کافی تو ایک ہی ہے۔

(مادہ ۱۷۲۲) تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرایط شہادت کی ضرور ہین فرق اتنا ہی کہ لفظ شہادت ضرور نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۲۳) جب ایک مقدمہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہوگیا تو ضرور نہین کہ ہر بار اور ہر مقدمہ مین تزکیہ کرتا رہے بلکہ چہہ مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہین ہے اور بعد چہہ مہینے کے پھر تزکیہ کیا جاوے

(مادہ ۱۷۲۴) تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہہ جرح کرے کہ ان گواہونکو اس گواہی مین یا تو فائدہ حاصل ہوا ہے اور یا ان پر سے کچہہ ضرر زایل ہوا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا اگر ثابت کردیگا تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر نہ کریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کرکے فیصلہ کریگا۔

(مادہ ۱۷۲۵) اگر کسی مزکی نے گواہون کا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر عمل ہوگا۔ یعنی انکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۲۶) اگر گواہ گواہی دیکر مرگئے اور یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کرکے مقدمہ فیصلہ کریگا۔

تذنیب۔ گواہون کو حلف دینے کا بیان

(مادہ ۱۷۲۷) اگر مدعا علیہ یہہ اصرار کرے کہ گواہونکو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی مین

گواہی مین کاذب نہین ہین اور اوسی دنگی گواہی کو تقویت ہوتی ہو تو حاکم اونکو حلف دیگا اور یہہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی قبول ہوگی ورنہ نہین (یہہ امر شاید اسلامبول کی عدالتمین جاری ہوگا ورنہ کسی ہی سلف مین منقول نہین بلکہ فقہہ کی کتابون مین صاف لکہا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے۔

فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پہیر جاوے

(مادہ ۱۷۲۸) گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم روبرو اپنی گواہی سے پہیر جائین تو گواہ گواہی دی ہی نہین گئی اور اونکو تعزیر ہوگی۔

(مادہ ۱۷۲۹) اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا اور گواہون پر ضمان اونکا دینا لازم ہوگا دیکہو مادہ (۸۰)۔

(مادہ ۱۷۳۰) اگر ایک گواہ پہیر گئے اور نصاب شہادت باقی ہی تو مقدمہ مین ہرج نہین ہے مگر اون گواہون پر تعزیر ہوگی۔ اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک پہیر گیا ہو تو نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اور اگر دو یا زیادہ پہیر مین تو نصف فیصلہ سب ملکر ادا کرینگے

(مادہ ۱۷۳۱) شرط یہہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کرین ورنہ کسی اور جگہہ اگر رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہہ کہے کہ یہہ فلان جگہہ اپنی گواہی سے رجوع کرگئے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے اور دوسرے حاکم کے روبرو گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا۔

فصل ہشتم تواتر کا بیان

(مادہ ۱۷۳۲) گواہونکا بہت ہونا کچھہ معتبر و مفید نہین ہے یعنی اگر ایک جانب کے گواہ زیادہ ہون تو اوسکو کچھہ ترجیح نہوگی جبتک کہ درجہ تواتر نہووے۔

(مادہ ۱۷۳۳) تواتر سے علم یقین ہوتا ہے اسی لئی تواتر کے خلاف گواہ نہین لئی جائینگی۔

(مادہ ۱۷۳۴) جیسا تواتر مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی اونکا عادل ہونا بھی دریافت نہین اسی لئی مخبرین کا تزکیہ نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۵) تواتر مین کچھہ مقدار معین نہین ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جہوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہووے۔

باب دویم حجت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعی کا بیان اسمین دو فصل ہین

فصل اول حجت تحریریکا بیان

(مادہ ۱۷۳۶) کسیکے خط اور مہر پر عمل نہین ہوسکتا ہی مگر جب تحریر مین جعل کا شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہوسکتا ہے کچھہ حاجت دوسرے ثبوتکی نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۳۷) برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین اس لئی اون پر عمل ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۸) فرمان بادشاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین اون پر عمل ہوتا ہی اور انکا بیان کتاب قضا مین آویگا۔

(مادہ ۱۷۳۹) حاکم صرف اپنی واقفیت سی کسی تحریر پر عمل نکر سکیگا

مگر جب کسی محکمہ کے دفتر مین محفوظ ہو تو اوسپر عمل ہوسکیگا۔

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

(مادہ ۱۷۴۰) حکم کا ایک سبب قرینہ قاطعہ بھی ہے۔

(مادہ ۱۷۴۱) جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہوجاوے وہ قرینہ قاطعہ ہی۔ مثلاً ایک شخص گھر سے چہوری لہو کی بھری ہوئی لیکر بدحواس نکلا اور اوس گھر مین سوا ایک شخص کے کہ ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بھی قرینہ ہے کہ سوا اوسکے اور کوئی اوسکا قاتل نہین ہی اور اور احتمالات کی طرف رجوع نکرینگے کہ اوسنے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا

دیکھو مادہ (۷۴۵)

باب سویم حلف دینی کا بیان

(مادہ ۱۷۴۲) حکم کا ایک سبب حلف کرنا بھی ہی اور اوس سے نکول کرنا بھی ہی یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سی عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کی تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی۔ اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہی اور اوسنے انکار کیا تو اس امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی ہین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہی کہ مینی یہہ مال فلان سی خریدا ہی اور مال ابہی اسی کے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتہہ بیچنے کا اقرار کرتا ہی اور دوسرے کے ہاتہہ بیچنے کا انکار کرتا ہی تو بایع پر دوسرے

کے انکار کے بابت حلف اوٹہائی ہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا او ہبہ لینا بہی ایساہی ہے۔

(مادہ ۱۷۴۳) قسم بنام خدای تعالی ہوتی ہے مثلاً قسم خداکی یا قسم اللہ تعالی کی اور وہ بہی ایک بار۔

(مادہ ۱۷۴۴) قسم اور نکول دونو حاکم کے روبرو ہونالازم ہی نہ اور جگہہ۔

(مادہ ۱۷۴۵) حلف سوای اوسی شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہوئی ہی اور کوئی نکر سکیگا مثلاً اونکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینی کا مجاز ہے۔

(مادہ ۱۷۴۶) حلف بلا طلب مدعی کے نہین لیجاسکتی ہی اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ مین خود حلف طلب کر سکتا ہی اول جو شخص کہ متوفی کے ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہوا اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تونے یہہ حق اوسکے مال مین سے نہین لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس گروی ہے اوسکو یمین الاستظہار کہتے ہین (یعنی حلف غریم المیت) دویم کسی مال کا کوئی حقدار کہڑا ہوا اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تونے بیچا ہی اور نہ ہبہ کیا ہی اور نہ تیری ملک سے کسی طرح یہہ مال نکلا ہی سوم جب مشتری بخیار عیب مبیع واپس کرتا ہی تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اس بیع سے نہ صراحتہً اور نہ دلالتہً راضی ہوا اور نہ اسمین مالکانہ تصرف کیا دیکہو (مادہ ۳۴۴) چہارم جب

شفعہ کا فیصلہ تشفیع کے حقمین حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا کہ تونے کسیطرح اپنا حق شفعہ باطل نہین کیا۔

(مادہ ۱۷۴۷) اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

(مادہ ۱۷۴۸) اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ یہہ شے ایسی ہی یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم بعدم علم کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۴۹) حلف دو قسم ہی ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے کہ بیع ہوئی یا شرا ہوئی دویم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قایم اور باقی ہے یا نہین۔

(مادہ ۱۷۵۰) جب ایک شخص کے کئی دعوی ہون تو سب مین ایک ہی حلف کافی ہے۔

(مادہ ۱۷۵۱) جب مدعی علیہ نے حلف صراحتہً انکار کیا کہ مین حلف نہین کرتا ہون یا دلالتہً انکار کیا مثلاً بلا عذر چپ رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اس نے نکول کیا۔ اور بعد اسکے پہر اگر حلف کرنا چاہیگا تو قبول و معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۷۵۲) گونگے کی قسم باشارہ ہوگی اور ایسے ہی اونکا نکول بہی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۳) جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہیں
اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلان
کے سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ اور
بہی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہوگا۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان (یعنی کسی آدمی جو ایک شی پر مدعی ہوا) اوسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنی صاحب قبضہ ہونیکا بیان

مادہ ۱۷۵۴) لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہونسے قبضہ ثابت
ہووے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنی یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ مدعی کے
دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی
ذوالید ہونیکا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسرےکی تصدیق
کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہ سے
یہہ زمین خریدی تہے یا تو نے میری زمین غصب کر لی تہی تو اب طرفین
کے تصدیق ہوگئی کچہہ حاجت گواہونسے اثبات کی نہین ہے۔ اور
اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہوسکتا ہے۔
مادہ ۱۷۵۵) دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے۔
ذو دونو اپنے اپنے گواہ لاوے تو دونو کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا

اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہونسے ثابت کردیا تو یہہ شخص
ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونو اپنا قبضہ ثابت نکرسکین
تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہایا جائیگا اگر دونو قسم سے نکول کرین
تو دونو کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا
حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج۔
اور اگر دونو قسم کہا گئی تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہوے کوئی
صاحب قبضہ متصور نہوگا۔

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہین اور کونسے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶) دو شخص ایک مال مین متصرف ہین اور ایک مدعی ہے
کہ مین مالک مستقل ہون اور دوسرا مدعی ہے کہ مین اور وہ دونو مشترک ہین۔
اور دونو گواہ لاوے تو مدعی باستقلال کے گواہونکا اعتبار ہوگا اور اگر دونو
مالک مستقل ہونیکے مدعی ہین اور دونو گواہ لاوے تو دونو مشترک مالک ہونگے
اور اگر ایک نے ثابت کردیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہ ہی مالک مستقل
ہوگا نہ یہہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷) دعوی ملک مطلق مین کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے
گواہ مقبول ہوتے ہین مثلاً ایک مدعی ہے یہہ گہر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوسپر
قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے

ماده ۱۷۵۸) جس ملک مقید مین کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہو سکتا ہی مثلاً شراء وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہی اوسمین بہی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین۔ پر جب ہر ایک مدعی ہی کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گہر خریدا ہی تو قبضہ والیکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہی کہ یہہ دوکان مین نے زید سے خریدی ہی اور اس مدعاعلیہ نے ناحق قبضہ کر لیا۔ اور مدعاعلیہ ذوالید کہتا ہی کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہی اسلئے مین قابض ہون اس صورتمین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہہ کہی کہ مین نے بہی یہہ دوکان زید سے خریدی اسلئے میرا قبضہ ہی تو اسصورتمین گواہ قبضہ والیکے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے۔

ماده ۱۷۵۹) ملک مقید مین جسمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین ہو سکتا ہی مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جننا) مدعی کہتا ہی کہ یہہ بچہرا میرا ہی اور میرے گہوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بہی یہی دعوی کرتا ہی تو قبضہ والی کی گواہ قبول ہونگے۔

ماده ۱۷۶۰) جس ملک کی تاریخ معلوم ہی اوسمین گواہ اوسکی مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو۔ مثلاً مدعی کہتا ہی کہ یہہ حویلی ایک ۱۱ ہوا مین نے خریدی ہی اور ذوالید کہتا ہی کہ یہہ حویلی میرے باپ کی ہی جو پانچ برس ہوے کہ مر گیا ہی اسلئے مین اوسکا وارث ہو قابض ہوان تو گواہ ذوالید کے مقبول ہین۔

اور اگر ذوالید یہہ کہو کہ چہہ مہینے ہوے کہ میرا باپ مر گیا اور مین اوسکا وارث ہوا ہون اسصورت مین گواہ خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی ہی کہ مین نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ مین نے ایک اور شخص سے خریدی ہی اور اپنے بایع کے مالک ہونیکی تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہین تو جسکے تاریخ مقدم ہوگی اوسکے گواہ قبول ہونگے۔

ماده ۱۷۶۱) دعوی نتاج مین تاریخ معتبر نہین ہی اور ذوالید کی گواہ مقبول ہونگے۔ اگر تاریخ ذوالید کی مدعابہ کی عمر کے موافق نہین ہی بلکہ خارج کی تاریخ اوسکے مطابق ہی تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو کی تاریخ اوسکی عمر کے مطابق نہین ہی یا تاریخ معلوم ہی نہین ہی تو دونو کے گواہ ساقط ہونگے اور ذوالید ہی کی قبضہ مین چہوڑ دیا جائیگا۔

ماده ۱۷۶۲) جو شخص کہ زیادہ کا مدعی ہی اوسکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بایع زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم۔ یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے اور بایع کم جسکے گواہ زیادہ مظہر ہونگے وہ قبول ہونگے۔

ماده ۱۷۶۳) ملک کی گواہ مقدم ہین عاریت کی گواہون پر یعنی ایک شخص کی پاس ایک مال ہی وہ کہتا ہے کہ فلان سے مین نے خریدا ہی یا اوسنے ہبہ کیا ہی اور وہ کہتا ہے کہ مین نے تجکو عاریت دیا تہا

تو یہہ مال واپس کردی تو خریدار کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴) بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہین۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ مینے جو یہہ مال تیرے ہاتھہ بیچا تہا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تونے مجکو ہبہ کیا تہا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵) عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ مین نے چار دن کے واسطے اپنا گھوڑا تجکو عاریت دیا تہا تونے چار دن گزر واپس نہ دیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مر گیا۔ اور اسپر گواہ گذارے۔ مدعا علیہ کہتا کہ تونے مطلق دیا تہا چار دن کی قید نہ لگائی تھے اور اسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶) ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو ہبہ کیا تہا۔ اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷) عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب العقل ہونے کے گواہون پر۔

مادہ ۱۷۶۸) ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونیکے ہین اور دوسرے کے گواہ اوس امر کے قدیم ہونیکے ہین تو نو حادث ہونیکے

گواہ مقدم ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ بدر رو جو میری ملک مین ہے قدیم ہے اور جسکے گہر مین سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نو حادث ہے اور دونو گواہ لاوے تو اوسکے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹) جو طرف راجح ہو اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو راجح سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰) جب مرجوح گواہ قایم کر چکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات نہونگے۔

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکی لئے حاکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱) زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گہر مین رہتے ہین ایک اسباب کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خاص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے

توپھر امال واپس کردی توخریدآری کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴) بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہین۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہی جو یہہ مال تیرے ہاتھہ بیچا تھا اوسکی قیمت اداکرو اور وہ کہتا ہے کہ تونے مجکو ہبہ کیا تھا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵) عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ مین نے چار دنکے واسطے اپنا گھوڑا تجکو عاریت دیا تھا تونے چاردنکے بعد واپس ندیا اور پانچوین دن تیری سواری لیسے مرگیا۔ اور اسپر گواہ گذارے۔ مدعاعلیہ کہتا کہ تونے مطلق دیا تھا چار دنکی قید نہ لگائی تھی اور اسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶) ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو ہبہ کیا تھا۔ اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷) عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونے کے گواہوں پر۔

مادہ ۱۷۶۸) ایک گواہ ایک امر کے نوحادث ہونیکے ہین اور دوسرے گواہ اوس امر کے قدیم ہونیکے ہین تو نوحادث ہونیکے

گواہ مقدم ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ بدرو جو میری ملک مین ہے قدیم سے ہے اور جسکے گھر مین سے ہوکر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نوحادث ہے اور دونو گواہ لاسے تو اوسکے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹) جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بھی نہوگا تو راجح سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰) جب مرجوح گواہ قایم کرچکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات نہونگے۔

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکے لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱) زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گھر مین رہتے ہین ایک اسباب کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خاص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے

کہ صرف زوجہ کے لایق ہی مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگی اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ دعوی کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول ہوگا مثلاً زوج کہے کہ یہہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کیجیئے (یا زوجہ کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول مع قسم معتبر ہوگا۔)

مادہ ۱۷۷۲) جب ان دونوین سے کوئی مرجاے تو اوسکا وارث اوسکے قایم مقام ہوگا۔ انمین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسی اسباب کا ہو کہ دونو کے لیئے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے تو قول اوس زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونو مر گئے اور اسباب ایسا ہے کہ دونو کے لئے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۳) واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا ہے کہ شے موہوب تلف ہوگئی تو اسکا قول قبول ہے حاجت قسم کی نہین ہے

مادہ ۱۷۷۴) امین یعنی وہ لوگ کہ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول اپنی برأت کے لئے مع قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا دعوی کرے اور ودیعت رکہنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون مع قسم کے قبول ہوگا۔

اور اگر قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۷۵) ایک مدیون نے اپنے داین کو کچہہ دیا تو پہر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے قرض مین محسوب کیا ہے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۶) ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہوگیا اور اب مدت بہی گذر گئے اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہوگیا تہا وضع کر لے۔ اور دونوین خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ بہی نہین ہین۔ تو دیکہنا چاہیئے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول مع قسم قبول ہوگا اور اگر پانی کی بابت اختلاف ہے کہ مالک انقطاع پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوی کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم کے قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر مع الیمین مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷) پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گہر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونو کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوی کے دیکہا جاوے کہ پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تہا تو پانی والے کی قسم لینگے کہ میل حد [illegible] نہین ہے اور اگر پانی نہین بہتا ہے یا اسکا بہنا پہلے سے

معلوم نہین ہے تو گہر والی سے قسم لینگے کہ سیل قدیم نہین ہے ۔

فصل چہارم تحالف کے بیان مین یعنی وہ مقدمات کہ جسمین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸) بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور انکے وصف اور جنس کی اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوی ثابت کریگا اوسکو فیصلہ ملیگا ۔ اور اگر دونو کے پاس وجہ ثبوت نہین ہے تو دونو کو یہ کہین گے کہ ایک دوسر یکے قول پر راضی ہوجائین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسر یکے قول پر راضی نہو وین تو دونو کو حلف دینگے مگر مشتری پہلے قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کریگا بالضرور دوسر یکا دعوی ثابت ہوگا اور جو دونو قسم کہا گئے تو حاکم بیع فسخ کریگا ۔

مادہ ۱۷۷۹) مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کی اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو جو گواہون سے ثابت کریگا اوسکے حق مین فیصلہ ہوگا ۔ اور اگر دونو گواہ لاوے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونو اگر عاجز ہووے تو دونو قسم کہائینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی ۔ اور جو نکول کریگا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا ۔ اور اگر دونو قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردیگا ۔ اور اگر مدت اجارہ مین یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائیگا کہ جب دونو گواہ لاوی

تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو بر حلف آئی گی تو موجر پر حلف وارد ہوگی ۔

مادہ ۱۷۸۰) جب موجر اور مستاجر مین بعد انقضاء مدت اختلاف ہوا جیسا ابہی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور اس صورت مین تحالف نہین ہے ۔

مادہ ۱۷۸۱) اگر اثناء مدت اجارہ مین بابت اجرت کی اختلاف ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا ۔

مادہ ۱۷۸۲) اگر مبیع مشتر یکے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہو اور اب اختلاف ہوا تو تحالف نہوگا صرف مشتری حلف کریگا ۔

مادہ ۱۷۸۳) بابت اداء ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تحالف نہین ہے بلکہ ان سب صورتون مین منکر قسم کہائیگا ۔

کتاب شانزدہم - قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی کرنے کا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب مین -

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین -

مادہ ۱۷۸۴) قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونیکو کہتے ہین

مادہ ۱۷۸۵) حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگونکے دعوؤن اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے -

مادہ ۱۷۸۶) مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کردیوے وہ حکم ہے اور اوسکی دو قسم ہین - ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہوجاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا جس چیز کا تجھپر دعوی ہوا ہے وہ تو پہونچادے - اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جھگڑنے سے منع کردے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچھہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین -

مادہ ۱۷۸۷) محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق ہو کہ اسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا -

مادہ ۱۷۸۸) محکوم علیہ جسپر حکم کیا گیا -

مادہ ۱۷۸۹) محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا -

مادہ ۱۷۹۰) مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنیکے لئے مقرر کرین اوسکو تحکیم کہتے ہین اور اوس شخص کو حکم کہتے ہین حا اور کاف دونو مفتوح ہین اور محکم بھی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف بشددہ -

مادہ ۱۷۹۱) جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکی لئی عدالت کوئی وکیل مقرر کردے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین -

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین -

فصل اول - حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہئے -

مادہ ۱۷۹۲) لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجھہ دار مستقیم امانت دار خوشتن دار متانت والا ہو -

مادہ ۱۷۹۳) لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی کے فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکھتا ہو

مادہ ۱۷۹۴) حاکم کو مردم شناسی بھی ضرور ہے - اسی لئی بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکار سے بھی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے

فصل دویم - حاکم کے آداب کا بیان - (یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہی)

مادہ ۱۷۹۵) حاکم کو لازم ہے کہ عدالت مین ایسی کام نکری جس سے
ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت مین لوگونسے بیع
وشراء اور اونکے ساتھہ نرم کلامی نکرے۔

مادہ ۱۷۹۶) اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نلیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷) کسی مقدمہ والیکے یہان ضیافت کو نہ جاوے۔

مادہ ۱۷۹۸) ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی
پیدا ہووے یعنی کسیکو اپنے گھر مین نہ آنے دے اور عدالت
مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتھہ سے اور نہ سر اور نہ
آنکھہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کری
یا ایسی زبانمین کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھے۔

مادہ ۱۷۹۹) حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل
کرے یعنی دونوکو برابر بٹھلاوے اور دونو کیطرف برابر دیکھے اور دونو
سے برابر گفتگو کرے یعنی یہہ نہو کہ ایک سے ادب و تعظیم سے کلام کرے
اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف
ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰) حاکم عدالت اور حکم جاری کرنیکے لئے بادشاہ کا

وکیل اور نایب ہے۔

مادہ ۱۸۰۱) حاکم ہر امر مین غند او مخصوص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک
سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوسکے
اور نہ پہلے اوس سے اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع
مین حکم ران رہیگا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بہی مقدمہ کرنے
لگیگا اور جس جگہہ مین اوسکی کچہری مقرر کردی گئی ہے وہین اجلاس
کریگا نہ اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات
سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اوس
قسم کے مقدمات سماعت نکر سکیگا۔ یا حکم دیا کہ فلان قسم کے
مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور
اور قسم کے مقدمات سماعت نکریگا۔ اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان
مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کریگا نہ دوسرے
مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکا
فیصلہ جاری نہوگا۔

مادہ ۱۸۰۲) جب کئی حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے لئے
مقرر ہوے تو یہہ جائز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کردے
دیکہو مادہ (۱۴۶۵)

مادہ ١٨٠٣) اگر بلدہ مین کئی حاکم ہین مدعی چاہتا ہے کہ ایک کے
پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالش کرے
تو مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہین مقدمہ سماعت ہوگا

مادہ ١٨٠٤) حاکم جب معزول ہوگیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہین
ہوئی جو فیصلہ کریگا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کریگا
تو صحیح نہ ہوگا۔

مادہ ١٨٠٥) اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو
مقرر کرسکیگا ورنہ نہین اور اس حاکم کے مرنے سے یا موقوف
ہونے سے نائب موقوف نہوگا دیکھو مادہ (١٤٦٦) اسی نے
اگر حاکم مرجاے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آے یہہ نائب مقدمات
فیصلہ کرتا رہے گا۔

مادہ ١٨٠٦) حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے
نائب کو اطلاع کردے تو نائب اوسپر حکم کرسکتا ہے کچھ حاجت
دوبارہ گواہونکی اظہار کی نہین ہے۔ مگر بشرطیکہ نائب بھی فیصلہ
کرنیکا مجاز ہو۔ اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان
کردیا تو حاکم فیصلہ کرسکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اونکے اظہار کی
نہین ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے

اوس سے دریافت کروایا وہ اوسی کی کیفیت دے سکیگا اور حاکم اوسکے
بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکریگا بلکہ گواہونکے اظہار خود لیگا۔

مادہ ١٨٠٧) ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ
موافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے
(اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہہ پر اگر
کوئی حاکم نہو تو یہہ حاکم سن سکیگا واللہ تعالے اعلم)

مادہ ١٨٠٨) حاکم نہ اپنی اصول یعنی باپ دادا کا دعوی اور نہ اپنے
فروع یعنی اولاد کا دعوی اور نہ اپنی زوجہ کا دعوی اور نہ اپنے شریک کا
دعوی اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوی اور نہ اس شخص کا دعوی کہ اسکے
یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سماعت کرسکتا ہے
اور نہ اونکے حق مین فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ١٨٠٩) اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا اوپر
ذکر ہوا دعویدار ہو اور وہان اسکے سوا اور بھی کوئی حاکم ہے تو وہان
رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہوکر کسیکو اپنا حاکم کرین یا اوسی
حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری
جگہہ کے حاکم کے پاس راضی ہوکر مقدمہ دائر کرین اگر اسپر بھی راضی
نہون تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰) باعتبار دوران مقدمہ کی انفصال کیا جاوی جو پہلی دائر ہو
وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد - مگر حسب ضرورت کبھی موخر مقدم ہوگا
یا اتفاقاً اگر موخر جلد مرتب ہوچکا ہے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوی -

مادہ ۱۸۱۱) بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتوی لی سکیگا -

مادہ ۱۸۱۲) جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو
مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے -

مادہ ۱۸۱۳) لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور باریک بینی
کرے مگر بوجہ تاخیر نکرے -

مادہ ۱۸۱۴) حاکم پر لازم ہی کہ تمام احکام اور فیصلجات کا ایک دفتر بناوے
جسمین سب دستاویزات اور فیصلجات محفوظ رہین - اور بہت کوشش
سے اوسکی حفاظت کری - اور جب موقوف ہوجاوی تو خود یا اپنے
نائب امین کے ذریعہ سے یہ دفتر دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی
جگہہ مقرر ہوا ہے -

فصل چہارم - عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہیں

مادہ ۱۸۱۵) حاکم علی الاعلان باجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی
وجہ ظاہر نکرے کہ بنا فیصلہ ہووی

مادہ ۱۸۱۶) جب طرفین عدالت مین آئین تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا

دعوی بیان کرے اور اگر عرضی دعوی تحریری ہے تو بھی مدعی سے
زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعی علیہ سے جواب لیا جاوے
کہ مدعی کے اس دعوی مین تو کیا کہتا ہے -

مادہ ۱۸۱۷) مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کردے ورنہ مدعی
سے وجہ ثبوت طلب کرے -

مادہ ۱۸۱۸) مدعی اگر ثابت کردے تو حاکم فیصلہ کردیگا ورنہ اوسکی
درخواست پر مدعی علیہ سے حلف لیگا -

مادہ ۱۸۱۹) مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نی حلف نہ لی تو حاکم مدعی کو منع
کردیگا کہ مدعی علیہ سے متعرض نہووے -

مادہ ۱۸۲۰) مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کی موافق فیصلہ کریگا اور
نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع نہوگا -

مادہ ۱۸۲۱) حاکم نی جو حکم اور فیصلہ دیا اوسکی موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اسکی
نہین ہی کہ اوسپر ثبوت لیا جاوی کہ یہی فیصلہ ہی جو فلان حاکم نی دیا تھا - بشرطیکہ
شبہہ جعل وغیرہ نہووے -

مادہ ۱۸۲۲) اگر مدعی علیہ خاموش رہا اور باوجود استفسار کے کچھہ نبولی
نہ ہان کہے نہ نہین تو یہ انکار متصور ہوگا - اور یا کہا کہ نہ مین اقرار کرتا ہون اور نہ
انکار تو یہ بھی انکار ہے مدعی سے بہرحال ثبوت طلب کرینگے -

مادہ ۱۸۲۳) مدعی علیہ اگر دفع دعوی کرے تو جیسا کتاب دعوی اور
کتاب بینات مین بیان ہوا اوسکے موافق عمل ہوگا —

مادہ ۱۸۲۴) چاہیئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یہہ نہو کہ
ایک کا کلام تمام نہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے - اس صورت مین حاکم منع کریگا -

مادہ ۱۸۲۵) اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم مقرر کیا جاوے -

مادہ ۱۸۲۶) حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کرین بہتر ورنہ فیصلہ کرے

مادہ ۱۸۲۷) حاکم جب مقدمہ مرتب کر چکا تو ایک فیصلہ کہ جسمین حکم اخیر اور
اوسکی وجوہ درج ہون تب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے -

مادہ ۱۸۲۸) جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تب فیصلہ کرے اوسمین تاخیر نکرے -

باب دویم - فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان - اسمین دو فصل ہین

فصل اول حکم کی شرطون کا بیان

مادہ ۱۸۲۹) شرط یہہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہو لیا ہو یعنی
جب کوئی خاص دعوی بابت حقیت کے دائر ہو اوسکے بعد فیصلہ صادر
ہونا چاہیئے نہ اوسکے پہلے -

مادہ ۱۸۳۰) شرط یہہ ہے کہ حکم اخیر بر سر اجلاس عند التمین اہل مقدمہ کے
روبرو صادر کیا جاوے - لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہو گیا تو وقت
حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچہہ ضرور نہین ہے اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور

مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہو گیا تو حاکم
تزکیہ کرکے فیصلہ دے سکتا ہے -

مادہ ۱۸۳۱) حاکم نے مدعی علیہ کی وکیل کے روبروی مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ
کی روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجاوے - اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے
وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو -

مادہ ۱۸۳۲) ایک شخص نے سب وارثون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے
اور پھر یہہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہوتا جائیگا اوسپر فیصلہ دیا جائیگا ہر بار
گواہون کے سننے کی کچہہ حاجت نہوگی -

فصل دویم - مدعی علیہ کے حاضر ہونیکا بیان

مادہ ۱۸۳۳) مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہو ورنہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا -

مادہ ۱۸۳۴) جب مدعی علیہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے
اوسکا حاضر ہونا عدالتمین ممکن نہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے -
اسپر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمایش نامہ دیوے کہ اگر تو آویگا تو ہم تیری طرف سے وکیل
کھڑا کرینگے اور اوسکے روبروی دعوی اور لوگ سماعت کرینگے - اسپر بھی نہ آوے
اور نہ وکیل بھیجے تو اب حاکم کسیکو اوسکا وکیل کرے کہ وہ اوسکے حقوق کا محافظ ہووے
اور اوسکے مقابلہ مین گواہ مدعی کے سنے جب یہہ ظاہر ہو جاوے کہ دعوی صحیح ہے اور
گواہ ثبت دعوی ہین تو موافق اس ثبوت کے وکیل کے مقابلہ مین فیصلہ دیا جاوے -

مادہ ۱۸۳۵) جو فیصلہ کہ اس صورت مین ہوا ہو وہ مدعی علیہ کے پاس بھیجا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۶) بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہوا اور ایسی جوابدہی کی کہ جس سے دعوی دفع ہو سکتا ہے تو اوسپر التفات ہوگا اور اسپر لحاظ ہو کر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی جواب دہی ایسی نہین ہے کہ دفع دعوی ہو سکے تو وہی فیصلہ صحیح متصور ہو کر تعمیل ہوگا۔

باب سیوم۔ حکم کے بعد پھر دعوی کو دیکھنا (یعنی مرافعہ سُننا)

مادہ ۱۸۳۷) جو دعوی کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکی موافق فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہین ہے (یعنی مرافعہ سننا جائز نہین ہے)

مادہ ۱۸۳۸) اگر مدعی علیہ دعوی کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق قاعدہ شرعیہ کے نہین ہے تو دعوی اور فیصلہ دوبارہ دیکھا جاوے اگر قواعد کے موافق ہے تو وہی تعمیل ہووے ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۹) اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت ہووے تو فیصلہ پر پھر غور کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۴۰) فیصلہ کی پہلے اور بعد دفع دعوی سُننا جائز ہے۔ اسلیئے اگر محکوم علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوی کی اوسکے درست بیان کی اور دوبارہ دریافت اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کو روبرو پھر مقدمہ عدالتمین دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ مین ہے،

میرے باپ سے میراث ملی ہے اور گواہون سے یہہ ثابت ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ پھر مدعی علیہ نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میرے باپ کے ہاتہہ بیچدی تہی اور قبالہ حاضر کیا۔ اس کی دریافت موافق قاعدہ کے ہوگی اگر ثابت ہو جائیگا تو فیصلہ اولے منسوخ ہوگا اور دعوی مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم (یعنے پنچایت) کا بیان۔

مادہ ۱۸۴۱) تحکیم دعوی مال اور دعوی حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲) جن دو شخصون نے جس مقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین پر اور اوسی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اورون پر بہی (مثلاً دو وارث نے جو کسیکو پنچ کیا تو اونکا دعوی اور اونکی ہی لئے سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثون کے لئے)

مادہ ۱۸۴۳) پنچ دو تین اور زیادہ بہی ہو سکتے ہین۔ اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہو سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۴۴) سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا فیصلہ کرے

مادہ ۱۸۴۵) ان پنچونکو اگر اجازت ہے تو اور بہی پنچ کہڑا کر سکتے ہین ورنہ نہین۔

مادہ ۱۸۴۶) جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچونکو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے۔

مادہ ۱۸۴۷) اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف کر سکتے ہین

اگر حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف نہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی
اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے۔

مادہ ۱۸۴۸) جیسا حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی
ان پنچونکا فیصلہ صرف اپنی اہل مقدمہ کیلئے اور صرف اوسی مقدمہ مین
جو اونکے پاس پیش ہوا اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت
کے موافق ہو۔ کوئی اہل مقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

مادہ ۱۸۴۹) پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہوا اور
موافق شریعت کے ہووے وہ اوسکی تعمیل کریگا۔

مادہ ۱۸۵۰) اگر اہل مقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی۔ مثلاً
ہر شخص نے اپنے پنچ کو صلح کرنیکا اپنا وکیل کیا اور انہون نے موافق
شریعت کے صلح کردی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پھر نہ سکیگا۔

مادہ ۱۸۵۱) ایک شخص نے بے پنچ مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کردیا
اگر اہل مقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو مادہ
(۱۸۵۲)

فہرست مطالب شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ

صفحہ مطلب — صفحہ مطلب

صفحہ	مطلب
۲	دیباچہ
۶	مقدمہ
〃	مقالہ پہلا فقہ کی تعریف وتقسیم
۷	انسان مدنی الطبع ہے نہ حیوانات
۸	مقالہ دوسرا قواعد کلیہ فقہیہ
۲۰	کتاب پہلی بیع
〃	مقدمہ اصطلاحات فقہیہ
۲۰	پہلا باب عقد بیع
〃	فصل اول رکن بیع
۲۹	بیع بالتعاطی
۳۰	فصل دوم موافقت ایجاب وقبول
۳۲	صفقہ کا بیان
〃	فصل سوم مجلس بیع
۳۴	فصل چہارم شرط بیع
۳۵	فصل پنجم اقالہ
۳۶	قیمت متعین نہین ہوتی ہے
〃	باب دوم مسائل متعلقہ مبیع
〃	پہلی فصل مبیع کے شرائط واوصاف
۳۷	فصل دوم جس چیز کی بیع جائز ہے اور جس چیز کی بیع جائز نہین ہے
〃	بیع باطل و بیع فاسد
۳۹	فصل سوم مسائل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہیں
۴۴	فصل چہارم جو چیزین بیع میں داخل ہوتی ہیں اور جو داخل نہین ہوتی ہین
۴۶	باب سوم مسائل خود قیمت سے متعلق ہیں
〃	فصل اول قیمت کی اوصاف و احوال
۴۷	فصل دوم بیع کی مسائل باعتبار قرض و تاخیر
۴۸	باب چہارم عقد کی بعد قیمت اور مبیع مین تصرف کا بیان
〃	فصل اول عقد کی بعد اور قبضہ سے پہلی بائع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنا
۴۹	فصل دوم عقد کے بعد قیمت اور مبیع مین کم یا زیادہ کرنا
۵۱	باب پنجم تسلیم اور تسلم کا بیان
〃	فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت
۵۴	فصل ثانی مبیع کے روکنے کا بیان
۵۵	فصل سوم تسلیم کی جای کا بیان
〃	فصل چہارم مبیع کے پہونچانیکا بیان
۵۶	فصل پنجم مبیع کا ہلاک اور تلف ہونا
۵۷	فصل ششم خریدنے یا دیکھنے کیلئے [illegible] لی جائے
۵۸	باب ششم خیارات کے بیان مین
〃	فصل اول خیار شرط
۶۰	فصل دوم خیار وصف
۶۱	فصل سوم خیار نقد

〃 فصل چہارم خیار تعیین
۶۲ فصل پنجم خیار رویت
۶۵ فصل ششم خیار العیب
۷۰ فصل ہفتم غبن اور دہوکے کا بیان
〃 باب ہفتم اقسام بیع اور اونکے احکام
〃 فصل اول بیع کے اقسام
۷۲ فصل دویم اقسام بیع کے احکام
۷۳ فصل سویم بیع سلم
۷۵ فصل چہارم استصناع
۷۶ فصل پنجم بیع مریض
۷۷ فصل ششم بیع بالوفا
۷۹ کتاب دویم اجارہ کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات اجارہ
۸۱ پہلا باب ضوابط عام
۸۴ باب دویم مسائل متعلق اجرت
〃 فصل اول رکن اجارہ کے مسائل
۸۶ فصل دویم اجارہ کے منعقد اور جائز ہونیکی شرطوں مین
۸۷ فصل سویم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان
۸۸ فصل چہارم اجارہ فاسد اور باطل کا بیان
۸۹ باب سویم اجرت کا بیان
〃 فصل اول بدل اجارہ
۹۰ فصل دویم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہے
۹۲ فصل سوم اجیر مستاجر روک سکتا ہے یا نہین
۹۳ باب چہارم مسائل کہ مدت اجارہ سے متعلق ہیں
۹۶ باب پنجم خیار کے بیان مین
〃 فصل اول خیار شرط کا بیان
۹۸ فصل دویم خیار رویت کا بیان
〃 فصل سوم خیار عیب کا بیان
۱۰۰ باب ششم ماجورے اقسام و احکام
〃 فصل اول اجارہ زمین کا بیان
۱۰۳ فصل دویم عمارت کے اجارہ کا بیان
〃 فصل سوم گہوڑے اور گدہے کا کرایہ
۱۰۷ فصل چہارم آدمی کا نوکر رکہنا
۱۱۱ باب ہفتم آجر اور مستاجر کے کام
〃 فصل اول ماجور کو سونپ دینے کا بیان
۱۱۲ فصل دویم عقد کے دونو کیا کر سکتے ہین
۱۱۳ فصل سوم ماجور کی واپسی کا بیان
〃 باب آٹھوان ضمان کا بیان
〃 فصل اول منفعت کا ضمان -
۱۱۵ فصل دویم مستاجر کا ضمان
۱۱۶ فصل سویم اجیر کا ضمان
۱۱۸ کتاب ثالث کفالہ کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات کفالہ
۱۱۹ باب اول عقد کفالہ
〃 فصل اول رکن کفالہ
۱۲۰ فصل دویم شروط کفالہ

۱۲۱ باب دویم کفالہ کے احکام
〃 فصل اول کفالہ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کا بیان
۱۲۵ فصل دویم کفالت بالنفس کا حکم
〃 فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان
۱۲۹ باب سویم کفالت سے بری ہونیکا بیان
〃 فصل اول چند ضوابط عام
〃 فصل دوم کفالت بالنفس سے برات
۱۳۰ فصل سوم کفالت بالمال سے برات
۱۳۲ کتاب چہارم حوالہ کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات فقہ
〃 باب اول عقد حوالہ کا بیان
〃 فصل اول رکن حوالہ
۱۳۳ فصل دوم شرائط حوالہ
۱۳۵ باب ثانی احکام حوالہ
۱۳۸ کتاب پنجم رہن کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات رہن
〃 باب اول مسائل عقد رہن
〃 فصل اول رکن رہن
۱۳۹ فصل ثانی شرط عقد رہن
〃 فصل ثالث رہن کے ساتھہ جو چیز بہ تابعداری مستقل ہوتی ہیں
۱۴۱ باب ثانی وہ مسائل کہ راہن و مرتہن سے متعلق ہیں
〃 باب سوم مسائل کہ مرہون سے متعلق ہیں
〃 فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے
۱۴۲ فصل دوم مستعار کا گرو رکہنا
۱۴۳ باب چہارم رہن کے احکام
〃 فصل اول عام احکام
۱۴۵ فصل دوم امین کے پاس رہن مین کیا کر سکتے ہیں
۱۴۷ فصل سوم عدل کے پاس رہن رکہنا
۱۴۸ فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان
۱۵۰ کتاب ششم امانات کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات فقہیہ
۱۵۱ باب اول عام احکام امانات
۱۵۳ باب دوم ودیعت کا بیان
〃 فصل اول ایداع کی عقد اور شرطونکا بیان
۱۵۴ فصل دوم ودیعت اور اوسکا ضمان
۱۶۲ باب سوم عاریت
〃 فصل اول عقد عاریت اور اوسکی شرائط
۱۶۴ فصل دوم عاریت اور اوسکا ضمان
۱۷۰ کتاب ہفتم ہبہ کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات ہبہ
〃 باب اول عقد ہبہ
〃 فصل اول رکن ہبہ و قبضہ
۱۷۳ فصل ثانی شرائط ہبہ
〃 باب دوم ہبہ کے احکام
〃 فصل اول ہبہ سے رجوع
۱۷۶ ہبہ مرض الموت [illegible]

۱۷۷ کتاب ششم غصب و تلف کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات
۱۷۸ باب اول غصب
〃 فصل اول غصب کے احکام
۱۸۲ فصل دوم امین کے غصب کا بیان
۱۸۳ فصل سوم غاصب کے غاصب کا حکم
۱۸۴ باب دوم اتلاف
〃 فصل مباشرہ اتلاف
۱۸۶ فصل دوم اتلاف تسبب
۱۸۷ فصل سوم جو چیزیں راہ عام میں پیدا ہوں
۱۸۹ فصل چہارم جنایت حیوان
۱۹۳ کتاب ہفتم حجر و اکراہ و شفعہ
〃 مقدمہ اصطلاحات
۱۹۵ باب اول حجر
〃 فصل اول محجورین کے اقسام احکام
۱۹۶ فصل ثانی صغیر و مجنون و معتوہ
۱۹۷ فصل سوم سفیہ محجور
۲۰۲ مدیون محجور
۲۰۴ باب دوم اکراہ
۲۰۵ باب سوم شفعہ کا بیان
〃 فصل اول مراتب شفعہ
۲۰۸ فصل ثانی حق شفعہ کی شرطوں کا بیان
۲۱۰ فصل ثالث طلب کا بیان
۲۱۲ فصل چہارم شفعہ کا حکم
۲۱۴ کتاب ہشتم شرکتوں کا بیان
〃 مقدمہ اصطلاحات
۲۱۵ باب اول شرکت ملک
〃 فصل اول شرکت ملک کی تعریف و تقسیم
۲۱۷ فصل دوم اعیان مشترکہ
۲۲۲ فصل سوم دیون مشترکہ
۲۲۶ باب دوم تقسیم کا بیان
۲۲۷ فصل اول تقسیم کی تعریف و تقسیم
۲۲۹ فصل ثانی تقسیم کی شرطوں کا بیان
۲۳۱ فصل سوم قسمت الجمع کا بیان
۲۳۲ فصل چہارم قسمت تفریق
۲۳۵ فصل پنجم تقسیم کی کیفیت
۲۳۶ فصل ششم خیارات کا بیان
۲۳۷ فصل ہفتم تقسیم کا فسخ و اقالہ
۲۳۸ فصل ہشتم تقسیم کے احکام
۲۴۱ فصل نہم مہایاۃ کا بیان
۲۴۴ باب سوم دیواروں اور ہمسایوں کا بیان
〃 فصل اول املاک کے احکام
۲۴۵ فصل دوم ہمسایہ کا بیان
۲۵۰ فصل سوم راستہ کا بیان
۲۵۱ فصل چہارم حق مرور و حق مسیل
۲۵۳ باب چہارم شرکت اباحہ کا بیان

۲۵۳ فصل اول کونسی چیز مباح ہے اور کونسی نہیں ہے
۲۵۵ فصل ثانی اشیاء مباحہ کیونکر مالک ہو سکتے ہیں
۲۵۷ فصل سوم عام مباح کے احکام
۲۵۸ فصل چہارم حق الشرب کا بیان
۲۶۰ فصل پنجم احیاء موات
۲۶۱ فصل ششم موات کا حق حریم
۲۶۳ فصل ہفتم شکار کے احکام
۲۶۷ باب پنجم خرچ مشترک کا بیان
〃 فصل اشیاء مشترک کی تعمیر کا بیان
۲۷۰ فصل دوم نہر کے کھودنے کا بیان
۲۷۲ باب ششم شرکت عقد کا بیان
〃 فصل اول شرکت عقد کی تعریف و تقسیم
۲۷۴ فصل ثانی شرکت عقد کی عام شرطوں کا بیان
۲۷۵ فصل سوم شرکت اموال کی خاص شرط
۲۷۶ فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ
۲۸۰ فصل پنجم شرکت مفاوضہ
۲۸۱ فصل ششم شرکت عنان کا حق
〃 بحث اول شرکت اموال
۲۸۸ بحث دوم شرکت اعمال
۲۹۱ بحث سوم شرکت وجوہ
۲۹۳ باب ہفتم مضاربت
〃 فصل اول مضاربت کی تعریف و تقسیم
۲۹۴ فصل ثانی مضاربت کی شرطوں کا بیان
۲۹۵ فصل ثالث مضاربت کے احکام
۲۹۸ باب ہشتم مزارعت و مساقات
〃 فصل اول مزارعت [illegible] کا بیان
۲۹۹ فصل ثانی مساقات [illegible] کا بیان
۳۰۲ کتاب یازدہم [illegible] وکالت
〃 مقدمہ اصطلاحات
〃 باب اول رکن [illegible] وکالت
۳۰۴ باب دوم وکالت کی شرطوں کا بیان
۳۰۵ باب سوم وکالت کے احکام
〃 فصل اول وکالت کے قواعد عام
۳۰۸ فصل دوم وکالت بالشراء
۳۱۳ فصل سوم وکالت بالبیع
۳۱۵ فصل چہارم جو مسائل خصومت سے متعلق ہیں
۳۱۷ فصل پنجم وکالت بالخصومت
۳۱۸ فصل ششم وکیل کا موقوف ہونا
۳۲۰ کتاب دوازدہم صلح و ابراء
〃 مقدمہ اصطلاحات
〃 باب اول کون [illegible] صلح و ابراء کر سکتا ہے
۳۲۲ مصالح علیہ و مصالح عنہ کے احوال
۳۲۳ باب سوم مصالح عنہ کا بیان
〃 فصل اول [illegible] التعیین [illegible]
۳۲۴ فصل دوم صلح عن الدین
〃 باب چہارم صلح و ابراء کے احکام

۳۲۴ فصل اول مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں
۳۲۶ کتاب سیزدہم اقرار کا بیان
" باب اول اصطلاحات
۳۲۹ باب دوم اقرار کی صحت کی شرطوں کا بیان
۳۳۱ باب سوم اقرار کے احکام
" فصل اول احکام عام
۳۳۲ فصل دوم ملک مستعار اور تمام ستقا کی نفی کرنا
۳۳۳ فصل سوم مریض کا اقرار
۳۳۶ باب چہارم بذریعہ خط کتابت اقرار کرنا
۳۳۸ کتاب چہارم دعوی کا بیان
" مقدمہ اصطلاحات
" باب اول دعوی کے شروط اور احکام اور دفع کا بیان
" فصل اول دعوی کی صحت کا بیان
۳۴۱ فصل دوم دفع دعوی کا بیان
۳۴۲ فصل سوم کون مدعا علیہ ہو سکتا ہے اور کون نہیں
۳۴۶ فصل چہارم تناقض کا بیان
۳۴۹ باب دوم مرور زمانہ کا بیان
۳۵۴ کتاب پانزدہم گواہ اور حلف کا بیان
" مقدمہ اصطلاحات
" باب اول گواہی کا بیان
۳۵۵ فصل اول شہادت کی تعریف و نصاب
" فصل دوم گواہی کیونکر ادا ہوتی ہے
۳۵۷ فصل سوم شہادت ... کا بیان
۳۵۹ فصل چہارم شہادت کا دعوے سے موافق ہونا
۳۶۱ فصل پنجم خود گواہوں میں اختلاف ہونا
۳۶۲ فصل ششم گواہوں کی تزکیہ کا بیان
۳۶۴ تذنیب گواہوں کو حلف دینا
۳۶۵ فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جاے
" فصل ہشتم تواتر کا بیان
۳۶۶ باب دوم حجت تحریری وغیرہ کا بیان
" فصل اول حجت تحریر کا بیان
۳۶۷ فصل دوم قرینۂ قاطعہ کا بیان
" باب سوم حلف دینی کا بیان
۳۷۰ باب چہارم تنازع ایدی کا بیان
" فصل اول ذو الید کا بیان
۳۷۲ فصل دوم کون گواہ معتبر اور کون نامعتبر
۳۷۵ فصل سوم کس کا قول معتبر ہے اور ظاہر حال کس کے لئے حکم کرتا ہے
۳۷۸ فصل چہارم تحالف کا بیان
۳۸۰ کتاب شانزدہم قضا کا بیان
" مقدمہ اصطلاحات فقہیہ
۳۸۱ باب اول حاکموں کا بیان
" فصل اول حاکم کے اوصاف
" فصل دوم حاکم کے آداب
۳۸۲ فصل سوم حاکم ... کار گزاری

۳۸۶ فصل چہارم عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہیں
۳۸۸ باب دوم فیصلہ اور حکم کا بیان
" فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان
۳۸۹ فصل دوم مدعا علیہ کے حاضر ہونیکا بیان
۳۹۰ باب سوم حکم کے بعد پھر دعوی کو دیکھنا یعنی مرافعہ سننا
۳۹۱ باب چہارم تحکیم یعنی پنچایت کا بیان

تمام شد

غلطنامہ شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ

کاتب کی خدمت میں بار بار اور بتاکید بسیار عرض کیا کہ یاء معروف (ی) اور یاء مجہول (ے) میں فرق کریں مگر اونہوں نے بعدم استعداد یا بغرض آسانی توجہ نکی اور اکثر معروف مجہول کو ایک ہی شکل لکہا اور چونکہ یہ کلمہ کثیر الوجود اور کثیر الورود ہے اسلئے اوسکی اصلاح سے لاچار ہوگیا اور صاحبان با استعداد پر اعتماد کیا اور اوسکو ویسا ہی ترک کیا۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	ادی	اہتدی	۳۰	۷	پایج	پانچ
۱۰	۵	اسانی	آسانی	۳۱	۶	ذ	نو
"	۷	سہے	بنے	"	۷	کی	گئی
۱۱	۱۶	بیع	ببیع	"	۱۰	اٹھہ	آٹھہ
۱۴	"	اخر	آخر	۳۴	۵	سکے جاے	کی جاے
"	۱۷	قبض	قبضہ	۳۵	۱۰	صحح	صحیح
۱۸	"	دیج	دی	۳۸	۲	جاہین سکے	جائین سکے
۲۰	۱۲	سوبسبب قبل کا	سو بسبب قتل کی	"	۱۶	ادہا	آدہا حصہ ۹
۲۱	۸	اسیمین	آسیمین	"	۱۷	آپنا	اپنا ۷
۲۵	"	عرض	غرض	۴۰	۱۴	توی	نوی
۲۷	۶	سے	ہے	۴۳	۱۲	[illegible]	[illegible]

۴۴	۱۲	ساہہ	ساتہہ	۶۱	۱۷	تعین لازم ہے	تعیین بدلازم ہے
″	″	دود	دودہ	۶۴	۱۰	گہرہٹولنے	ٹٹولنے
″	″	ٮ	″	۶۵	۱	جو شئے دیکہے	جو شئی بے دیکہی
۴۵	۳	بیع	مبیع	″	۶	غیب	عیب
″	۱۲	ضریح	صریح	″	۹	آور	اور
۴۶	۶	ہوگی	ہوگیئ	۶۶	۱۲	انکسے	آنکنے
۴۷	!	جار	جاری	۶۷	۱	آنکہنی	آنکنے
۴۸	۱۶	لعد	بعد	۶۹	۸	اگر گیہون	گیہون
″	۱۷	کرناکا	کرنے کا	″	۱۶	وہ واپس	واپس
۴۹	۴	زمین ہے	زمین ہو	۸۶	۱۱	جارہ	اجارہ
″	۱۱	فرس	فرش	۸۹	۳	بہی یہی	بہی یہی
۵۰	۶	بیجا	بیچا	۹۰	۶	اور اجرت کا	اور اجیر اجرت کا
۵۳	۱	نہو	ہو	″	۱۳	دونوا اونکو	اونکو
″	″	مشری	مشتری	۹۱	۵	چیر	چیز
″	۱۳	لین	مین	″	۶	للاستعلال	للاستغلال
۵۴	۴	تابع	بائع	۹۳	۷	دررى	درزی
″	۱۰	اگر سب اشیا ہی ہر	اگر چند اشیاء ایک صفقہ مین بیچی ہین	″	۱۳	اوٹہاکہر	اوٹہاکر
				۹۵	۴	آب	اب
″	۱۵	اب یہہ اسکو	اب وسکو یہہ	″	۵	لی گئی	لیا گیا
۵۵	۲	دیدیوی گا	دیدی کا	۹۶	۹	اجارت	اجازت
″	۶	ٹہرای	ٹہرائی	۹۷	۱۰	جیکا	لیا جائیگا
۶	۱۴	مرگیا مرگیا	مرگیا	″	۱۶	ادرنہ	اورنہ
	۱۴	قیمت جدا	قیمت جدا جدا	۱۰۰	۱۵	ہیگا	رہیگا

۱۰۲	۳	اوسکا	اونکا	۱۳۹	۱۰	مرتہن	مرتہن یا یہہ کہے
۱۰۷	۲	چیر	چیز	″	۱۶	ہے	بہی
″	۴	کس	کیل	۱۴۰	″	سے	ہے
″	۸	چالیس	اوقیہ چالیس	″	۸	مرہمان	مرہون
۱۱۱	۱۰	ٹہراسے	ٹہرانے	″	۱۱	رہین	رہن
۱۱۲	۱	نالمیوی	یا نلیوی	″	۱۲	سنگے	جنگے
۱۱۴	۴	اجارہ	نہ اجارہ	″	۱۶	پیدا	پیدا
۱۱۵	۲	جہوسکے	جہوٹے	۱۴۲	۵	چرادے	چروادے
۱۱۸	۱۱	علاقہ	علاقہ	۱۴۷	۱۵	ہووےتہے	ہوتی تہی
۱۱۹	۱	تین فصل	دو فصل	۱۵۰	از ۳ تا ۷		یہہ سب عبارت ۱ کو درمیان ہونا چاہئے)
۱۲۱	۱۲	ازشش	ارشش				
۱۲۲	۶	کما	کہا	۱۵۱	۱	معاراو	معار اور
″	۱۶	ہون	ہون	″	۱۱	اوٹہالیا	اوٹہالے
۱۲۳	۶	کما	کہا	۱۵۹	۹	اہم	ہم
″	۱۵	یہ	یہہ	″	۱۰	نلاوے	ملادے
۱۲۵	۶	پہنچادے	پونہچادے	۱۶۰	۱۷	دے	ہی
۱۳۰	۱۱	نے	ہے	۱۷۰	۶	اگر اکراما	اکراما
۱۳۳	۹	وو	وہ	۱۷۳	۱۳	اکرہا	اکراہا
″	۱۶	فصل ثالث	فصل ثانی	۱۷۵	۱	تارگے	تارہ گی
۱۳۷	۱۱	سیواسے	سواسے	″	۴	گہوری	گہوڑی
۱۳۸	۱۶	راہن	رہن	۱۷۷	″	غضب	[illegible]
″	″	رہن نے	راہن نے	۱۸۶	۱۰	اتلاف کرتب کے	اتلاف کے سبب سے
۱۳۹	۱	سکہے	سکے	۱۸۹	۴	بہل اسے	[illegible]

۱۸۹	۶	بہل	بیل	۲۲۲	۱۵	مشترک	زرمشترک
۱۹۷	۲	ہوا	ہو	۲۲۵	۳	اور اپنا حصہ لیلو	اور اپنا حصہ شریک سے لیلیوے
۲۰۴	۱۱	باب سوم	باب دوم				
〃	۱۷	مجرم	مجبر کے	〃	۴	اور اپنا حصہ لیلو	اور اپنا حصہ بدلون سے لیلیوے
۲۰۵	۴	بجدال	بجڈال				
〃	۵	بجدالا	بجڈالا	۲۲۶	۱۵	شخص سے	ہر شخص سے
۲۰۶	۱۱	فی النفس المبیع	فی نفس المبیع	۲۲۷	۴	جنتی	جتنی
۲۰۷	۱۷	بہہ	بہ	〃	۵	کرا	کرنا
۲۰۸	۹	کے	فی	۲۲۸	۷	مین	ہمین
۲۱۱	۸	مین ہے	مین سے کہی	〃	۱۰	کرسے ناپنے	گزسے ناپنے
〃	۱۴	سمنی	سنتی	〃	۱۵	قیمت الجمع	قسمت الجمع
۲۱۳	۱	یا بحکم حاکم مرگیا	یا بحکم حاکم مالک ہوا کہ مرگیا	〃	〃	مین	ہمین
				۲۲۹	۱۱	دہیر	ڈہیر
۲۱۴	۱۴	قیمت	قسمت	۲۳۰	۲	گر	گرا
۲۱۵	۲	فنوات	قنوات	〃	۸	ہر	بر
〃	۴	کنارن	کنارون	〃	۱۵	کرکر	کرکے
〃	〃	ستات	سنیات	۲۳۱	۱	وصی	یا وصی
۲۱۶	۲	چیر	چیز	۲۳۲	۲	کریان	بکریان
〃	۱۰	دوسر	دوسرا	۲۳۳	۷	کنوی	کنوا
۲۱۷	۷	جب	جیسا	〃	۱۵	کم	حاکم
۲۱۸	۹	شرکت	مشترک	۲۳۵	۴	ہے	رہے
۲۱۹	〃	عاب	غایب	〃	۹	نابنی	باپنی
۲۲۰	۸	اکر	آکر	〃	۱۷	انک	آنک

۲۳۶	۱۲	خار عیب	اور خار عیب	۲۵۵	۱۴	بہہ	ہبہ
〃	۱۵	چوتہہ	چوتہے	۲۵۶	۷	احرار	احراز
۲۳۷	۴	ادا	رد	〃	۱۵	گہانس	گہاس
۲۳۸	۷	ہووے	ہوی	۲۶۵	۴	جھورے	چہوڑے
۲۳۹	۸	جمع ہونا	جمیع حقوق تہا	〃	۱۱	مکا	مکان
۲۴۰	۶	والے راستہ	والے کا راستہ	〃	۱۶	یرکو	ہر کوئی
〃	۱۵	کہٹرکی	کہڑکی	〃	۱۷	دوارہ	دروازہ
۲۴۱	۱	مکال	مکان	۲۶۶	۱	کرسکتا ہو	نکر سکتا ہو
〃	۸	نب	جانب	〃	۴	اگیا	آگیا
۲۴۲	۱۷	تیام	عام	〃	۶	گہرتے ہے	گڑہے
۲۴۳	۸	لالے	سے لئے ہے	〃	۷	گہرہی	گڑہے
〃	۱۴	فدا	(فدا)	۲۷۳	۱	فرس	فرش
۲۴۴	۴	جائی	جاہی	〃	۸	رنخ	رنج
۲۴۵	۳	کہڑاکرے	کہڑا نکرے	〃	۱۶	رنخ	[illegible]
〃	۶	کہونیکے	کہولینکے	۲۷۷	۱۴	ہے	[illegible]
۲۵۱	۱	سکما	سکتا	〃	۱۵	ہے	
〃	۸	ادسکا	اوسکو	۲۷۸	۱۰ و ۱۱	رنخ	
〃	۱۰	محرے	مجبرے	۲۷۹	۱ و ۳ و ۴	رنخ	
〃	۱۷	رمین	زمین	۲۸۰	۱۰	بہیجی	
۲۵۳	۱۰	اجاحۃ	اباحۃ	〃	〃	عب	
〃	۱۲	رگ	آگ	۲۸۱	۱	ما	
۲۵۴	۴	اسی کی	اسیلئے	۲۸۲	۱۳	امول	
〃	۱۵	دی گئی	دیئے	۲۸۳	۱۵	یکا	

۱

۴۴-۴۴

۲۸۸	۳	قرص	قرض	۳۱۳	۵	باشراء	بالشراء	
۲۹۰	۱۰	اویکا	آویگا	″	۶	بابیع	بالبیع	
″	۱۳	بوہی گا	بُڑی گا	″	۱۳	یابیع	بالبیع	
″	۱۶	اوندار	اوزار	″	۱۲	تقدیرہ	نقدیرہ	
۲۹۱	۱۲	اوسکا	اور اوسکا	۳۱۴	۱۱	بابیع	بالبیع	
۲۹۳	۸	دائی	راے	″	۱۷	دلگا	دیگا	
″	۱۳	قسم پرہے	قسم ہے	۳۱۵	۱	بابیع	بالبیع	
″	۱۳ و ۱۵ دکا	مفید	مقید	″	۹	بہ	یا	
۲۹۵	۸	اگر	پر	″	۳	صل	اصل	
۲۹۶	۵	مجار	مجاز	۳۱۶	۸	امر	آمر	
″	۶	رالمال	رب المال	۳۱۸	۱	لے نیکا	لینے کا	
۲۹۸	۲	ے	سے	۳۲۰	۱۷	یادون	ماذون	
″	۴	میں اوسکی	میں سے اوسکی	۳۲۲	۱۵	ورمعلوم	ورنہ معلوم	
۲۹۸	۵	ہستم	ہشتم	۳۲۳	۱۰	کا ہے	ہے	
۲۹۹	۶	لے	کے	۳۲۷	۴	محال لہ	محال لہ نے	
۳۰۰	۴	ایس	آپس	″	۵	مکفول لہ	مکفول نے	
″	۸	اجرات	اجرت	۳۲۸	۶	اور اور	اور معتوہ اور	
۳۰۱	۳	دی	دیا	″	۸	شخص نے	شخص	
۳۰۲	۸	پہنچا	بہیجا	″	۱۲	ہجبر	حجبر	
۳۰۴	۱۴	بھ	بھیجے	″	۱۳	جتہ	جثہ	۷
۳۰۸	۱۷	مقصد	مقصود	۳۲۹	۱۴	خلا	رد	۸
۳۰۹	۳	پر	ہر	۳۳۳	۱۱	اقرار	اقرار کے	۹
۳۱۰	۱۴	تقدیر	[illegible]	″	۱۵	اگر ایک دوکان کا	اگر ایک دوکان کا لگا	۳۲.